CHECKED RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بفضیلت بخشائی احمدی بار دوم حسب فرمایش عظمیٰ جناب قاضی محمد عبد الرحیم بن قاضی محمد صاحب طبیب الاطہر رب المشرقین

الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین

باہتمام حاجی غفران مآب محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافتہ خدمت برادر معظم جناب محمد مصطفیٰ خان صاحب

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

Checked 1987
CHECKED 1995

علم اجمالی معجزات سید المرسلین یعنی فہرست الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین

باب ۳ — ۶۳

بیان معجزات عالم انسانی مشتمل بر چار فصل

فصل ۱ — ۶۳

معجزات متعلقہ بظہور برکات و ہدایت ۳۲

فصل ۲ — ۷۲

معجزات متعلقہ بشفای مرضی و آفت رسیدگان ۱۵

۲۴ ۳ ۴
فن نمبر | الف ۸۵
کتاب نمبر | ۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا وَاَرْسَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ بَشِیْرًا وَاَنْزَلَ اِلَیْہِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَعَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوَاتِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِیْمَاتِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الْکُرَمَاءِ الْبَرَرَۃِ وَصَحْبِہٖ الرُّحَمَاءِ الْخِیَرَۃِ بعد حمد و صلوۃ کے بندہ نیازمند بارگاہ رب صمد المعتصم بذیل سیّد الانبیا **محمد عنایت احمد** غفر لہ الاحد بخدمت برادران مومنین کے گزارش کرتا ہی کہ مطلع ہونا معجزات جناب سیّد السادات ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر اشرف علوم ہی اور موجب ثواب عظیم اسواسطے کہ اصل اصول سب حسنات کا ایمان ہی اور بنا ایمان کی اوپر ادراک معجزات کے ہی اور حضرت رب علیم جلشانہ کے نعماے عظیم مین سے اس خاکسار پر ایک یہ ہی کہ اوسنے ایک تقریر کمال دلچسپ واسطے بیان معجزات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بطفیل آیۂ کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ کے میرے دل مین القا کی اور اکثر احباب اہل علم نے اوس تقریر کو پسند کیا بغرض نفع رسانی برادران مومنین اور تایید دین متین کے اوس تقریر کو ایک مقدمے اور ۹ باب مین تحریر کرتا ہون تاکہ نفع عام ہو اور حاضرین اور غائبین اوسکے ادراک سے مستفید ہون اور یاین جہت کہ سنہ ۱۲۶۹ ہجری مین یہ رسالہ تمام ہوا اور بیان معجزات جناب رحمۃ للعالمین کا اسمین بکلام واضح ہی نام اسکا **الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعلمین** رکھا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ خَالِصًا لِّوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

مقدمه قال اللہ تعالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد
مگر رحمت واسطے سب عالمون کے یعنی اللہ جل جلالہ نے وجود باجود جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا
رحمت سب عالمون کیلیے بنایا ہی اور پیغمبری آپکی جملہ عوالم کے واسطے رحمت ہی اور بسر اسمین یہ ہی کہ مقصود
خلق عالم سے معرفت الٰہی اور عبادت ہی اور بعتد بطریقہ معرفت اور عبادت کا وہ ہی جو اللہ جل جلالہ نے
طبیعت اور استعداد انسان مین رکھا ہی چنانچہ آیہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً اور اکثر آیات اسپر
دلیل ہین اور ظہور معرفت الٰہی اور عبادت کا بنی آدم مین بہدایت انبیاے کرام علیہم السلام ہوتا ہی پس اگر
انبیا مبعوث نہون تو خلق راہ معرفت و عبادت سے واقف نہو پس سب عالمون کا وجود خالی از فائدہ بیکار
ہوجاوے اور بسبب ہدایت انبیای کرام کے لوگ طریقہ معرفت و عبادت پر مستقیم ہوتے ہین اور جملہ عوالم
سبب سے اپنے مقصود سے مرتبط ہوجاتے ہین اور اشرف انبیا جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور کمال سعادت
اور طریقہ اشرف و اعلی عبادت کا بہت زیادہ بنسبت جمیع انبیاے کرام کے آپکے ذریعے سے خلق کو حاصل ہوا
ظاہر ہی کہ جسقدر شیوع توحید اور عبادت رب وحدہ لاشریک لہ کا آپکے سبب سے ہوا کسی پیغمبر سابق کے
سبب سے نہین ہوا اور جتنے اولیاء اللہ اہل معرفت کاملہ آپکی امت مین ہوئے کسی امت مین نہین ہوئے
پس جو امر کہ مقصود اصلی خلق عالم سے تھا وہ بوساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور مین آیا اور یہ
قاعدہ کلیہ ہی کہ اَلشَّیْءُ اِذَا خَلَا عَنْ مَقْصُوْدِہٖ لَغَا یعنی جب شے اپنے مقصود سے خالی ہو تو لغو اور نکمی
ہوجاتی ہی اور قابل مٹادینے کے پس اگر وجود باجود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہوتا سب عالم
قابل ابطال و اہلاک ہوجاتا آپکی ذات بابرکات اور آپکی پیغمبری کے سبب سے سب عوالم قائم ہے اور
اسی سبب سے بعد مبعوث ہونے آپکے طریقہ عام عذابون کا جو امم انبیاے کرام کی امتون پر بسبب انکی
نافرمانی کے ہوتے تھے موقوف ہوگیا انبیاے سابقین کے عہد مین اصل مقصود عالم علی وجہ الکمال وجود
مین نہین آیا تھا پس جب لوگون سے کوتاہی قدر مسجود مین ہوتی تھی معذب بعذابات عامہ شدیدہ ہوتے
تھے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے عہد مین کہ طغیان بنی آدم حد سے گذر گیا تھا اس طرحکا طوفان آیا
کہ قیامت صغری قائم ہوگئی اور بسبب آپکی رسالت کے اصل مقصود خلق عالم کا بوجہ کمال موجود ہوا اور بوعدہ
[illegible] کہ قیامت تک آپکی امت مین طریقہ معرفت اور عبادت کا قائم رہیگا اور عالم اپنے مقصود سے
خالی نہوگا لہذا قابل مٹانے اور اہلاک اور ابطال عام کے نہین اور قیامت بھی قائم ہوگی جب بر روئے زمین [illegible]

کوئی آپکی امت کا آدمی نہین ہیگا پس رسالت آپکی باعثِ بقا اور امن و امان سب عالمون کا ہی اور نہ صرف نوع انسان بلکہ سب اقسام عالم کے آپکی رسالت سے نفع یاب ہین اور آپکی رسالت علی وجہ الکمال سب عالمون سے متعلق ہی اور اسلیے اللہ جل جلالہٗ نے آپکو جملہ اقسام عالم مین معجزات عنایت فرمائے چنانچہ تفصیل اوسکی بیان ہوتی ہی جاننا چاہیے کہ عالم دو قسم ہی عالمِ معانی اور عالمِ اعیان عالمِ معانی عبارت ہی اون چیزون سے کہ دوسری چیزمین ہو کے پائی جاتی ہین بذاتِ خود قائم نہین اور انھین عرض بھی کہتے ہین جیسے کلام اور علم اور رنگ اور بو اور عالمِ اعیان عبارت ہی اون چیزون سے جو بذاتِ خود قائم ہین اور انھین جوہر بھی کہتے ہین جیسے زمین آسمان آدمی درخت پھر عالمِ اعیان دو قسم ہی عالمِ ذوی العقول یعنی وہ لوگ جو عقل رکھتے ہین جیسے انسان اور جن اور عالمِ غیر ذوی العقول یعنی وہ جو عقل نہین رکھتے جیسے جمادات حیوانات عالمِ ذوی العقول تین قسم ہی عالمِ ملائکہ اور عالمِ انسان اور عالمِ جنات اور عالمِ غیر ذوی العقول یا علوی ہی یعنی آسمان اور ستارے یا سفلی یعنی وہ اجسام جو آسمان کے تلے ہین اور عالمِ سفلی دو قسم ہی عالمِ بسائط اور عالمِ مرکبات عالمِ بسائط عبارت ہی عناصر اربعہ یعنی آب آتش باد و خاک سے اور عالمِ مرکبات تین قسم ہی جمادات و نباتات و حیوانات اور انھین موالید ثلٰثہ کہتے ہین پس اقسام تفصیلی عالم کے ۹ ہوئے اور ہر قسم مین جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ظاہر ہوئے ہین چنانچہ بیان انکا مطابق کتب معتبرہ حدیث کے ۹ بابون مین کیا جاتا ہی

باب اوّل بیانِ معجزاتِ عالمِ معانی مین

پوشیدہ نرہے کہ اگرچہ عالمِ معانی سب قسم کے اعراض کو شامل ہی مگر مقصود اس باب مین بیان کرنا انھین معجزات کا ہی جو کلام و اخبار مین واقع ہوئے ہین اسواسطے کہ اور قسم کے اعراض سے جو معجزات متعلق ہین اونکو علاقہ اون اجسام سے ہی جو محل اون اعراض کے ہین پس ذکر اون معجزات کا اوس جسم کے باب مین مناسب تر ہی اور عالمِ کلام و اخبارات مین باین کثرت معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوئے ہین کہ بیان اونکا واسطے اظہار معجزات عالمِ معانی کے وافی و کافی ہی اور اشرف معجزات کہ قرآن شریف ہی یہی اسی عالم سے ہی کہ ہزارون معجزات کے برابر ہی اور اس باب مین تین فصلین ہین **فصل اول** بیانِ معجزات قرآن مجید مین **فصل دوم** اون اخبار کے بیان مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل الوقوع بیان فرمائین **فصل سوم** الیسی خبرون کے بیان مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعات حالی کو بغیر دیکھے بیان فرمایا

فصل اوّل بیانِ معجزاتِ قرآن مجید مین

معجزہ ۱ قرآنِ مجید و فرقانِ حمید کا اشرف و اظہر معجزات ہی کئی طریقے سے اوسکا اعجاز ہی منجملہ اون طُرُق کے دو طریقونکا اِس مقام پر ذکر ہوتا ہی سو **ایک** اعجاز کلام اللہ کا براہِ بلاغت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّیِ محض تھے اور عرب کے لوگ ایسے فصیح و بلیغ تھے کہ قصائدِ طویلہ کا فی البدیہہ تصنیف کرنا اور خُطبِ عظیمہ کا بے تامل انشا کرنا اونکا روزمرہ تھا اور اوس مجمع فصحاے عرب مین آپنے ڈنکا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ کا بجایا کوئی شخص اون مین سے مثل سورۂ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے نہ لاسکا حالانکہ کلامِ الٰہی اونھین الفاظ و حروف سے مرکب ہی جن سے اونکا کلام مرکب تھا اور عربی ہی زبان ہی اور کوئی زبان نہین جس سے وہ لوگ واقف نہون اور اوس زمانے سے آج تک حالانکہ معاندانِ اسلام مین صدہا فصحا و بلغا گذرے ہین اور اکثر اون مین سے اہتمام عظیم واسطے ابطال معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھتے ہین کوئی مثل اقصر سورہ کے نہ بناسکا پس یہ معجزہ آپکا اب تک باقی ہی اور قیامت تک باقی رہیگا اور ظاہر ہی کہ اِس قسم کا معجزہ اور کسی پیغمبر سے ظہور مین نہین آیا **ف** حضرت قاضی عیاض نے کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفٰے مین لکھا ہی کہ کلام اللہ مین باعتبار بلاغت کے سات ہزار سے کچھ زیادہ معجزے ہین اور اسپر ایک دلیلِ قوی ذکر کی ہی یعنی یہ کہ محققین علما نے لکھا ہی کہ کلام اللہ مین سے جسقدر کلام کہ برابر سورۂ انا اعطینا کے ہی معجزہ ہی اور سورۂ انا اعطینا مین دس کلمے ہین اور سارے کلام اللہ مین کچھ اوپر ۷۷ ہزار کلمے ہین سو جب ۷۷ ہزار کو ۱۰ پر قسمت کرین ۷ ہزار سات سو حاصل ہوتے ہین پس کلام اللہ مین سات ہزار سات سو معجزے ہین اور **دوسرا** اعجاز کلام اللہ کا بسبب اشتمال کے خبرِ آیندہ پر ہی کہ مطابق اوس کے واقع ہوا اور اِس معجزے کو اہلِ کتاب پیشین گوئی کہتے ہین اور اِسے اونھون نے عمدہ معجزاتِ انبیا مین شمار کیا ہی اور کلام اللہ بہت پیشین گوئیون پر بھی مشتمل ہی اِس مقام پر ۱۲ پیشین گوئیان بیان کی جاتی ہین

معجزہ ۲ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ راضی ہوا مسلمانون سے جب بیعت کرتے تھے تجھ سے تلے درخت کے سو جان لیا اللہ نے جو اونکے دلون مین ہی اور اوتارا اطمینان اونپر اور ثواب مین دی اونھین ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت سی کہ لینگے اونھین اور ہی اللہ زبردست حکمت والا سال ششم مین ہجرت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقصد عمرہ کے مع چودہ سو

یا پندرہ سو آدمیون کے طرف مکے کے تشریف لیگئے تھے کفارِ قریش آپکو عمرہ کرنے سے مانع ہوئے آپ نے
حضرت عثمانؓ کو کفارِ مکے کے پاس سالت بھیجا پھر لشکر مین خبر آئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار نے شہید کر ڈالا
تب آپ ایک درخت کے تلے ہو بیٹھے اور آپنے لوگون سے بیعت قتال کفار پر لی اور سب اصحاب حاضرین نے
بیعت کی اور عہد کیا کہ جبتک تن مین جان ہی کافرون سے لڑینگے اور منھہ نموڑینگے سو یہ عہد اور استقامت
اور استقلال اور جان نثاری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالی کو کمال پسند ہوئی اور اللہ تعالی نے
یہ آیتین واسطے اظہار رضامندی اپنی کے اہل بیعت رضوان سے نازل فرمائین اور وعدہ کیا کہ عنقریب انعام مین
ان بیعت کے عوض تمھین ایک فتح قریب عنایت کی جسمین بہت سی غنیمتین پاؤگے سو مطابق اسکے واقع ہوا
کہ حدیبیہ سے پھرتے ہی خیبر پر آپنے فوج کشی کی اور وہ آپ پر فتح ہوا ساتون قلعے وہانکے ہاتھ آئے
اور بہت سی غنیمت ہاتھ لگی اور باغات اور املاک غیر منقولہ اسقدر ہاتھ آئے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم غنی ہو گئے اور خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فدک وغیرہ باغات اپنی ذات سے
خاص کر لیے کہ اوسمین سے خرچ ایکسال کی قوت کا اپنے عیال کے واسطے رکھ لیتے تھے اور فقرا بنی ہاشم
بھی اوسمین سے خرچ کرتے تھے ف بعد نازل ہونے اس آیت کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین شہرہ
اس بات کا ہوا تھا کہ عنقریب خیبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فتح ہو جائیگا یہود جو مدینے مین تھے یہ بات
سنکر بہت جلے اور اونمین سے جسکا کسی صحابی پر قرض تھا اوسنے تقاضا شدید کرنا شروع کیا چنانچہ ابو شحم یہودی
کے عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی پر پانچ درم قرض آتے تھے اوسنے بایں مرتبہ تقاضا کیا کہ ہر وقت اونکے
ساتھ رہتا عبداللہ نے کہا مجھے تو اتنی مہلت دے کہ خدا تعالی نے فتح خیبر کا وعدہ کیا ہی وہان جو مجھے
غنیمت ہاتھ لگے گی اوسمین سے تیرا قرض بھی ادا کرونگا اوسنے کہا کہ تجھے خیبر کی لڑائی کو اور جگہہ کی لڑائی پر
قیاس مت کر وہان دس ہزار مرد جنگی ہین عبداللہ نے کہا کہ ای دشمن خدا تو ہمین ہمارے دشمن سے ڈراتا ہی حال انکہ
تمھاری امان مین ہین پھر نوبت اس جھگڑے کی تا مجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پونہچی عبداللہ کہتے ہین
کہ مینے مقولہ یہودیکا بیان کیا آپنے اوس سے کچھ نکہا لیکن مینے دیکھا کہ آپنے لبہاے مبارک کو متحرک کیا اور کچھ آہستہ
کہا پھر یہودی نے عرض کیا کہ یا ابا القاسم یہ مرا حق نہین دیتا آپنے مجھے ارشاد کیا کہ اسکا حق دے دو میرے پاس دو کپڑے تھے ایک تو
مینے تین درم کو بیچا اور دو درم اور بہم پونہچا کے پانچون درم اوس یہودی کے ادا کیے اور سلمہ بن اسلم نے مجھے
کپڑا دیا وہ پہنکر مین غزوہ خیبر کو گیا وہان اللہ تعالی نے مجھے غنیمت مین بہت سا مال عطا فرمایا اور ایک

عورت کہ ابو شحم یہودی سے قرابت رکھتی تھی مجھے بندیون مین ملی میںنے اوسے مدینے مین لاکر بہت مال کو بیچا

معجزہ ۳ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہی لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا یعنی بیشک سچی کی اللہ نے اپنے رسول کی خواب البتہ تم داخل ہوگے مسجد حرام مین اگر اللہ نے چاہا چین سے سر کے بال منڈاکر اور کترا کر بےخطرہ سو جان لیا اللہ نے جو تم نہین جانتے ہو پس ٹھہرائی ہی پہلے اس سے ایک فتح نزدیک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ ساتھہ اصحاب کے آپ مکے کو تشریف لیگئے اور وہان بفراغ خاطر عمرہ کیا یہ خواب آپنے اصحاب سے بیان کی اون لوگون نے کہ از بس مشتاق زیارت کعبہ معظمہ کے تھے مکے کے چلنے کی طیاری کردی اور آپ بھی طیار ہو کے روانہ ہوے جب قریب مکہ معظمہ کے پوہنچے کفار قریش مانع آئے اور آپنے حدیبیہ پر نزول فرمایا وہین بیعت رضوان ہوئی جسکا ذکر معجزہ سابقہ مین ہوچکا اور آخر کار اوسی مقام مین خیما بین آپکے اور کفار قریش کے مصالحہ ہوا اور یہ بات قرار پائی کہ اس سال مین عمرہ نکرین سال آیندہ مین آکر کرین صحابہ اس بات سے بہت ملول ہوئے تھے بوقت معاودت حدیبیہ سے سورۂ فتح نازل ہوئی اوسمین اللہ تعالی نے واسطے تسلی مسلمانون کے یہ آیت بھی نازل کی اور ارشاد کیا کہ پیغمبر کی خواب بیشک سچی ہی اوسمین کچھہ اسی سال کی تعیین نتھی سال آیندہ انشاء اللہ تعالی بیشک تم مکے مین داخل ہوگے اور بفراغ خاطر سب ارکان عمرے کے بجالاؤگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور سال آیندہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور عمرہ ادا کیا اور فتح قریب سے وہی فتح خیبر مراد ہی جسکا بیان معجزہ سابقہ مین ہوچکا اور ارشاد ہوا کہ مکے مین داخل ہونے سے پہلے خیبر فتح ہوجائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا

معجزہ ۴ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہی وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا اور وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے تم سے اور غنیمتو نکا کہ تمھارے قابو کی نہین خدا تعالی اونپر محیط ہی اور خدا تعالی ہر چیز پر قادر ہی یعنی سوا غنائم خیبر کے مسلمانون کو اور ایسی غنیمتین ملینگی کہ ملنا اونکا حیطۂ قدرت مسلمانون سے خارج ہی محض بتائید ایزدی وہ غنیمتین مسلمانون کو ملینگی سو مطابق اس کے واقع ہوا اور مسلمانون کو بیشمار غنائم ہاتھہ لگین مثل غنائم بادشاہان فارس اور روم کے کہ بمقابلہ اونکے مسلمانون کے کچھہ ہستی نتھی

معجزہ ۵ منجملہ پیشین گوئیہا قرآن مجید کے یہ آیت ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ

عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ای ایمان والو جو کوئی مرتد ہو جاویگا تم مین سے اپنے دین سے تو اللہ لاویگا ایسی قوم کو کہ دوست رکھتا ہے اونھین خدا اور وہ خدا کو دوست رکھتے ہین تواضع کرنے والے ساتھ مسلمانون کے اور دبانے والے کافرون کے جہاد کرتے ہین اللہ کی راہ مین اور نہین ڈرتے ملامت سے ملامت کرنے والے کی یہ فضل خدا تعالی کا ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ کشایش والا ہے خبردار اسی اس آیت سے مقصود تسلی مسلمانون کی ہے اور اخبار اس امر کا منظور ہے کہ اگر کچھ لوگ مرتد ہو جاوینگے تو اونکے سبب سے تمہارے دین مین کچھ خلل نہ آویگا اللہ تعالی اونکے شر کو بدست خیار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اوصاف مسبوقۃ الذکر کر متصف ہین دفع فرماوے گا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنۂ عظیمہ مرتدین کہ قریب وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا تھا اور بہت قبائل عرب کے مرتد ہو گئے اور مسیلمہ کذاب وغیرہ نے دعوی نبوت کیا تھا بسعی شیخین و خالد بن الولید رضی اللہ عنہم و صحابہ اخیار دفع ہوا

معجزہ ۶ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہے الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ مغلوب ہو گئے روم قریب مین مین اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جاینگے چند سال مین نو برس کے اندر بیان اسکا یہ ہے کہ فیما بین بادشاہ فارس کے کہ مجوسی تھا اور بادشاہ روم کے کہ نصرانی تھا لڑائی واقع ہوئی اور رومی لوگ کچھ مغلوب ہو گئے تھوڑا سا ملک اونکا جو متصل ملک فارس کے تھا بادشاہ فارس کے ہاتھ آ گیا اس بات کو سنکے کفار مکہ بہت خوش ہوئے اور یہ کہنا شروع کیا کہ رومی اہل کتاب ہین اور فارسی بے کتاب جسطرح فارسی رومیون پر غالب ہوئے ہین اسیطرح ہم بھی جب اہل اسلام سے بجنگ مقابل ہونگے غالب آئینگے مسلمانون کو اس بات کا رنج ہوا تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت مسلمانون کی تسلی کے واسطے نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ چند سال مین نو برس کے اندر پھر اہل روم اہل فارس پر غالب ہو جائینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور جس روز کہ اہل اسلام غزوہ بدر مین کفار قریش پر فتحیاب ہوئے اوسی دن رومیون نے فارسیون پر فتح پائی اور اللہ تعالی نے اوسی دن بوساطت حضرت جبریل کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پونہچائی اور مضمون يَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ کا صادق آیا

معجزہ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہی قُلْ اِنْ کَانَتْ لَکُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا
قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ○ یعنی کہدو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہودیون سے اگر ہی تمہارے لیے دار آخرت اللہ
کے ہان خالص سوا سب آدمیون کے تو آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے اور تمنا نکرینگے موت کی بسبب اون کامون
کے جو اونھون نے کیے ہین اور اللہ خوب جانتا ہی ظالمون کو انتہی اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین خبر دی
کہ یہود تمنا موت کی نکرینگے اور مطابق اوسکے واقع ہوا یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے
سامنے پڑھی اور تمنی موت ایک امر سہل تھا واسطے الزام مخالف کے لفظ تمنا ے موت زبان پر لانا
خلاف عقل اور محال تھا مگر کوئی اونمین سے تمنی موت نہوا پس مطابق پیشین گوئی الہی کے واقع ہوا

معجزہ ۸ منجملہ پیشین گوئیہا قرآن مجید کے یہ آیت ہی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ
دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ
بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ یعنی وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون سے
جو ایمان لائے تم مین سے اور کیے نیک کام کہ خلافت و سلطنت دیگا اونھین زمین مین جیسے خلافت دی تھی اون
لوگون کو جو اون سے پہلے تھے اور جمادیگا واسطے اونکے دین اونکا جو اونکے لیے پسند کیا اور بدل دیگا اونھین بعد خوف کے امن کہ
عبادت کرینگے میری اور نہ شرک کرینگے مجھ سے اور جو کافر ہوں بعد اسکے پس وہ بڑے نافرمان ہین اس آیت مین اللہ جل جلالہ نے
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہی خلافت راشدہ کا کہ عبارت ہی سلطنت عظمیٰ سے ساتھ کمال غلبہ
و دینداری کے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت کے چاریار باصفا کو اللہ تعالیٰ نے خلافت راشدہ عنایت فرمائی

معجزہ ۹ منجملہ پیشین گوئیہا قرآن مجید کے یہ آیت ہی هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ○ وہ اللہ ہی جسنے بھیجا اپنے پیغمبر کو
ساتھ راہ راست اور سچے دین کے تا کہ غالب کرے اوس سچے دین کو سب دینون پر اور بس ہی اللہ گواہ
اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ دین اسلام سب دینون پر غالب ہوجائیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا
اوس زمانے مین سب اہل ادیان مین غالب تر مجوس فارس تھے بعد اونکے عیسائیان روم سو بہت قریب زمانے مین اہل اسلام
اون دونون پر غالب ہوگئے سلطنت فارس کی تو بالکل چند روز مین تباہ ہوگئی کچھ نام و نشان اوس سلطنت کا نرہا اور روم کی سلطنت

بھی بالکل مغلوب ہوگئی اکثر ملک عرب کا اہل اسلام کے ہاتھ آگیا اور رفتہ رفتہ ہنود اور اور اہل ادیان بھی اہل اسلام سے مغلوب ہوئے

معجزہ ۱۰ منجملہ پیشین گوئیوں کے یہاں قرآن مجید کی یہ آیت ہی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ عنقریب ہی کہ جماعت اہل مکہ کی شکست کھاویگی اور پشت پھیر جاوینگے وہ لوگ اس آیت میں اللہ تعالی نے خبر دی کہ کفار مکہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں شکست فاحش واقع ہوگی اور بھاگ جاوینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا روز بدر کے مسلمانوں کی جماعت قلیل سے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے لشکر کفار قریش کو کہ ساڑھے نو سو ساتھ کمال کر و فر کے تھے شکست فاحش ہوئی

معجزہ ۱۱ منجملہ پیشین گوئیوں کے یہ ہے قرآن مجید کی یہ آیت ہے قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا کہدے پیغمبر اون اعراب سے جو ساتھ سے رہ گئے یعنی سفر حدیبیہ میں ایسا اتفاق ہوگا کہ تم بلائے جاوگے واسطے لڑائی بڑی قوت اور دہشت والی قوم کے اون سے لڑائی ہوگی یا وہ مسلمان ہوجاوینگے سو اگر اطاعت کروگے دیگا اللہ تمھیں اجر نیک اور اگر منہ پھیروگے جیسا منہ پھیر لیا تھا تم نے پہلے تو عذاب کریگا تمھیں اللہ عذاب دردناک اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ مسلمانوں کو بعد صلح حدیبیہ کے ایسے اشخاص سے لڑنے کا اتفاق ہوگا کہ وہ بہت قوت والے اور بہت دہشت والے ہونگے یہاں تک کہ جو لوگ سفر حدیبیہ میں ساتھ سے رہگئے تھے اونکو پھر حاکم اسلام واسطے لڑائی کے بلاویگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے وقت میں لڑائیاں بہت پرزور شخاص سے واقع ہوئیں جیسے لشکر مسیلمہ وغیرہ مرتدان عرب اور بادشاہ فارس اور بادشاہ روم سے اور اون دونوں صاحبوں نے اعراب کو طرف قتال اشخاص مذکورین کے بلایا

معجزہ ۱۲ منجملہ پیشین گوئیوں کے یہی قرآن مجید کی یہ آیت ہے يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ یعنی اے رسول پوہنچادے جو کچھ اوترا ہے طرف تیرے تیرے رب سے اور اگر نہ پوہنچا دیگا تو تو نہ ادا کریگا پیغام اپنے رب کا یعنی اگر پوہنچانے سے کوئی ذراسی بات بھی منجملہ احکام الٰہی کے رہ جاویگی تو یہ ثابت ہوگا کہ گویا تم نے کچھ کام نکیا اور ایک بات بھی نہ پوہنچائی اور اللہ تمھیں محفوظ رکھے گا سب آدمیوں سے کہ کوئی تمھیں قتل نکر سکے گا بیشک اللہ نہیں ہدایت کرتا ہے قوم کافرین کو یعنی اونکو تمھارے قتل پر قدرت نہ دیگا انتہی اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا آپکے محفوظ رکھنے کا اور خبر دی کہ آپکو کوئی قتل نکر سکے گا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کوئی شخص آپکے قتل پر قادر نہوا حالانکہ

معجزہ ۱۰ معجزہ ۱۱ معجزہ ۱۲

لکھو کہا آدمی آپکے دشمن تھے اور بہتیرون نے آپکے قتل کا قصد کیا صحیحین مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم ایک سفر جہاد مین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجانب نجد تشریف لیگئے تھے آپکے ساتھ تھے پھرتے ہوئے ایکدن دوپہر کے وقت ایک جنگل مین جہان بہت سے درخت خاردار تھے ٹھہرے اور لوگ جابجا درختون کے سایے کے تلے متفرق ہو گئے آپ ایک سمرہ کے درخت کے تلے اوترے اور اپنی تلوار اوس درخت سے لٹکا دی ہم لوگ تھوڑا سا سوئے تھے کہ آپنے ہمکو بلایا ہمنے جاکے دیکھا کہ ایک اعرابی آپکے سامنے بیٹھا تھا اور آپنے فرمایا کہ مین سوتا تھا سو اس نے میری تلوار نکال لی اور مین جاگا اور مینے دیکھا کہ ننگی تلوار اسکے ہاتھہ مین تھی اور اس نے مجھہ سے کہا کہ اب تمکو کون بچالیگا مجھہ سے مین نے کہا کہ اللہ اور آپنے اوسپر کچھہ عتاب نکیا انتہی اور روایت کی گئی ہی کہ جب آپنے فرمایا کہ اللہ تب تلوار اوسکے ہاتھہ سے گر پڑی اور آپنے لے لی اور اوس سے کہا کہ اب تجھے کون بچاویگا مجھہ سے اوسنے کہا کہ آپ مجھے بخش دیجیے اور وہ مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم سے جاکر کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے آیا ہون کہ سارے آدمیون سے بہتر ہی **ف** اس جنس کے بہت سے قصے واقع ہوئے ہین کہ اللہ جل جلالہ نے محض اپنی عصمت سے آپکو محفوظ رکھا چنانچہ بینندگان کتب احادیث و سیر پر پوشیدہ نہین ہی **ف** صحیح ترمذی مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ آپ کی عادت تھی کہ واسطے محافظت اپنی کے سونے کے وقت پہرہ رکھا کرتے تھے یہانتک کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ تب آپ نے خیمے مین سے سر مبارک نکال کے پہرے والون سے فرمایا کہ اب چلے جاؤ اللہ نے محافظت کا وعدہ کیا ہی اب ہمین پہرے کی کچھہ حاجت نہین ؛

معجزہ ۱۳ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہی لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ یعنی یہود نہ ضرر پہنچا سکین گے تمھین مگر تھوڑا سا رنج اور اگر لڑینگے تم سے تو بھاگ جائینگے پھر اونکی مدد نہوگی اس آیت مین اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ یہود کبھی اہل اسلام پر غالب نہوسکینگے اور اون سے مسلمانون کو کوئی بڑا صدمہ نہ پہنچ سکے گا اور جب مسلمانون سے لڑائی کرینگے شکست پاوینگے اور ہمیشہ مغلوب رہینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کبھی یہود مسلمانون پر کوئی دست برد نکر سکے اور ہر لڑائی مین اونھون نے شکست پائی چنانچہ بنی قریظہ اور بنی النضیر اور بنی قینقاع اور یہود خیبر سب نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین لڑائیون مین شکست پائی اور مغلوب اور ذلیل ہوئے اور بالآخر نوبت اونکی مغلوبیت کی یہانتک پہونچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونھین بالکل جزیرہ عرب سے

نکال دیا یہان تک بیانِ اعجاز قرآن مجید دو وجہ سے ہو چکا اور بھی وجوہ اعجاز قرآن مجید کے ہین کہ کتب مبسوطہ مین مذکور ہین چونکہ یہ دونون وجہین ظاہر تھین اور صراحۃً کلام اللہ سے ثابت لہذا انھین کے ذکر پر اکتفا کیا

فصل دوم اون اخبار کے بیان مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل الوقوع بیان فرمائین

صحیحین مین حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وعظ مین جتنے امور قیام قیامت تک ہونے والے تھے سب بیان فرمائے جسنے یاد رکھا اوسے یاد رہے اور بھول گئے جو بھول گئے اور میرے ان اصحاب کو اوس بیان کی خبر ہی اور بعضی شی اوسمین سے ہوتی ہی کہ مین اوسے بھول گیا تھا پھر مین جب دیکھتا ہون اوسے تب مجھے یاد آجاتی ہی یعنی بعد وقوع خبر کے پہچان جاتا ہون کہ یہ وہی بات ہی جسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی جسطرح سے کہ کسی شخص کی صورت آدمی کو یاد ہو اور وہ شخص غائب ہو جاوے پھر جب اوسے دیکھتا ہی پہچان جاتا ہی انتہی اور فی الحقیقت خادمانِ فنِ حدیث پر یہ بات بخوبی واضح ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ وقائع آیندہ کی خبر دی اور اکثر کی تطبیق بعد وقوع کے منکشف ہوئی اور احصا آپکی پیشین گوئیون کا دشوار ہی اس فصل مین اکسٹھ پیشین گوئیان مندرج ہین اور یہ فصل سات قسمون پر منقسم ہی قسم اول اخبار متعلقہ بخلفاے اربعہ رضی اللہ عنہم قسم دوم اخبار متعلقہ بخلافت وفتوحات عہدِ خلافت قسم سوم اخبار متعلقہ باہلِ بیت قسم چہارم اخبار متعلقہ بغزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسم پنجم اخبار متعلقہ بائمہ مجتہدین قسم ششم اخبارِ متعلقہ بمذاہب اہلِ بدعت قسم ہفتم اخبار متعلقہ بدیگر وقائع متفرقہ

قسم اول اخبارِ متعلقہ بخلفاے اربعہ رضی اللہ عنہم

معجزہ ۱۴۷ ابن حبان نے سفینہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر فرمائی ایک پتھر آپ نے بناے مسجد مین رکھا پھر حضرت ابوبکر رض سے فرمایا کہ تم اپنا پتھر میرے پتھر کے پاس رکھو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اپنا پتھر ابوبکر رض کے پتھر کے پاس رکھو پھر حضرت عثمان رض سے کہا کہ تم اپنا پتھر عمر رض کے پتھر کے پاس رکھو پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ خلیفہ ہونگے بعد میرے انتہی اور اِس حدیث کو حاکم نے مستدرک مین روایت کر کے صحیح کہا ہی اور بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ مین اِس حدیث کی روایت کی ہی اور مطابق اِسکے واقع ہوا کہ خلافت بعد آپکے اسی ترتیب سے ہوئی پہلے حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ ہوئے پھر حضرت عمر رض پھر حضرت عثمان رض

ف حذیفہ بن الیمان صحابی جلیل القدر ہین سابقین مین سے حلیف ہین انصار کے اوائل خلافت حضرت علی رض مین ۳۶ھ مین اونھون نے وفات پائی اور یمان لقب ہی نام یمان کا حسیل ہی بکاو سین مہملتین مصغر وہ بھی صحابی ہین

ف مطابق مضمون اس حدیث کے احادیث کثیرہ مین اشارہ طرف خلافت خلفاء کے بترتیب واقع ہوا ہی
چنانچہ حاکم نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا کہ مجھے بنی المصطلق نے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھیجا اور کہا کہ یہ ہمارے لیے آپ سے پوچھو کہ بعد آپکے ہم صدقات
کس کے پاس لاوین سو مین نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر آپ سے پوچھا آپ نے ارشاد کیا کہ پاس ابی بکر
کے لاوین مین نے آکر اون لوگون کو اس ارشاد سے مطلع کیا پھر اونھون نے مجھے بھیجا اور کہا کہ یہ پوچھ آو کہ
اگر ابی بکر صدیق پر کچھ حادثہ ہو تب ہم صدقات کسکے پاس لاوین مین نے جاکر پوچھا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ عمر کے پاس پھر اون لوگون نے مجھ سے کہا کہ اب جاکے یہ پوچھ آو کہ اگر عمر پر بھی کچھ حادثہ ہووے
تب ہم صدقات کسکے پاس لاوین مین نے جاکے پوچھا آپ نے فرمایا کہ عثمان کے پاس مین نے آکر اون لوگونکو بتادیا
اونھون نے کہا پھر جاکر پوچھ آو کہ اگر عثمان پر بھی کچھ حادثہ آوے تو کسکے پاس لاوین مین نے جاکر پوچھا
آپ نے فرمایا کہ اگر عثمان پر کچھ حادثہ آوے تو خرابی ہی تمھین ہمیشہ اور خرابی انتہی اور صحیحین
مین بروایت ابوہریرہ و ابن عمر وارد ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے
خواب مین دیکھا کہ مین ایک کنوئے پر ہون اور اوسپر ایک ڈول ہی سو مین نے اوسمین سے جسقدر خدا نے
چاہا پانی نکالا پھر اوس ڈول کو ابوبکر نے لیا اور اوس کنوئے مین سے ایک ڈول یا دو ڈول ہاتھ سے
نکالے پھر وہ ڈول بہت بڑا ڈول ہو گیا اور اوسکو عمر بن الخطاب نے لیا سو مین نے کوئی آدمی جوان قوی
اونکے مانند پانی نکالتے نہین دیکھا یہانتک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور گرد کنوئے کے مجتمع ہو گئے
اور ابوداود اور حاکم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ رات ایک مرد صالح نے خواب مین دیکھا کہ ابوبکر معلق کیے گئے ہین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور عمر ساتھ ابوبکر کے اور عثمان ساتھ عمر کے جابر کہتے ہین کہ پھر جب ہم آپ کی خدمت سے
اوٹھے ہم نے آپس مین کہا کہ وہ مرد صالح جسنے خواب دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اونمین سے
ایک کا دوسرے کے ساتھ معلق ہونا اسکا یہ مطلب ہی کہ یہ لوگ والی ہونگے اس امر کے جسکے لیے اللہ تعالی نے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا انتہی اور حاکم نے سفینہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب نماز صبح سے فارغ ہوتے اصحاب کی طرف متوجہ ہوکے پوچھتے کہ کسی نے
تم مین سے خواب دیکھی ہی ایک شخص نے عرض کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اوتری

پس ایک پلے مین اوسکے آپ رکھے گئے اور دوسرے مین ابو بکرؓ سو آپکا پلہ بھاری رہا پھر ابو بکرؓ کے ساتھ عمرؓ کو دوسرے پلے مین رکھا سو ابو بکرؓ کا پلہ بھاری رہا پھر عثمانؓ کو دوسرے پلے مین رکھا سو عمرؓ تول مین بھاری رہے پھر ترازو اوٹھ گئی سو یہ بات سنکے چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوا پھر آپنے فرمایا کہ خلافت تیس برس رہیگی بعد اسکے بادشاہی ہوگی اس حدیث کے مضمون کو ترمذی اور ابوداود نے ابو بکرہؓ سے بھی روایت کیا ہی اور ابوداود نے سمرہ بن جندب سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مینے خواب مین دیکھا گویا ایک ڈول آسمان پر سے لٹکایا گیا سو آئے ابو بکرؓ اور اوس ڈول کو اوسکی رسیون سے تھاما اور تھوڑا سا پانی پیا پھر آئے عمرؓ اور اونھون نے بھی اوس ڈول کو رسیون سے تھام کے پیا یہانتک کہ خوب سیراب ہو گئے پھر آئے عثمانؓ اور اونھون نے بھی ڈول کو رسیون سے تھام کے پیا یہان تک کہ خوب سیراب ہو گئے بعد اوسکے علیؓ آئے اور ڈول کو رسیون سے تھاما سو رسیان کھل گئین اور کچھ اوسمین سے پانی علیؓ پر آپڑا انتہی اور اسیطرح اور احادیث مین بھی اسی جنس کا مضمون وارد ہی اسمقام پر اسی قدر پر اکتفا کی گئی

معجزہ ۱۵ بخاری نے انس بن مالکؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل احد پر چڑھے اور آپکے ساتھ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ تھے سو وہ پہاڑ تھرتھرایا اور آپ کو ہلایا سو آپنے اوسکے لات ماری اور فرمایا ٹھہر اے احد تجھپر تو ایک نبی ہی اور ایک صدیق اور دو شہید انتہی نبی آپنے تئین فرمایا اور صدیق حضرت ابو بکرؓ کو اور دو شہید حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت عمرؓ شہید ہوئے ابو لولو مجوسی نے اونھین شہید کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے بلوائیون نے اونھین شہید کیا

معجزہ ۱۶ بخاری اور مسلم نے ابی موسیٰ اشعری سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ مین مدینے کے باغون مین سے تھا سو ایک شخص دروازے پر آیا اور دروازہ کھلوایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ کھول دو اور اس آنے والے کو بہشت کی بشارت دو مینے دروازہ کھولا ابو بکرؓ تھے اونکو مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق بشارت دی وہ حمد الٰہی بجالائے پھر ایک اور شخص نے آکر دروازہ کھلوایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ کھول دو اور بہشت کی اس آنے والے کو بشارت دو مینے دروازہ کھولا عمرؓ تھے اونھین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق بشارت دی وہ بھی حمد الٰہی بجالائے

معجزہ ۱۵

معجزہ ۱۶

پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوایا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ کھولدو اور اس شخص کو بشارت دو بہشت کی اور ایک
بلوے کے جو اوسپر پہونچیگا سینے دروازہ کھولا عثمان تھے اونکو سینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خبر دی حمد الہی بجالائے
پھر اونھون نے کہا خدا کی مدد چاہیے انتہی اس حدیث مین آپنے حضرت عثمانؓ پر بلوے ہونے کی خبر دی سو مطابق
اسکے واقع ہوا کہ آخر خلافت حضرت عثمانؓ مین اہل مصر و عراق اون پر بلوا لائے اور اونھین شہید کیا
معجزہ ۱۷ صحیح مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل حرا پر تھے آپ اور حضرت
ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ سو وہ پتھر ہلا سو آنحضرتؐ نے فرمایا
ٹھہر جا نہین تجھ پر مگر نبی یا صدیق یا شہید انتہی اس حدیث مین آپنے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور
حضرت علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ کے شہید ہونے کی خبر دی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور یہ سب صاحب شہید ہوئے
معجزہ ۱۸ صحیحین مین ہی کہ شقیقؓ نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہی کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے پوچھا
کہ تمھین جو کچھ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس فتنے مین معلوم ہو جو سمندر کی طرح موجین مار یگا
تو بیان کرو سینے کہا کہ تمھین اوس فتنے سے کیا سروکار ہی تمھارے اور اوسکے درمیان مین ایک
دروازہ بند ہی پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ وہ دروازہ ٹوٹے گا یا کھلے گا سینے کہا کہ ٹوٹے گا کھلے گا نہین
حضرت عمرؓ نے کہا پھر کبھی بند نہو گا شقیق کہتے ہین کہ ہمنے حذیفہؓ سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ جانتے تھے
کہ دروازہ کون ہی حذیفہؓ نے کہا ہان ایسا جانتے تھے جیسا کہ کل سے پہلی رات ہی شقیق کہتے ہین
کہ ہم بسبب ہیبت کے حذیفہؓ سے پوچھ نسکے کہ دروازہ کون ہی ہمنے مسروقؓ سے کہا کہ حذیفہؓ سے
پوچھو کہ دروازہ کون ہی اونھون نے پوچھا حذیفہؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ دروازہ تھے انتہی اس حدیث
سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا باین امر ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ جبتک جیتے رہینگے کوئی
فتنہ امت مین واقع نہوگا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ تا حیات حضرت عمرؓ اور خلافت اونکے روز بروز ترقی
اسلام کی ہوتی رہی اور باہم اہل اسلام کے کوئی فتنہ واقع نہوا **ف** ایکدن حضرت عمرؓ حضرت ابوذرؓ سے
ملاقی ہوئے اور اونکا ہاتھ پکڑ کر مروڑا حضرت ابوذرؓ نے کہا چھوڑ میرا ہاتھ ای قفل فتنے کے سو حضرت عمرؓ نے کہا کہ ای ابوذرؓ
یہ کیا کہتے ہو ابوذرؓ نے کہا کہ ایکدن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تھے اور تم آئے سو تم لوگون کی پشت پر بیٹھ
گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبتک یہ شخص تم مین رہیگا کوئی فتنہ تم کو نہ پہونچیگا
معجزہ ۱۹ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضہ سے فرمایا کہ ای عثمانؓ بیشک اللہ تمھین ایک قمیص پہنائے گا پھر اگر منافقین چاہین کہ وہ قمیص تم اوتاردو تو تم ست اوتاریو یہانتک کہ مجھہ سے ملاقات کرو انتہی اس حدیث مین قمیص کنایہ ہی خلافت سے اور حضرت عثمانؓ کو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی تمھین خلافت دیگا پھر اگر کچھہ بے دین لوگ تم سے خلعِ خلافت چاہین تم مت مانیو اور تادم مرگ خلعِ خلافت نکیجیو سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے اور بلوائیون نے اون سے خلعِ خلافت چاہا سو اونھون نے بموجب حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبول نہ کیا اور کہہ دیا کہ مجھہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہد لیا ہی مین اوسپر صابر ہون چنانچہ ترمذی نے یہ مقولہ اونکا ابو سہلہ سے بسندِ صحیح روایت کیا ہی

معجزہ ۲۰ ترمذی نے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور حضرت عثمانؓ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ اوس مین بے گناہ مارے جاینگے انتہی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنہ بلوائے اہلِ مصر اور عراق مین حضرت عثمانؓ بے گناہ شہید ہوئے

معجزہ ۲۱ صحیحین مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کہ مین کل نشان ایسے شخص کو دونگا جسکے ہاتھہ پر خداوند تعالی فتح دیگا وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہی اور اللہ اور رسول اوسے دوست رکھتے ہین جب صبح ہوئی لوگ باُمید عطائے نشان حضور مین حاضر ہوئے آپنے پوچھا کہ علی ابن ابی طالب کہان ہین لوگون نے عرض کیا کہ اونکی آنکھین دُکھتی ہین آپنے فرمایا کہ اونھین بلا بھیجو لوگ اونھین لے آئے آپنے آبِ دہن مبارک اونکی آنکھون مین لگا دیا پس وہ اچھی ہوگئین گویا کہ آنکھین دُکھتی ہی نتھین پھر اونھین نشان عطا فرمایا انتہی اس حدیث مین آپنے خبر دی تھی کہ کل ہم جسے نشان دینگے اوسکے ہاتھہ پر قلعہ فتح ہوجائیگا سو مطابق اوسکے واقع ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت او صفدری سے خیبر مفتوح ہوا

معجزہ ۲۲ بیہقی نے روایت کی ہی کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو باہم ہنستے ہوئے دیکھا آپنے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ تم زبیرؓ کو دوست رکھتے ہو اونھون نے کہا کہ مین کیسے نہ دوست رکھون وہ میری پھوپھی کے بیٹے ہین اور وہ میرے دین پر ہین پھر حضرت زبیرؓ سے پوچھا کہ تم علیؓ کو دوست رکھتے ہو اونھون نے کہا کہ مین کیونکر دوست نہ رکھون وہ میرے ماموں کے بیٹے ہین اور میرے دین پر ہین آپنے زبیرؓ سے فرمایا کہ ایسا اتفاق ہوگا کہ تم علیؓ سے قتال کروگے اور تم ظالم ہوگے سو جب جنگِ جمل واقع ہوئی حضرت علیؓ حضرت زبیرؓ کے مقابلے مین آئے

اور اون سے قسم دلاکر پوچھا کہ تمنے سُنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ تم مجھسے لڑوگے اور تم ظالم ہوگے حضرت زبیرؓ نے کہا کہ واقعی مینے سُنا ہی لیکن مین بھول گیا تھا بعد اوسکے حضرت زبیرؓ وہان سے پھر گئے اور ابن جرموزؒ نے جاکر اونھین وادی السباع مین سوتے ہوئے شہید کیا انتہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی کہ درمیان حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کے قتال واقع ہوگا مطابق اوسکے واقع ہوا ف ظلم کہتے ہین بیجا کام کرنیکو حضرت علی خلیفۂ برحق تھے اون کے ساتھ مقابلہ کرنا اگرچہ بسبب سہو کے اور بطور خطا کے ہو بیشک بیجا ہی

معجزہ ۲۳ امام احمد نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ تیرا حال مثل حضرت عیسیٰؑ کے ہی کہ اونھین یہود نے دشمن رکھا یہانتک کہ اونکی مان کو تہمت لگائی اور نصاریٰ نے اونھین دوست رکھا یہانتک کہ اونکو اوس مرتبے کو پہونچایا جو اونکا نتھا یعنی تمھاری شان مین بھی افراط و تفریط ہوگی کچھ لوگ تمھارے دشمن ہوجائینگے اور تمھارا رتبہ اتنا گھٹائینگے کہ تمھین بُرا کہینگے اور تم پر تہمتین جھوٹھی لگاینگے اور کچھ لوگ تمھارے دوست بنکر تمھین اتنا بڑھاوینگے کہ بہت زیادہ مرتبہ تمھارے لیے ثابت کرینگے یہانتک کہ خدا کہینگے سو مطابق اس کے واقع ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حال مین ایسا ہی اختلاف ہوا نواصب اور خوارج اونھین بُرا کہتے ہین اور جھوٹھی تہمتین مثل شرکت در قذف حضرت عایشہؓ و قتل حضرت عثمانؓ لگاتے ہین اور غلاۃ روافض اونھین خدا کہتے ہین

معجزہ ۲۴ امام احمد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ کچھ جانتے ہو کہ اگلی امتون مین سب سے زیادہ شقی کون تھا اور اس امت مین سب سے زیادہ شقی کون ہی اونھون نے عرض کیا کہ مجھے نہین معلوم آپنے فرمایا کہ بدبخت ترین اگلی امتون کا وہ مرد سرخ رنگ تھا قوم ثمود مین سے یعنی قدار بن سالف جسنے ناقۃ اللہ کی کونچین کاٹین اور بدبخت ترین اس امت کا وہ شخص ہی کہ تمھارے سر پر تلوار ماریگا یہانتک کہ ڈاڑھی تمھاری خون سے رنگین ہوجائیگی اور اوس تلوار سے شہید ہوگے انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ قاتل حضرت علی کا اونکے سر پر تلوار ماریگا اوس سے ڈاڑھی اونکی خون سے رنگین ہوجائیگی اور اوسی سے شہید ہونگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ عبد الرحمن بن ملجم خارجی نے صبح کے وقت آپکی پیشانی پر تلوار ماری کہ خون اوسکا بہکر آپ کی ڈاڑھی پر آیا اور اوسی سے آپ شہید ہوئے ف حضرت علیؓ کو باخبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک مفصل اپنی شہادت کا حال معلوم تھا کہ اوس رات جسکی صبح مین ابن ملجم نے آپ کو زخمی کیا کئی بار حضرت

علی رضہ نے نکل کے آسمان کو دیکھا اور یہ کہتے تھے کہ واللہ نہ مینے جھوٹھی بات کہی اور نہ مجھ سے جھوٹھی بات
کہی گئی یہ تو وہی رات ہی جسکا مجھ سے وعدہ تھا اور سحر کے وقت بطین آپ کے سامنے چلانے لگین
لوگون نے اونھین ہانکا آپنے فرمایا کہ چھوڑ دو اونھین کہ یہ نوحہ کرتی ہین پھر موذن نے آکر نماز کے لیے کہا
آپ نماز کے لیے نکل کے مسجد کو تشریف لے چلے تب ابن ملجم نے آپکی پیشانی پر تلوار ماری اور ایکبار کسی شخص نے
حضرت علی رضہ سے کہ وہ منبر کوفہ پر تھے اس آیت کے معنی پوچھے رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ
فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ یہ آیت
میری شان مین اور میرے چچا حمزہ رضہ اور میرے چچا کے بیٹے عبیدہ رضہ بن حارث کی شان مین نازل ہوئی
ہی سو عبیدہ رضہ نے کام پورا کیا کہ شہید ہوئے بدر کے دن اور حمزہ رضہ شہید ہوئے احد کے دن اور مین منتظر
ہون شقی ترین اس امت کا کہ میری ڈاڑھی کو میرے خون سر سے رنگین کرے گا ایسا ہی مجھ سے
میرے حبیب ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہی اور ایکبار حضرت علی رضہ کی خدمت مین ابن ملجم
سواری مانگنے آیا آپ نے اوسے سواری دی پھر فرمایا کہ واللہ یہ میرا قاتل ہی لوگون نے کہا کہ
آپ اسے قتل کیون نہین کر ڈالتے آپ نے فرمایا کہ پھر مجھے کون قتل کرے گا کذا فی الصواعق

قسم دوم اخبار متعلقہ بخلافت و فتوحات عہد خلافت

معجزہ ۲۵ امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے سفینہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ خلافت تیس برس ہو گی پھر ہو جایگی کٹکھنی بادشاہی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ خلافت
خلفاء راشدین یعنی چار یار باصفا کی کہ بکمال دینداری و شوکت تھی تیس برس کے عرصے مین تمام ہو گئی چنانچہ
خود سفینہ راوی اس حدیث کے کہتے ہین کہ ابو بکر رضہ دو سال خلیفہ رہے اور عمر رضہ دس برس اور
عثمان رضہ بارہ برس اور علی رضہ چھ برس اور یہ حساب اونھون نے بحذف کسور کیا ہی ورنہ چھ مہینے
بعد خلافت حضرت علی رضہ کے بچ رہے تھے کہ اونھین حضرت امام حسن رضہ نے پورا کیا بعد اسکے کٹکھنی
بادشاہی ہوئی یعنی انتظام دینداری و رعایت عدل جیسا کہ خلفاء راشدین کے عہد مین تھا باقی نرہا

معجزہ ۲۶ امام احمد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین حضرت حذیفہ رضہ سے روایت کی ہی کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہیگی نبوت تم مین جبتک خدا چاہے گا پھر اوٹھالے گا اوسے
اللہ تعالی پھر ہو گی خلافت اوپر طریقے نبوت کے جبتک خدا چاہیگا پھر اوٹھالے گا اوسے

اللہ تعالی پھر ہوگی بادشاہی جبر والی جبتک خدا چاہے گا پھر اوسے اوٹھالے گا اللہ تعالی پھر ہوگی
خلافت اوپر طریقے نبوت کے پھر آپ نے سکوت فرمایا حبیب کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے ہین
کہ جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے تب مین نے یہ حدیث اونھین لکھ بھیجی اور مین نے لکھا کہ مجھے
امید ہی کہ بعد بادشاہی کٹکھنی جبری کے خلیفہ راشد تم ہوئے سو وہ یہ حدیث سنکے بہت خوش ہوئے انتہی
اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی مطابق اوسکے واقع ہوا یعنی بعد ارتفاع نبوت
کے کہ عبارت وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی خلافت خلفائے اربعہ کی بر طریقہ نبوت ہوئی بعد اونکے
بادشاہی جبر والی ہوئی بعد چند بادشاہیون جبر والی کے پھر خلافت بر طریقہ نبوت ہوئی حضرت
عمر بن عبد العزیز کی چنانچہ خود حبیب راوی حدیث نے انطباق اس پیشین گوئی کا بیان کر دیا ہی

معجزہ ۲۷ صحیح مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی
نے زمین کو سمیٹ کر مشارق اور مغارب زمین کے مجھے دکھا دیے سو جہان تک مین نے
دیکھا وہان تک عنقریب بادشاہی میری امت کی پہونچے گی انتہی سو مطابق خبر آپکے واقع ہوا اور بہت ہی
زمانہ قریب مین یعنی عہد خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین مین اتنا عرض طول آپکی امت کی بادشاہی کا
ہوا کہ پردہ زمین پر کسی بادشاہ کی اتنی سلطنت نتھی چنانچہ حضرت عثمان رض کے عہد مین عرض سلطنت
اسلام کا قسطنطنیہ سے عدن تک اور طول اندلس سے بلخ و کابل تک پہونچا اور بعد اسکے سعی مجاہدین سے
سلطنت ہند و سند وغیرہ بھی داخل ملک اسلام ہوئی اور تب طول ملک اسلام ہند اور بنگالہ سے کہ انتہائے
مشرق ہی بحر طنجہ تک کہ منتہائے آبادی غربی زمین ہی پہونچا اور آپ کی پیشین گوئی نے بخوبی ظہور کیا

معجزہ ۲۸ صحیح مسلم مین جابر بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح
کرینگی ایک جماعت مسلمانون کی خزانہ کسری بادشاہ فارس کا جو سفید کوشک مین ہی انتہی
مطابق اسکے حضرت عمر رض کے عہد مین واقع ہوا کہ شہر مداین جو دار الخلافت خاندان کسری کا تھا
حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ پر فتح ہوا اور یزدجرد جو اوس زمانے مین بادشاہ خاندان
کسری مین تھا شہر چھوڑ کے بھاگ گیا اور کوشک ابیض کا سب خزانہ اہل اسلام کے تصرف مین آیا

معجزہ ۲۹ صحیح مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قریب ہی کہ تم فتح کروگے زمین مصر کو جہان نام قیراط کا لیا جاتا ہی پس وہان کے لوگون سے نیکی کیجیو

اسواسطے کہ اونھین امان ہی اور اون سے قرابت ہی اور جب دیکھو تم دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہہ پہ جھگڑتے تو وہان سے نکل آیو ابا ذر ابو ذر کہتے ہین کہ مینے عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور ربیعہ اوسکے بھائی کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے دیکھا پس مین وہان سے نکلا انتہی اس حدیث مین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح ملک مصر کی خبر دی اور اس بات کی کہ ابو ذر دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے دیکھین گے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور ملک مصر حضرت عمر رض کے عہد مین فتح ہوا اور ابو ذر رض نے دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے بھی دیکھا **ف** حضرت ماریہ قبطیہ حرم آپ کی جنکے بطن سے ابراہیم فرزند آپکے پیدا ہوئے تھے قوم قبط سے تھین جو لوگ اصل باشندہ مصر کے تھے اور مقوقس بادشاہ اسکندریہ و مصر نے آپ کو بھیجی تھین پس بطفیل اونکے مصر کے لوگون کو امان ہوئی اور حضرت ہاجرہ مان حضرت اسماعیل کی بھی مصر کی تھین اور عرب حضرت اسماعیل ع کی اولاد ہین پس عرب کے اہل مصر ننہالی رشتہ دار ہوئے **ف** قیراط پانچ جو برابر سونے کے ہوتا ہی مصر مین اوسکا بہت رواج تھا **ف** یہ جو آپنے فرمایا کہ جب دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر لڑتے ہوئے دیکھو تو وہان سے نکل آیو ظاہر اسکی یہ وجہ ہی کہ مصر سے فتنہ برپا ہونے والا تھا حضرت عثمان رض پر وہان کے آدمی بلوا کرکے چڑھ آئے تھے سو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑنا علامت کمال خصومت و جنگجوئی و فتنہ انگیزی کی ہی اسواسطے آپنے فرمایا کہ جب ایسا حال دیکھو تو فتنہ انگیزی وہان سے قریب ہی گی وہان سے نکل جائیو

معجزہ ۳۰ صحیح بخاری مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی بن حاتم سے خطاب کرکے فرمایا کہ اگر عمر تیری بڑی ہو گی تو تو دیکھے گا کہ اکیلی شتر سوار عورت حیرہ سے چلے گی یہانتک کہ طواف کرے گی کعبے کا نہ ڈرتی ہو گی کسی سے سوائے اللہ کے اور اگر زندگی تیری زیادہ ہو گی تو کھولے جاوینگے کسری کے خزانے اور اگر عمر تیری زیادہ ہو گی تو دیکھے گا کہ آدمی اپنی مٹھی بھر سونا اور چاندی خیرات کے لیے نکالے گا اور تلاش کرے گا ایسے شخص کو کہ اوسے قبول کرے اور نپاویگا انتہی اس حدیث مین تین باتون کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ایک ملک عرب مین اس طریق کی کہ اکیلی عورت سفر دور و دراز کرے گی حیرہ کہ ایک شہر ہی متصل کوفے کے وہان سے مکے تک بقصد حج باطمینان تمام جائے گی اور کوئی اوسکا متعرض حال نہو گا اور دوسری فتح ملک ایران اور تقسیم وہانکے خزاین کی اہل اسلام پر اور تیسری کثرت غنا کی اس رتبہ کہ کوئی مفلس صدقہ لینے والا تلاش سے نملے گا

عدی بن حاتم نے کہا بعد روایت حدیث مذکور کے کہ مینے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو
باطمینان تمام جاتی تھی اور مین تھا اوس لشکر مین جس نے فتح کیا خزانہ کسری کا اور جیو جیے گا وہ تیسری
بات بھی دیکھے گا **ف** بعضے علما نے لکھا ہی کہ وہ تیسری بات بھی ہو چکی حضرت عمر بن عبد العزیز
کی خلافت مین اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانے مین واقع ہو گی کذا فی ترجمۃ الشیخ
معجزہ ۱۳۱ بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک سے
فرمایا کہ کیسا حال ہو گا کہ تمھارے ہاتھون مین دونون کنگن کسری کے پہنائے جاوینگے پھر جب
حضرت عمر رض کے عہد مین دونون کنگن کسری کے حضرت عمر رض کے پاس آئے اونھون نے سراقہ کے
ہاتھون مین پہنائے اور کہا کہ شکر ہی اوس خدا کو جس نے یہ کنگن کسری کے ہاتھون سے چھینے اور سراقہ کے
ہاتھون مین پہنائے **ف** وہ کنگن کسری کے بہت قیمتی تھے سونے کے سو حضرت
عمر رض نے واسطے تصدیق خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سراقہ کے ہاتھون مین ڈال
دیے تھے کہ اونکے کندھون تک پونہچے ہمیشہ سراقہ اوسے پہنے نہین رہے پس یہ شبہہ لازم
نہین آتا کہ سونے کا پہننا مردون کو جائز نہین ہی سراقہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کنگن سونے کے کیون پہنائے
معجزہ ۱۳۲ صحیحین مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ وہ مکے مین ایام حجۃ الوداع مین بیمار
ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کو تشریف لیگئے وہ بسبب غلبہ مرض کے یہ جانتے
تھے کہ مین اس مرض سے مرجاؤنگا سو اونھون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
کہ میری وارث ایک بیٹی ہی ہو گی مین اپنے مال کے دو حصے کے لیے خیرات کی وصیت کر جاؤن
آپنے فرمایا کہ نہین پھر اونھون نے عرض کیا کہ نصف مال کے لیے آپنے فرمایا کہ نہین پھر اونھون نے واسطے
تہائی کے عرض کیا آپنے فرمایا کہ ہان تہائی بہت ہی پھر آپنے ارشاد فرمایا کہ توقع ہی کہ تم جیتے رہو
یہان تک کہ تم سے بہت لوگونکو نفع ہو اور بہت لوگ مضرت اوٹھاوین انتہی اس حدیث مین جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سعد بن ابی وقاص اوس بیماری سے شفا پاوینگے
اور اتنا جیینگے کہ بہت سے شخصون کا بھلا اور بہت سے شخصون کا برا اونکے ہاتھ سے ہو گا
سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ سعد بن ابی وقاص بعد صحت کے اوس بیماری سے قریب پچاس برس
کے اور جیے اور مسلمانون کو اونسے نفع عظیم ہوا اور کافران مجوس کو اونسے ضرر عظیم پونہچا

کہ بعہد حضرت عمرؓ مین ملک فارس اونھین کے ہاتھ پر مفتوح ہوا وہ بڑی لڑائی قادسیہ کی کہ جسمین قریب
بتیس ہزار آدمی اہل اسلام کی جانب اور ڈیڑھ لاکھ مجوس تھے اور رستم بن فرخ زاد کو یزدجرد بادشاہ
مجوس نے اپنے لشکر پر سپہ سالار کیا تھا انھین یعنی حضرت سعد کی حسن تدبیر سے فتح ہوئی اور رستم مارا گیا
اور شہر مداین جو تختگاہ سلاطین نوشیروانی کا تھا انھین کے جہاد سے قبضۂ اہل اسلام مین آیا اور وہ
خزانہ سفید محل کا کہ خاندان نوشیروانی مین قدیم سے چلا آتا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نسبت اوسکے خبر دی تھی کہ اہل اسلام اوسے باہم تقسیم کرین گے حضرت سعد کے ہی سبب سے
اہل اسلام کے تصرف مین آیا اور اونھین تقسیم ہوا خیال کرنا چاہیے کہ کیا بڑا نفع اہل اسلام کو سبب
حضرت سعد کے پہونچا کہ سلطنت عظمی قبضۂ اہل اسلام مین آئی اور کرورون روپے کا مال نقد و
جنس اہل اسلام کے ہاتھ لگا اور کیا بڑا ضرر کافران مجوس کو حضرت سعد کے ہاتھ سے ہوا کہ
ہزارہا آدمی تہ تیغ ہوئے اور صدہا لونڈی غلام بنائے گئے اور ملک و مال اونکا سب چھن
گیا پس بخوبی وجہ مطابق خبر جناب صدق الصادقین صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوا

معجزہ ۲۳ بخاری مین عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور مین غزوۂ تبوک مین حاضر ہوئے اور آپ ایک چمڑے کے خیمے مین تھے سو آپ نے
ارشاد فرمایا کہ چھ چیزون کو قیامت سے پہلے شمار کر لو پہلی موت میری بعد اوسکے فتح ہونا بیت المقدس کا
پھر ایک وبا کہ تم مین ہوگی مانند قعاص بکریون کے پھر بہت ہونا مال کا یہان تک کہ ایک آدمی کو
سو دینار دیے جاوینگے تسپر بھی ناخوش رہے گا پھر ایک فتنہ کہ باقی نرہیگا کوئی گھر عرب کا مگر اوسمین
داخل ہو جائے گا پھر ایک صلح کہ ہوگی درمیان تمہارے اور نصاریٰ کے پھر وہ بدعہدی
کرینگے اور تمہارے مقابلے کو آئینگے تلے اسی نشان کے ہر نشان کے تلے
بارہ ہزار انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان علامات قیامت مین
کئی باتون کا وقوع بیان فرمایا ایک فتح ہونا بیت المقدس کا بعد وفات آپکے سو مطابق اسکے واقع ہوا
کہ حضرت عمرؓ کے ایام خلافت مین بیت المقدس فتح ہوا حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ امیر الامرا
افواج شام کے بعہد حضرت عمرؓ تھے قلعہ بیت المقدس کو محاصرہ کیا قلعے مین ایک قسیس تھا اوس نے
حضرت ابو عبیدہ کی صورت دیکھ کے کہا کہ یہ قلعہ تمہارے ہاتھ پر فتح ہوگا اس قلعے کے فتح

کرنے والے کا نام اور حلیہ ہمارے ہان لکھا ہوا ہی نام اوسکا عمر ہی حضرت ابو عبیدہ نے حضرت امیر المومنین عمر کو اس مضمون سے مطلع کیا اور حضرت عمر خود بیت المقدس کو تشریف لے گئے اوس قسیس نے آپ کی صورت دیکھتے ہی بیان کیا کہ یہی شخص ہین جنکے ہاتھ پہ قلعے کا فتح ہونا لکھا ہی اور فوراً قلعے کو خالی کرا دیا سو اس فتح بیت المقدس مین دو دلیلین نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوئین ایک مطابق پیشین گوئی کے ہونا دوسرے ظاہر ہونا اس بات کا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کا حال بتفصیل کتب سابقہ مین تحریر ہی دوسرے بعد فتح بیت المقدس کے ایک وباے عظیم کا ہونا کہ مطابق اوسکے بھی واقع ہوا یعنی اوس ملک مین جہان لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کا متصل بیت المقدس کے تھا سنہ ۱۸ ہجری مین ایسی وباے عظیم واقع ہوئی کہ تین دن مین ستر ہزار آدمی مر گئے حضرت ابو عبیدہ نے اوسی وبا مین وفات پائی تیسرے کثرت مال کی سو یہ امر بھی زمانہ خلفاے راشدین بالخصوص زمانہ حضرت عثمانؓ مین واقع ہوا چوتھے ایک فتنہ عظیمہ کہ سب گھرون مین عرب کے داخل ہو جاے گا مراد اس سے فتنہ قتل حضرت عثمانؓ ہی کہ ایک بلاے عظیم اہل اسلام مین واقع ہوئی اور بہت سے مقاتلات اوسکے سبب سے اہل اسلام مین واقع ہوئے حقیقت مین کم کوئی شخص اوس فتنے کے آشوب سے بچا پانچوین واقع ہونا ایک صلح کا درمیان نصاری اور اہل اسلام کے اور بعد اوسکے بد عہدی کرنا نصاری کا اہل اسلام سے اور انپر چڑھنا اہل اسلام پر سو یہ قریب زمانہ قیامت کے ہوگا اور حضرت امام مہدیؑ اور لشکر پر فتح پاکے نصاری کا استیصال کرینگے

معجزہ ۳۴ صحیح بخاری مین ام حرام سے روایت ہی کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا آپ کے ہنسنے کا کیا سبب ہی آپ نے فرمایا کہ مینے دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار دریا مین جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر ہوتے ہین سو جو لشکر کہ اول دریا مین جہاد کرے گا اونکو بہشت واجب ہوئی مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا کیجیے کہ مین اون غازیون مین شریک ہون آپنے فرمایا کہ تو اونمین داخل ہی پھر آپ سو رہے پھر ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ آپ کے ہنسنے کا کیا سبب ہی آپ نے فرمایا کہ جو لشکر کہ اول شہر بادشاہ روم یعنی قسطنطینیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہوئے مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین بھی اون غازیون مین ہون آپنے فرمایا کہ تو اونمین نہین تو پہلی قسم کے غازیون مین ہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتون کی خبر دی ایک اپنی امت کے جہاد کرنے کی

دریائے شور مین دوسری ام حرام کے شریک ہونے کی ساتھ اون غازیون کے جو دریائے شور مین اول جہاد کرینگے تیسری جہاد کی قسطنطینہ پر جو شہر دار السلطنتہ روم کا تھا سو تینون باتین واقع ہوئین اول جہاد دریائے شور مین حضرت عثمان رض کے عہد مین باہتمام حضرت معاویہ رض کے واقع ہوا اور ام حرام ساتھ شوہر اپنے عُبادہ بن صامت کے اسی جہاد مین شریک تھین اور جہاز پر سوار ہوئین بلکہ اسی سفر مین جہاز سے اوترکے گھوڑے پر سے گر کے شہید ہوئین اور شہر قسطنطینہ کو بھی آپ کی امت نے جہاد کرکے فتح کیا چنانچہ اب دار السلطنتہ روم کا وہی شہر ہی اور اوسے استنبول کہتے ہین

قسم سوم اخبار متعلقہ باہل بیت اطہار رض

معجزہ ۳۵ صحیحین مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکدن حضرت فاطمہ رض آئین آپنے اونھین مرحبا کہکے پاس بٹھا کے اون سے کچھ کان مین باتین کین وہ بہت سا روئین پھر آپنے اونھین غمگین دیکھ کے دوسری بار کچھ کان مین باتین کین وہ ہنسنے لگین جب آپ اوٹھ گئے تب مینے اون سے اون سرگوشیون کا حال پوچھا اونھون نے کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید ظاہر نکرونگی پھر بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مینے پوچھا اونھون نے کہا کہ ہان اب مین بتائے دیتی ہون پہلی بار آپنے فرمایا تھا کہ ہر سال جبرئیل مجھ سے قرآن شریف کا دور ایکبار کرتے تھے اسکی سال اونھون نے دوبار کیا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ میری اجل قریب ہی تب مین روئی پھر دوسری بار آپنے فرمایا کہ سب سے پہلے اہل بیت مین سے تو میرے پاس پہونچیگی تب مین ہنسی انتہی مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نسبت سب اہل بیت کے پہلے آپ سے ملحق ہوئین اور بعد چھ مہینے کے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اونھون نے وفات پائی

معجزہ ۳۶ صحیح بخاری مین ابوبکرہ رض سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رض کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا سید ہی اور امید ہی کہ اللہ تعالی اس کے سبب سے دو بڑے گروہ مسلمانون مین صلح کروائے گا انتہی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ جب بعد شہادت حضرت علی رض کے حضرت امام حسن رض کے ہاتھ پر لوگون نے بیعت کی اور آپ خلیفہ ہوئے اور بڑا لشکر جرار کہ چالیس ہزار آدمی تھے لیکے امیر معاویہ پر چڑھ گئے اور اودھر سے وہ بھی بڑا لشکر لیکے آئے حضرت امام حسن رض نے بمقتضائے سیادت ذاتی اور حلم جبلی کے باین خیال کہ درصورت جنگ طرفین سے ہزارہا مسلمان مارے جائینگے صلح کرلی اور باعث امن و امان اہل اسلام کا ہوئے اور یہ مصالحہ اجمادی الاولی

سنہ ۴۱ ہجری مین ہوا اور اس سال کا نام عرب نے عام الجماعۃ رکھا اسواسطے کہ سب امت ایک خلیفہ پر جمع ہوگئی

معجزہ ۳۷ بیہقی نے ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوکے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے رات بہت بری خواب دیکھی ہی آپنے فرمایا کہ بیان کرو مینے کہا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک ٹکڑا آپکے جسد مبارک کا کٹ کے میری گود مین کھا گیا آپنے فرمایا کہ تم نے اچھی خواب دیکھی فاطمہ رض کے بیٹا پیدا ہوگا وہ تمھاری گود مین رہیگا سو حضرت امام حسین رض پیدا ہوئے اور میری گود مین رہے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور مین ایکدن آپ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور امام حسین رض کو آپکی گود مین دیا پھر اور طرف دیکھنے لگی یکبارگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کی آنکھون سے آنسو جاری ہین مینے کہا کہ یا نبی اللہ میرے مان باپ آپکے قربان کیا ہی جو آپ روتے ہین آپنے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر مجھے خبر دی کہ میری امت اس میرے بیٹے کو قتل کریگی مینے کہا اسے کہا ہان اور مجھے ایک مٹی سرخ لادی انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اشقیاے امت امام حسین رض کو شہید کرینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت امام حسین رض کو کربلا مین اشقیاے عراق نے شہید کیا ف اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواقعہ کربلا و شہادت امام حسین رض بطرق صحیحہ معتبرہ وارد ہی حتی کہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے رسالہ سر الشہادتین مین اسکی خبر کو مشہور و متواتر لکھا ہی اور تفصیل تمام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خبر دی تھی اور حضرت علی رض اور اکثر اصحاب اور اہل بیت کو یہ خبر معلوم تھی چنانچہ ابو نعیم نے یحیی حضرمی رض سے روایت کی ہی کہ مین سفر صفین مین جناب امیر المومنین علی رض کے ساتھ تھا جب حضرت قصبہ نینوی کے مقابل پہونچے حضرت امام حسین رض کو پکار کے آپنے فرمایا کہ صبر کرنا ای ابا عبد اللہ کنارہ فرات پر مینے پوچھا کہ کیا آپنے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ حسین رض کنارہ فرات پر قتل ہونگے اور مجھے ایک مٹھی وہانکی مٹی دکھا دی اور بھی ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہی کہ حضرت علی رض نے موضع قبر امام حسین رض پر پہونچکے فرمایا کہ یہان انکے اونٹ بیٹھے ہونگے اور یہان انکے اسباب کی جگہ ہوگی اور یہان انکے خون بہنے کا مکان ہوگا ایک جماعت ہوگی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اس میدان مین ماری جائیگی اون پر آسمان و زمین رووےگا

معجزہ ۳۸ ابن عساکر نے محمد بن عمر بن حسن رض سے روایت کی ہی کہ ہم کربلا مین حضرت امام حسین رض کے ساتھ تھے سو اونھون نے شمر کو دیکھ کے فرمایا کہ سچ کہا اللہ نے اور اوسکے رسول نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین دیکھتا ہون کہ ایک کُتا کبرا میرے اہلبیت کے خون مین مونہہ ڈالتا ہی اور شمر ابرص تھا یعنی اوسکے بدن پر سفید داغ تھے انتہی جناب رسول اللہ نے اس حدیث مین جو خبر دی تھی مطابق اوسکے واقع ہوا چنانچہ خود حضرت امام شہید نے اوسکی تطبیق کو بیان فرمایا

معجزہ ۳۹ بزار اور ابونعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو خطاب کرکے فرمایا کہ کوئی تم مین سے سرخ اونٹ والی نکلے گی یہان تک کہ بھونکین گے اوسے سگتے حواب کے مارے جائین گے گرد اوسکے بہت لوگ نجات پاویگی بعد اوسکے کہ قریب بقتل ہوجایگی انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی واقعہ جمل کی کہ وہ ایک لڑائی بحسب اتفاق فیمابین حضرت عایشہ رض اور حضرت علی رض کے واقع ہوئی تھی اور حضرت عایشہ رض کی سواری مین شتر سرخ تھا اسی سبب سے یہ واقعہ واقعہ جمل کہلاتا ہی اور اس بات کی خبر دی کہ مرور حضرت عایشہ رض کا اس سفر مین آب حواب پر ہوگا اور اونپر وہان کے کُتے بھونکین گے اور اوس لڑائی مین گرد اونکے بہت سے لوگ مارے جائینگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ بعد شہادت حضرت عثمان رض جب قاتلین عثمان رض لشکر حضرت علی رض مین داخل ہوگئے اور اونھون نے حضرت طلحہ و زبیر اور اور اصحاب رض کو جو حضرت عثمان رض کو بخیر یاد کرتے تھے ڈرایا وہ لوگ مدینے سے نکل کے طرف مکے کے حضرت عایشہ رض کے پاس کہ بقصد حج وہان اردھین آئے اور حال بیان کیا کہ حضرت عثمان مظلوم مارے گئے اور اونکے قاتلین نے بہت سر بشورش اوٹھایا ہی حضرت علی رض بسبب غلبے اونکے کے تدارک اونکا نہین کرسکتے ہین سو تم ام المومنین ہو لڑکا جب کچھ خوف کھاتا ہی مان کے دامن مین آچھپتا ہی اس بات مین کچھ اصلاح امت کی تدبیر کرو پھر سب کی صلاح یہ ہوئی کہ کوفہ اور بصرہ محل اجتماع لشکر اسلام ہی وہان چل کے حضرت علی رض کو بھی ملا کے اپنے ساتھ کرلینگے بسبب تقویت لشکر اسلام کے انتقام قاتلین عثمان رض کا بوا جبی ممکن ہوگا چنانچہ حضرت عایشہ رض نے مکے سے بجانب ملک عراق کے کوچ کیا راہ مین جب آب حواب پر پہونچین اور وہان کے کُتے بھونکے حضرت عایشہ رض نے پوچھا اس پانی کا کیا نام ہی لوگون نے بیان کیا کہ حواب حضرت عایشہ رض کو یہ حدیث

یاد آئی اور اونھون نے کہا کہ مجھے پھیرے چلو مگر لشکر کے لوگون نے اونکے ساتھہ موافقت نکی اور مروان نے قریب اَسّی آدمی دہاقین گرد و نواح کے حاضر کیے کہ اونھون نے گواہی دی کہ اس پانی کا نام حواب نہین ہی تب لشکر نے حضرت عایشہ رضؓ کے آگے کوچ کیا اور بصرے مین پہونچے اور اودھر حضرت علی رضؓ کو لوگون نے یہ خبر پہونچائی کہ طلحہ و زبیر رضؓ باغی ہو گئے اور حضرت عایشہ رضؓ کو ساتھہ لیکے بقصدِ قتال تمہارے بجانب بصرہ گئے حضرت علی رضؓ نے مدینے سے کوچ کیا اور براہِ کوفہ لشکر لیکر بصرے پر آئے اور وہان پہونچ کے قعقاع رضؓ کو پاس حضرت عایشہ رضؓ کے واسطے دریافتِ حال کے بھیجا حضرت عایشہ رضؓ نے اون سے فرمایا کہ مجھکو دفعِ فتنہ اور صلح درمیان سب مسلمانون کے منظور ہی اور حضرت طلحہ اور زبیر رضؓ نے بھی یہی بات کہی کہ مقصود دفع شر قاتلان عثمان رضؓ ہی اون کا تدارک کیا جاوے اور قعقاع نے کہا کہ یہ بات تبھی ہو سکتی ہی کہ سب مسلمان متفق الکلمہ ہو جاوین اور یہ فتنہ اور بلوا کم ہو جاوے تم ذرا تامل کرو اونھون نے کہا کہ بہت خوب پھر قعقاع نے یہ بات حضرت علی رضؓ سے بیان کی وہ بہت خوش ہوئے اور تین دن تک توقف ہوا کسی کو صلح ہو جانے مین شک نتھا آخر کار تیسرے دن یہ بات ٹھہری کہ کل صبح کو حضرت علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم مین ملاقات ہو اور اوس صحبت مین قاتلانِ عثمان رضؓ حاضر نہون یہ وضع صلح کی اون اشقیا پر ناگوار ہوئی اور سمجھے کہ ہماری بیخ کنی کی فکر ہی حیران اور سراسیمہ ہو کر عبد اللہ بن سبا سے کہ مغوی اونکا تھا اصلاح پوچھی اوسنے صلاح دی کہ رات کو اوٹھکر لڑائی شروع کر دو اور حضرت علی رضؓ سے کہدو کہ اوس جانب سے غدر واقع ہوا چنانچہ ایسا ہی کیا اور طلحہ اور زبیر رضؓ کے لشکر مین شہرہ ہوا کہ حضرت علی رضؓ نے غدر کیا اور جنگِ عظیم واقع ہوئی حضرت عایشہ رضؓ اونٹ پر ہودج مین سوار تھین گرد اونکے اونٹ کے ہر بار لوگ مجتمع ہو جاتے تھے اور اونپر حملہ ہوتا تھا چنانچہ بہت لوگ گرد اوس اونٹ کے مارے گئے آخر کار لشکریانِ حضرت امیر نے اوس اونٹ کی کونچین کاٹین اور محمد بن ابی بکر بھائی حضرت عایشہ رضؓ کے کہ لشکر حضرت علی رضؓ مین تھے حضرت عایشہ رضؓ کو وہان سے لے گئے بالجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن امور کی اس حدیث مین خبر دی تھی وہ سب مطابق بیان آپ کے وقوع مین آئے

معجزہ ۲۷ صحیحین مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ مطہرات کو خطاب فرما کے فرمایا کہ تم مین سب سے پہلے مجھے وہ ملے گی جسکے ہاتھہ سب سے

زیادہ لنبے ہین حضرت عایشہ رضؓ کہتی ہین کہ ازواج مطہرات سمجھین کہ لنبائی ہاتھ کی ناپ مین مراد ہی لگین ایک لکڑی سے ہاتھ ناپنے حال آنکہ مراد لنبائی ہاتھ کی باعتبار ہاتھ کے کام اور صدقے کے تھی سو اس صفت مین زینب سب سے زیادہ بڑھین اونھین کی سب سے پہلے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات ہوئی **ف** محاورہ ہی کہ سخی کو دست فراخ دست کشادہ کہتے ہین اوسی محاورے کے مواقف آپنے تعبیر کی تھی کہ زیادہ تر صدقہ کرنے والے کو اطولکن یدًا فرمایا تھا ازواج مطہرات پہلے حقیقی معنی سمجھین تھین یعنی جسکے سب سے زیادہ لنبے ہاتھ ہوں پھر معلوم ہوا کہ مراد معنی مجازی ہین یعنی زیادہ خیرات کرنے والی کہ حضرت زینب مین یہ وصف سب سے زیادہ تھا سو وہ سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لاحق ہوئین اور مطابق خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوا

معجزہ ۴۸ ابو نعیم نے ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہی کہ ام الفضل مان اونکی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوکے گذرین آپنے اون سے فرمایا کہ تمھارے اس حمل سے بیٹا پیدا ہوگا سو جب لڑکا پیدا ہو تو میرے پاس لے آئیو ام الفضل کہتی ہین کہ جب لڑکا پیدا ہوا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئی آپنے داہنے کان مین لڑکے کے اذان کہی اور بائین کان مین اقامت کہی اور لعاب دہن مبارک اوسے چکھا دیا اور نام اوسکا عبداللہ رکھا اور کہا لیجاؤ خلیفون کے باپ کو بیٹے یہ بات آکر حضرت عباس سے کہی اونھونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جاکر اسبات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ واقعی یہ باپ خلیفون کا ہی انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اولاد حضرت عبداللہ بن عباس مین سلاطین ہونگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور خلفاے بنی عباس اونکی اولاد مین ہوئے اول اون مین سے ابو العباس سفاح تھا اور پانسو برس سے زیادہ اونمین خلافت رہی

قسم چہارم وہ اخبار جنکو کچھ علاقہ غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی

معجزہ ۴۹ مسلم نے روایت کی ہی کہ حضرت عمر رضؓ نے اہل بدر کے حال مین بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین جاے قتل ایک ایک کافر کی جو بدر مین مارے گئے ایکدن پہلے دکھا دی تھی اور فرمایا تھا کہ کل اس جگہ فلانا قتل ہوگا انشاء اللہ اور اس جگہ فلانا قتل ہوگا انشاء اللہ پھر حضرت عمر رضؓ نے کہا کہ قسم اوس ذات کی جسنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق کے

ساتھہ بھیجا کسی نے اونمین سے اوس جگہہ سے تجاوز نکیا جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا مقتل بتایا تھا انتہی تحقیق اس پیشین گوئی کا راوی یعنی حضرت عمرؓ کے بیان سے واضح ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کافرون کے قتل کی خبر دی تھی اور جا قتل اون کی نشان دی تھی سب مقتول ہوئے اور اوسی جگہہ مقتول ہوئے جہان جہان آپ نے فرمایا تھا

معجزہ ۲۴۳ بیہقی نے عروہؓ اور سعید بن المسیبؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبَیّ بن خلف سے کہا تھا کہ مین تجھے قتل کرونگا سو اُبَیّ بن خلف آپ کے ہاتھہ سے زخمی ہوا اور اوسی زخم سے مرگیا انتہی **ف** اُبَیّ بن خلف کافران قریش مین سے بڑا شدید العناد ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا جب آپ کو مکے مین ملتا تو کہتا کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہی اوسے مین دانہ گھاس دیتا ہون اس لیے کہ اوسپر سوار ہوکر تمھین قتل کرونگا سو آپ فرماتے کہ مین ہی تجھے قتل کرونگا انشاء اللہ تعالی سو روز جنگ اُحد مین وہ آپکی طرف آیا یہ کہتا ہوا کہ کہان ہین محمد آج میرے ہاتھہ سے وہ نہ بچین گے اصحاب نے چاہا کہ اوسے روکین اور آپ تک پہونچنے ندین آپنے فرمایا کہ آنے دو جب وہ متصل پہنچا تب آپنے اوسکے حلق پر ایک جگہہ زرہ سے خالی دیکھکر ایک نیزہ ماردیا ایک زخم پوست خراش لگا کہ اوسمین سے خون بھی نہ نکلا مگر وہ گھوڑے سے گرپڑا اور پھر بھاگ کے قریش مین جاملا لوگون نے کہا کہ تجھے کچھہ اندیشے کی بات نہین ہی اوسنے کہا کہ یہ محمد کے ہاتھہ کا زخم ہی اگر وہ میرے اوپر تھوک مارتے تو بھی مین نہ بچتا چنانچہ وہ اوسی زخم سے راہ مین مکے کو پھرتے ہوئے واصل جہنم ہوا **ف** بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہی کہ اُبَیّ بن خلف بطن رابغ مین مرا تھا سو ایکبار تھوڑی رات گئے مین بطن رابغ مین چلا جاتا تھا ایکبارگی ایک آگ مشتعل ہوئی مین اوسکے متصل گیا سو مینے دیکھا کہ ایک آدمی زنجیرون مین بندھا ہوا اوس آگ مین سے نکلنا چاہتا ہی اور چلاتا ہی کہ مین پیاسا ہون اور ایک شخص کہتا ہی کہ اسے پانی مت دیجیو یہ مقتول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اُبَیّ بن خلف

معجزہ ۲۴۴ بخاری نے سلیمانؓ بن صُرَد سے روایت کی ہی کہ جب غزوۂ خندق مین لشکر کفار کا بھاگ گیا اور محاصرہ مدینے سے اوٹھہ کے چلا گیا تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ہم اونپر چڑھہ جاینگے وہ ہم پر چڑھہ نسکینگے ہم ہی اونپر لشکر کشی کرینگے انتہی سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ بعد غزوۂ خندق کے کفار قریش مدینہ منورہ پر لشکر کشی

نکر سکے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ فتح مین اونپر لشکر لیکے گئے اور مکے کو فتح کیا

معجزہ ۴۵ مسلم نے ابی قتادہ رض سے روایت کی ہی کہ ایام غزوہ خندق مین عمار بن یاسر خندق کھودتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے سر پہ ہاتھ پھیر کے فرمایا کہ افسوس ابن سُمیّہ تجھے ایک گروہ باغیون کا قتل کریگا انتہی سُمیّہ نام حضرت عمار کی مان کا ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ شفقت عمار کے سر پہ ہاتھ پھیر کے یہ خبر فرمائی کہ تمھین باغی لوگ شہید کرینگے سو مطابق اِس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت عمار جنگ صفین مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور معاویہ کے لشکر نے اونھین شہید کیا

معجزہ ۴۶ ابن سعد نے طبقات مین حضرت عثمان بن طلحہ رض سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا کہ ہم ایام جاہلیت مین کعبے کو دوشنبے اور جمعرات کے دن کھولا کرتے تھے ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کعبے مین داخل ہونے کو آئے مینے آپکے ساتھ درشت کلامی کی اور آپکو برا کہا آپنے حلم کیا اور فرمایا کہ ای عثمان ایکدن تو اس کُنجی کو میرے ہاتھ مین دیکھیگا کہ مین جسے چاہون اوسے دیدون مینے کہا کہ تب قریش مر جاینگے اور ذلیل ہو جاینگے آپنے کہا کہ نہین اوسدن قریش کو اور زیادہ عزت ہوگی اور پھر آپ کعبے مین داخل ہوئے اور میرے دل مین آپکی اوس بات نے ایسا اثر کیا کہ مین سمجھا کہ یہ بات ضرور ہونے والی ہی پھر جب بروز فتح مکہ آئے مجھسے کُنجی منگوائی مینے لادی ہوآپنے لی پھر جب آپنے مجھے دی فرمایا کہ لو یہ تمھارے پاس ہمیشہ رہیگی پھر جب مینے پیٹھ پھیری آپنے مجھے پکارا مین پھر حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ وہ بات جو مینے کہی تھی کہ ایکدن یہ کُنجی ہمارے ہاتھ ہوگی سو ہوئی یا نہین مینے کہا کہ بیشک ہوئی اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک رسول خدا ہین انتہی اس حدیث مین دو پیشین گوئیون کا ذکر ہی ایک یہ کہ قبل ہجرت آپنے عثمان سے یہ بات کہی تھی کہ یہ کُنجی ایکدن میرے ہاتھ مین ہوگی سو مطابق اوسکے بروز فتح مکہ واقع ہوا اور دوسری یہ کہ آپنے جب کُنجی عثمان کو بروز فتح مکہ پھیر دی آپنے فرمایا کہ یہ کُنجی ہمیشہ تمھارے خاندان مین رہیگی سو آج تک اونہی کے خاندان مین کُنجی خانہ کعبہ کی ہی

معجزہ ۴۷ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ ہم غزوہ حُنین مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو آپنے ہم اہیون مین سے ایک شخص کو کہ دعوی اسلام کرتا تھا فرمایا کہ یہ دوزخی ہی پھر اوس شخص نے لڑائی کے وقت کفار سے خوب مقاتلہ کیا اور بہت زخمی ہوا پھر ایک شخص نے آکے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسے آپنے فرمایا تھا

کہ یہ شخص دوزخی ہی اللہ کی راہ مین اوسنے خوب قتال کیا اور بہت زخمی ہوا آپ نے فرمایا کہ بیشک وہ دوزخی ہی اور بعضے لوگون کو شک ہونے لگا پھر اوس شخص نے تکلیف زخمون پر بے صبری کرکے اپنے ترکش سے تیر نکالکے اپنے تئین ہلاک کیا پس دوڑتے گئے کچھ لوگ مسلمانون مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور کہا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالی نے آپ کی حدیث کو سچا کیا فلانے شخص نے اپنے تئین آپ مار ڈالا آپ نے فرمایا کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنِّی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ انتہی اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کے دوزخی ہونے کی خبر دی تھی اور مطابق اوسکے واقع ہوا کہ اوسنے اپنے آپ کو قتل کیا اور بمقتضاے قَاتِلُ النَّفْسِ فِی النَّارِ سب لوگون کو یقین ہوا کہ وہ دوزخی ہی **ف** اس شخص کا نام قزمان تھا اور وہ منافق تھا

معجزہ ۲۵ ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہؓ سے روایت کی ہی کہ غزوۂ حنین مین ایک سوار آپ کی خدمت مین آکر عرض کیا کہ مین فلانے پہاڑ پر چڑھا تھا سو مینے دیکھا کہ قبیلۂ ہوازن کے لوگ سب کے سب اپنے اونٹ ہودج دار اور اپنے مواشی لیکے حنین مین آموجود ہوے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکراے اور فرمایا کہ وہ سب مسلمانون کی غنیمت ہوگی کل انشاء اللہ تعالی انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین مین قبل لڑائی کے خبر دی کہ کل لڑائی فتح ہوگی اور سارے مواشی دشمنون کے مسلمانون کو غنیمت مین ملینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ دوسرے دن لڑائی فتح ہوئی سب مواشی اور چارپائے دشمنون کے کہ بکثرت تھے غنیمت مین اہل اسلام کے ہاتھ لگے

معجزہ ۲۶ بیہقی اور ابن اسحق نے روایت کی ہی کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو اکیدر حاکم دومۃ الجندل پر بھیجا ارشاد کیا کہ وہ گاے کے شکار کے لیے نکلا ہوگا تب تم اوسے پکڑ لوگے سو ویسا ہی ہوا **ف** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک مین حضرت خالد بن ولیدؓ کو ساتھ چار سو بیس سوار کے اکیدر بن عبد الملک حاکم دومۃ الجندل پر کہ نصرانی تھا بھیجا سو حضرت خالد بن ولیدؓ چاندنی رات مین اوسکے قلعے کے متصل پونہچے اوسکو نیل گاے کے شکار کا بڑا شوق تھا سو قبل پہونچنے حضرت خالد بن ولیدؓ کے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ اپنے بالاخانے پر چاندنی رات مین بیٹھا تھا چند نیل گاؤن نے آکر اوسکے قلعے کی دیوار سے اپنا بدن رگڑنا شروع کیا اوسنے کھڑکھڑاہٹ سنا فصیل قلعے سے دیکھا کہ چند نیل گائین اوسکے قلعے کے تلے ہین واسطے

شکار کے قلعے سے باہر نکلا حسان اوسکا بھائی اوسکے ساتھ تھا یکبارگی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مع سواروں کے جا پونہچے وہ گرفتار ہو گیا اور اوسکا بھائی لڑکر مارا گیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اوسے پکڑکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے اور آپنے اوس سے جزیہ مقرر کرکے اوسے چھوڑ دیا سو جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی حضرت خالد بن الولید کو کہ تم اوسے نیل گاے کے شکار مین پکڑ لوگے مطابق اوسکے واقع ہوا

معجزہ ۵۰ صحیحین مین ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ غزوہ تبوک مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ آج رات کو ہوا بہت ہی سخت چلے گی سو اوسمین کوئی نہ اوٹھے اور جسکے پاس اونٹ ہو اوسے مضبوط باندھ لے سو رات کو آندھی بہت ہی شدید چلی ایک شخص اوٹھا اوسکو آندھی اوڑا لیگئی یہانتک کہ دونون پہاڑون طی مین جا ڈالا

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل آنے آندھی کے خبر دی تھی سو مطابق اوس کے واقع ہوا

قسم پنجم اخبار متعلقہ بائمہ مجتہدین

معجزہ ۵۱ صحیحین مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دین ثریا پر لٹکا ہوا ہوگا تو بھی کچھ لوگ فارس کے اوسے پالینگے اور ایک روایت مین ہی کہ آپ نے فرمایا اگر علم ثریا پر معلق ہوگا تو کچھ لوگ فارس کے اوسے پالینگے انتہی اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ فارسی لوگون مین بھی بڑے دیندار اور ذی علم پیدا ہونگے سو مطابق اوسکے واقع ہوا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہ اولاد ہرمز بن نوشیروان بادشاہ فارس سے ہین اتنے بڑے عالم دیندار ہوئے کہ اونکے سبب سے نفع عظیم امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باعتبار دین کے ہوا اور قیامت تک اونکا فیض باقی رہیگا گویا مصداق اتم اس حدیث کے وہی ہین اور اور بھی علمائے کاملین اہل فارس مین ہوئے چنانچہ محمد بن اسمعیل بخاری رئیس المحدثین بھی فارسی تھے

معجزہ ۵۲ حاکم نے بسند صحیح روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایسا ہوگا کہ لوگ سفر دور و دراز کرینگے اور نپاوینگے کوئی عالم زیادہ علم والا مدینے کے عالم سے انتہی مطابق اس حدیث کے حضرت امام مالک رحمہ اللہ پیدا ہوئے چنانچہ حضرت سفیان ابن عیینہ رحمہ اللہ نے انطباق اس حدیث کا اونپر بیان کیا ہی اور واقع مین ایسا ہی حال تھا امام مالک رحمہ اللہ کا کہ جسقدر فیض علم حدیث اونکے زمانے مین اونسے ہوا دوسرے شخص سے نہین ہوا بکثرت لوگ مشقت سفر اختیار کرکے اونکی خدمت مین آکر مستفید ہوئے

معجزہ ۵۳ ابوداؤد نے ابن مسعود سے اور بیہقی نے حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش مین ایک بڑا عالم ہوگا کہ زمین کو علم سے مالامال کردیگا انتہی سو مطابق اس خبر کے امام شافعی رحمہ کہ قریشی تھے اولاد مطلب بن عبد مناف مین سے پیدا ہوئے چنانچہ امام احمد نے تطبیق اس حدیث کی امام شافعیؒ پر بیان کی ہی اور کہا ہی کہ طباق زمین مین کسی عالم قریشی کا مثل امام شافعیؒ کے علم نہین ہوا **ف** اس حدیث کو اگرچہ صنعانی نے موضوع کہا ہی مگر نزدیک محققین کے موضوع نہین ہی چنانچہ عراقی نے تصریح کی ہی البتہ بسند ضعیف منقول ہی لیکن کثرت طرق سے تقویت ہوگئی ہی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث کو قبول کرنا اور امام شافعیؒ پر منطبق کرنا دلیل کامل اوپر ثبوت اس حدیث کے ہی اور حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے طرق کو ایک کتاب مین جمع کیا ہی اور اوس کتاب کا نام رکھا لذۃ العیش فے طرق حدیث الائمۃ من قریش

قسم ششم اخبار متعلقہ بمذاہب اہل بدعت

معجزہ ۵۴ صحیحین مین ہی کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ہم لوگ حاضر تھے اور آپ غنائم تقسیم کر رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا اور وہ ایک شخص بنی تمیم مین سے تھا پس اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدل کرو آپنے ارشاد کیا کہ خرابی ہو تجھے اور کون عدل کریگا اگر مین عدل نکرونگا نا امید اور زیان کار ہی تو اگر مین عدل نکرون حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ مجھے اذن دیجیے کہ مین اسکی گردن مارون آپنے کہا چھوڑدو اسے بیشک اسکے کچھ لوگ ساتھی ہون گے کہ اسطرح پر نماز پڑھین گے اور روزہ رکھین گے کہ تم اپنے نماز روزے کو اونکے نماز روزے کے سامنے حقیر سمجھو گے اور کلام اللہ پڑھین گے لیکن اونکے گلون سے اوپر نجاویگا یعنی مقبول نہوگا اور دین سے وہ لوگ ایسا باہر نکل جائین گے جسطرح تیر شکار مین سے خشک اور صاف نکل جاتا ہی کچھ اوسمین اوپر سے نیچے تک اثر خون کا نہین ہوتا نشانی اونکی ایک کالا آدمی ہوگا کہ اوسکا ایک بازو مثل پستان عورت کے ہوگا جنبش کرتا ہوا اور خروج کرینگے وہ لوگ اوپر بہترین فرقے کے آدمیون مین سے حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہین کہ مین قسم کھاکے کہتا ہون کہ مینے یہ حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور قسم کھاکے کہتا ہون کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب نے اونکے ساتھ قتال کیا اور مین اوس لڑائی مین حضرت علیؓ کے

ساتھ تھا سو حضرت علی رضؓ نے اوس آدمی کو ڈھونڈھوایا لوگ لے آئے پس دیکھا اوسی صفت کا جیسا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خوارج کی خبر دی کہ قوم ذو الخویصرہ مین سے ہونگے اور اونمین سے ایک شخص ہوگا کہ اوسکا ایک بازو
نرم مثل پستانِ عورت کے ہوگا اور وہ لوگ افضل خلائق پر خروج کرینگے سو مطابق اِسکے واقع ہوا کہ
حضرت علی رضؓ کے زمانے مین حضرت علیؓ پر خوارج نے خروج کیا اور وہ لوگ قوم ذو الخویصرہ مین سے
تھے اور اونکا سردار ذو الثدیہ تھا یعنی وہی شخص جو ایک ہاتھ مثل پستانِ عورت کے رکھتا تھا
حضرت علی رضؓ نے اون سبکو قتل کیا اور راوی حدیث جنھون نے یہ پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سُنی تھی اوس لڑائی مین موجود تھے چنانچہ اونھون نے خود تصدیق اس پیشین گوئی کی بیان کی
معجزہ ۵۵ دار قطنی نے حضرت علی رضؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ قریب ہے کہ بعد میرے ایک قوم آویگی اونکا لقب ہوگا کہ اونھین رافضی کہینگے اور
تو اونھین پاوے تو قتل کیجیو کہ وہ لوگ مشرک ہین حضرت علیؓ کہتے ہین کہ مینے عرض کیا
یا رسول اللہ اونکی علامت کیا ہے آپنے فرمایا کہ تجھے بڑھاوینگے ایسے اوصاف کہ جو تجھ مین نہین
اور طعنہ کرینگے سلف پر انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدوث
فرقۂ روافض کی خبر دی سو مطابق اِسکے واقع ہوا زمانہ حضرت علیؓ مین باغوائے عبد اللہ بن سبا یہودی
فرقۂ روافض پیدا ہوا اور خالص اتباعِ یہودی مذکور کے حضرت علیؓ کو خدا کہنے لگے اسی لیے
آپنے اونھین مشرک فرمایا اور یہ وصف اونکا کہ حضرت علیؓ کی مدح مین اتنا افراط کرتے ہین کہ
پیغمبرون کے برابر بلکہ اکثر پیغمبرون سے افضل جانتے ہین اور اصحاب کبار اور سب بزرگانِ سلف پر
طعن کرتے ہین سارے فرقے مین ظاہر ہے **ف** اس حدیث کو دار قطنی نے بروایت حضرت
علی رضؓ کئی سندون سے روایت کیا ہے اور ایک طریق مین اوسکے یہ بات بھی ہے کہ وہ لوگ
دعوی اہلبیت کی محبت کا کرینگے اور حقیقت مین ایسے نہونگے اور پہچان اوسکی یہ ہے کہ وہ حضرت
ابو بکر رضؓ اور عمر رضؓ کو بُرا کہینگے اور بھی دار قطنی نے یہ حدیث کئی سند سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا اور ام سلمہ رضؓ سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی ہمارے پاس بہت سندین ہین کذا فی الصواعق
معجزہ ۵۶ امام احمد اور ابو داود نے ابن عمر رضؓ سے اور طبرانی نے معجم اوسط مین انس رضؓ سے

روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہین یعنی کچھ لوگ
اس امت مین قدریہ ہوجائینگے وہ بمنزلے مجوس کے ہونگے انتہی قدریہ اون لوگون کو کہتے ہین جو بندے کو
قادر مختار اور خالق اپنے افعال کا جانتے ہین اور تقدیر الٰہی کے منکر ہین اور بندون کے افعال مین
خدا تعالی کو بے دخل محض جانتے ہین سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرقے کے پیدا ہونے
کی خبردی اور مطابق اوسکے واقع ہوا معتزلہ اور روافض سب قدریہ ہین کہ بندے کو خالق اپنے افعال کا
سمجھتے ہین اور قدر یعنی تقدیر الٰہی کے منکر ہین اور اس فرقے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس وجہ سے مجوس فرمایا کہ جسطرح مجوس دو خالق کے قائل ہین ایک یزدان خالق خیر دوسرا اہرمن
خالق شر اسیطرح یہ لوگ خدا تعالی کو خالق جواہر کا اور بندون کو خالق اپنے افعال کا اعتقاد کرتے ہین
ف قدریہ کی مذمت مین بہت حدیثین وارد ہین امام احمد اور ابوداؤد نے ابن عمر سے
روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہین جب وہ بیمار ہون
اونکی عیادت نکرو اور جب مرجاوین اونکے جنازے پر مت جاؤ اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت
ابن عمر سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین خسف و مسخ
ہوگا اور یہ اون لوگون مین ہوگا جو منکر قدر کے ہونگے **ف** روافض بھی منکر قدر کے ہین اور
اون مین مسخ اور خسف واقع ہوا ہی مسخ کی چند حکایتین شواہد النبوۃ مین مذکور ہین ایک یہ ہی
حکایت امام مستغفری نے کتاب دلائل النبوۃ مین روایت کی ہی کہ ایک ثقہ نے بیان کیا کہ ہم
تین آدمی یمن کو جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص کوفے کا تھا کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر
رضی اللہ عنہما کو برا کہا کرتا تھا ہم ہرچند اوسے منع کرتے تھے باز نہین آتا تھا جب ہم نزدیک یمن کے پہونچے
ایک جگہ اوترکے سو رہے اور جب کوچ کا وقت آیا ہم سب نے اوٹھکے وضو کیا اور اوس کوفی کو جگایا وہ
اوٹھکے کہنے لگا کہ افسوس ہین تم سے جدا ہوکے اسی منزل مین رہجاؤنگا ابھی مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ میرے سر پر کھڑے فرماتے ہین کہ ای فاسق تو اس منزل مین مسخ ہوجائیگا
ہمنے کہا کہ وضو کر اوس نے پانون اپنے سمیٹے ہمنے دیکھا کہ اونگلیون سے اوسکی مسخ ہونا شروع ہوا
اور دونو پانون اوسکے بندر کے سے ہوگئے پھر گھٹنون تک پھر کمر تک پھر سینے تک پھر سر اور مونہہ تک مسخ پہونچا اور وہ
بالکل بندر ہوگیا ہمنے اوسے پکڑکے اونٹ پر باندھ لیا اور وہان سے روانہ ہوئے اور وقت غروب

آفتاب کے ایک جنگل مین پہنچے وہان چند بندر جمع تھے اوس نے جب اونھین دیکھا رسّی توڑ کر اون مین جا ملا
دوسری حکایت یہ ہی کہ امام مستغفری نے روایت کی ہی کہ ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایک شخص
کوفے کا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہتا تھا ہمارے ساتھ ہم سفر ہوا ہمنے ہر چند اوسے
نصیحت کی اوسنے نمانا ہم نے اوس سے کہا کہ ہم سے تو علٰحدہ ہو جا وہ علٰحدہ ہو گیا جب ہم اوس
سفر سے پھرے اوسکے غلام کو ہمنے دیکھا ہمنے اوس سے کہا کہ اپنے آقا سے کہدینا کہ ہمارے
ساتھ گھر چلے اوسنے کہا کہ اوسکی ایک عجیب حالت ہو گئی ہی دونون ہاتھ اوسکے مثل خوک کے ہو گئے
ہین ہم اوسکے پاس گئے اوس سے کہا کہ ہمارے ساتھ گھر کو چل اوسنے کہا مجھے عجیب مصیبت پہنچی ہی
اور اپنے ہاتھ دونون آستین سے نکال کے دکھائے کہ مثل خوک کے تھے پھر وہ ہمارے ساتھ ہوا راہ مین ایک
جگہہ بہت خوک مجتمع تھے اوس نے اپنے تئین مرکب سے گرا دیا اور بالکل خوک کی صورت ہو کے خوکون مین جا ملا

حکایت خسف بعض روافض

اور خسف کی روایت یہ ہی کہ محب طبری نے ریاض النضرۃ مین روایت کی ہی کہ ایک قوم رافضیان
حلب مین سے پاس امیر مدینہ منورہ کے آئی اور بہت سا مال اور اچھے عمدہ تحفے لائی اور یہ درخواست
کی کہ ایک دروازہ حجرہ شریفہ مین کھلوا دے تا کہ وہ جسد اطہر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر
فاروق کو وہان سے نکال لیجاوین امیر مدینہ نے کہ بدمذہب تھا بسبب محبت دنیا کے اس بات کو قبول کر لیا
اور دربان حرم شریف کو بلا کے کہدیا کہ جب یہ لوگ آوین دروازہ حرم شریف کا کھول دیجیو اور جو کچھ کرین
انھین منع مت کیجیو دربان مذکور کہتا ہی کہ جب لوگ نماز عشا کی پڑھ کے مسجد شریف سے چلے
گئے اور دروازے حرم شریف کے بند ہو گئے چالیس آدمی پھاوڑے اور کدال لیے ہوئے
مشعل ساتھ آئے اور باب السلام پر کھڑے ہوئے اور کیواڑ کھٹکھٹائے مینے موافق
حکم امیر کے دروازہ کھول دیا اور ایک گوشہ مسجد مین بیٹھ کے رونا شروع کیا کہ الٰہی کیا قیامت
قائم ہو گی سبحان اللہ ہنوز متصل منبر شریف کے نہین پہنچے تھے کہ سب کے ساتھ تمام اسباب اور آلات کے پاس
اوس ستون کے جو قریب محراب عثمانی کے ہی زمین نگل گئی امیر مدینہ منتظر تھا کہ بعد فراغت کے اپنے کام سے وہ لوگ
میرے پاس آئینگے جب دیر ہوئی تب امیر نے مجھے بلا کر حال پوچھا مینے جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا امیر کہنے لگا
تو دیوانہ ہو گیا ہی سمجھ کے کہہ کیا کہتا ہی مینے کہا کہ امیر خود چلکے دیکھہ لیوے کہ ابتک اثر خسف اور اونکے بعض
کپڑے ہنوز ہین طبری نے نسبت اس حکایت کی طرف ثقات کے کی ہی جو بصدق و دیانت مشہور تھے انتہی

معجزہ ۵۴ امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی میری امت تہتر فرقے ہو جاوےگی وہ سب دوزخی ہونگے مگر ایک فرقہ اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہونگے جو نجات پاوینگے فرمایا کہ جو لوگ میرے طریقے پر اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہونگے انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ آپکی امت مین تہتر فرقے ہو جاوینگے اور وہ سب دوزخی ہونگے مگر ایک فرقہ جو آپکے طریقے پر اور آپکے اصحاب کے طریقے پر ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ بعد زمانہ خلفاے راشدین کے اختلاف امت مین باعتبار عقائد کے بکثرت شروع ہوا اور روافض اور خوارج اور معتزلہ اور جبریہ وغیرہ پیدا ہوے اور اختلافات بڑھتے بڑھتے نوبت تہتر فرقون کی پہونچی اونمین سے اہل سنت وجماعت کہ اوپر طریقے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے ہین جنتی ہین اور باقی دوزخی اور تفصیل تہتر فرقون کی اون کتابون مین جو واسطے تفصیل مذاہب کے تصنیف ہوئی ہین مذکور ہی اس مقام پر اوس کا بیان کرنا کچھ ضرور نہین

قسم ہفتم اخبار متعلقہ بدیگر وقائع متفرقہ

معجزہ ۵۵ صحیحین مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے آنے سے پہلے ملک حجاز مین ایک آگ نکلے گی کہ روشن کر دیگی اونٹون کی گردنکو شہر بصری مین یعنی ایسی روشن ہوگی کہ ملک حجاز سے روشنی اوسکی شہر بصری تک کہ ملک شام مین ہی پہونچیگی اونٹ اوس شہر کے اوسکی روشنی مین راہ چلینگے اونٹ کی چال مین گردن اوسکی ہلتی ہی اور خوب نمود ہوتی ہی لہذا اس بات کو کہ اوسکی روشنی مین اونٹ راہ چلینگے اسطرح تعبیر فرمایا کہ گردنین اونٹون کی اوس سے روشن ہونگی سو مطابق اسکے واقع ہوا اواخر عہد خلفاے عباسیہ مین کہ تیسری تاریخ جمادی الآخرہ سنہ ۶۵۴ ہجری مین روز جمعے کے بعد عشا وہ آگ ملک حجاز مین متصل مدینہ طیبہ کے نکلی مانند بڑے شہر کے جسمین قلعہ اور برج اور کنگرہ ہون طول اوسکا بقدر چار فرسنگ کے تھا یعنی بارہ میل اور عرض بقدر چار میل اور ارتفاع بقدر ڈیڑھ قامت آدمی کے اور مانند دریا کے موجین مارتی تھی اور مانند سیلاب کے چلتی تھی اور مانند رعد کے آواز کرتی تھی اور یہ بات اوسمین عجیب تھی کہ پتھرون کو جلا دیتی تھی اور پہاڑون کو رانگ کی طرح گلا دیتی تھی اور درختون پر اوس سے کچھ اثر نہین پہونچتا تھا اور اوسکی روشنی نے عالم کو

ایسا روشن کیا تھا کہ مدینے کے لوگ رات کو اوسکی روشنی مین دن کے مانند کام کرتے تھے اور نور اِس
آگ کا مکّے مین اور شہر بُصری اور تیما مین معاینہ کیا گیا قسطلانی نے کہ اوسی زمانے مین تھے
اِس آگ کے بیان مین ایک کتاب علٰحدہ تصنیف کی ہی اور حسب عجائب و غرائب حالات اِسکے لکھے ہین
اور لکھا ہی کہ ستائیسوین رجب اوسی ۶۵۴ سنہ ہجری مین وہ آگ فرو ہوئی اور سید سمہودی نے
کتاب خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفے مین اور شیخ عبد الحق دہلوی نے جذب القلوب الی دیار المحبوب
مین اور بھی ترجمہ مشکوۃ شریف مین حالات اِسکے بیان کیے ہین بالجملہ یہ پیشین گوئی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وضوح سے ظہور مین آئی کہ معاندین کو مجال انکار نرہا مندرج ہونا اِس
پیشین گوئی کا صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ کتابون مین کہ صدہا سال قبل وقوع اِسکے تصنیف
ہوئی ہین اور پھر مطابق بعینہ وقوع مین آنا اول دلیل اوپر تحقیق پیشین گوئی کے ہی
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَصْدَقِ الصَّادِقِیْنَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

معجزہ ۵۹ ابو داؤد نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ایک بڑا شہر ہوگا مسلمانون کا نزدیک نہر دجلہ کے اور دجلے پر پُل ہوگا اور وہ شہر
بہت آباد ہوگا اور آخر زمانے مین تُرک جنکے چہرے چوڑے ہین اور آنکھین چھوٹی اوس شہر پر
چڑھ آوینگے اور نہر کے کنارے ٹھہرینگے سو شہر کے لوگ تین فرقے ہوجاوینگے ایک
فرقہ اپنا اسباب بیلون پر لادکے جنگل کی راہ لینگے یعنی شہر چھوڑکے بھاگ جائینگے وہ لوگ
ہلاک ہوئے اور ایک فرقہ تُرکون کی پناہ مین آجاوینگے وہ بھی ہلاک ہوئے اور ایک فرقہ
اپنے لڑکے بالون کو پیچھے کرکے لڑینگے اور کفار تُرک سے مُقاتلہ کرینگے وہ لوگ شہید
ہین انتہی مطابق اِس حدیث کے عہد مستعصم باللہ خلیفہ عباسی مین واقع ہوا کہ تُرکان تتار نے
شہر بغداد پر جو دار الخلافۃ اور شہر عظیم مسلمانون کا تھا اور دجلہ اوسکے بیچ مین واقع ہی اور دجلے پر
پُل بھی عہد عباسیہ مین رہتا تھا چڑھائی کی اور شہر کو گھیرا شہر کے باشندون مین بعضے مع
اپنے عیال و اطفال کے بھاگ گئے اون لوگون کو تُرکون کے ظلم سے نجات نہ ملی مقتول و
غارت ہوگئے اور خود مستعصم باللہ اور اکثر اشراف اور اعیان شہر نے بادشاہ اتراک سے
امان چاہی اور اوسکی اطاعت مین داخل ہوئے وہ بھی نہ بچے اور تُرکون کی تیغ بے دریغ سے

مقتول ہوئے اور کچھہ لوگون نے مردانگی کی اور ہمت قوی کر کے اون کافرون سے جہاد کیا
خدا تعالی نے اونھین شہادت نصیب کی پہلے دونون فرقون کو دنیا مین بھی نجات نملی اور آخرت کے درجے
سے بھی محروم رہے اور تیسرا فرقہ دنیا مین بھی بمردانگی و شجاعت نیکنام ہوا اور آخرت مین بدرجہ شہادت فائز ہوا
ف یہ پیشین گوئی بھی جس کتاب مین درج ہی یعنی سنن ابوداؤد وہ چارسو برس زمانہ وقوع سے پہلے کی تصنیف ہی
معجزہ ۶۰ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین زید بن ارقم رضہ سے روایت کی ہی کہ وہ بیمار ہوئے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کو آئے اور آپ نے فرمایا کہ تم اس بیماری سے
اچھے ہوجاؤ گے لیکن تب کیا حال ہوگا کہ میرے بعد تم جیتے رہوگے اور اندھے ہوجاؤ گے
زید بن ارقم رضہ نے عرض کیا کہ مین ثواب سمجھکر صبر کرونگا آپ نے فرمایا کہ تو تم بے حساب بہشت مین داخل ہوگے
انیسہ بیٹے زید کے کہتے ہین کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زید بن ارقم اندھے ہوگئے تھے
پھر ایک مدت کے بعد خداوند تعالی نے آنکھین اونکی اچھی کردین بعد اوسکے وہ مرگئے انتہی
اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی یعنی زید کا اوس بیماری سے اچھا
ہوجانا اور تا زمانہ بعد وفات آپکے جیتا رہنا اور اونھین ایام مین اندھا ہونا مطابق اوسکے واقع ہوا
معجزہ ۶۱ صحیح مسلم مین حضرت اسماء بنت ابی بکر رضہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک قوم ثقیف مین ایک بڑا ظالم خونریز ہوگا اور ایک بڑا جھوٹھا انتہی سو
مطابق اس خبر کے واقع ہوا ظالم خونریز قوم ثقیف مین حجاج پیدا ہوا کہ ظلم مین ضرب المثل ہی بعضی
کتابون مین لکھا ہی کہ حجاج ایسا ظالم تھا کہ کسی چیز مین اوسکو ایسا مزہ نہین ملتا تھا جیسا
قتل ناحق مین اور ترمذی نے اپنی جامع صحیح مین ہشام بن حسان سے نقل کیا ہی کہ ایک لاکھہ
بیس ہزار آدمی اوسنے ناحق قتل کیے اور بڑا جھوٹھا مختار ثقفی پیدا ہوا کہ اپنے تئین اوسنے
براہ فریب نائب حضرت امام محمد بن الحنفیہ کا قرار دیکے باظہار قصد قصاص قاتلان امام حسین رضہ
ریاست حاصل کی اور آخر جھوٹھا دعوی پیغمبری کا کیا ف تطبیق اس خبر کی حجاج اور مختار
خود حضرت اسماء راوی یہ حدیث نے روبرو حجاج کے بیان کی تھی کما فی المشکوۃ
معجزہ ۶۲ ابو یعلی نے اپنی مسند مین ابو عبیدہ رضہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امر میری امت کا انتظام سے رہے گا یہان تک کہ سب سے پہلے

اوس مین رخنہ ڈالے گا ایک شخص بنی اُمیہ مین سے جسکا نام یزید ہوگا انتہی سو مطابق اسکے
واقع ہوا اور سبسے پہلے رخنہ انتظام اسلام مین یزید کے سببسے واقع ہوا کہ وہ شخص فاسق شارب
خمر بادشاہ ہوا اور امام حسین کو اوسنے شہید کرایا اور مدینے پر لشکر خونریز بھیجکر اکثر صحابہ اور
صحابی زادون کو قتل کرایا اور بہت بڑے ظلم کیے اور مکے پر بھی لشکر واسطے عبد اللہ بن زبیر
کے بھیجا اور اوسکے لشکر نے کعبے کا محاصرہ کیا اور وہان پتھر مارے حتی کہ سقف مسجد حرام کو کہ
لکڑی کی تھی اون پتھرون سے بہت صدمہ پونہچا بلکہ روئی مین گندک لپیٹ کے اون ملاعنہ نے آگ
مسجد حرام مین پونہچائی کہ پردہ خانہ کعبہ کا اور دیوارین خانہ کعبہ کی سب جل گئین غرض کہ جسقدر ظلم
اور بے دینی کی باتین یزید سے واقع ہوئین کبھی واقع نہین ہوئین تھین اور خبر جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صادق آئی ف اگرچہ سند اس حدیث کی مسند ابو یعلی مین ضعیف ہی مگر رویانی
نے اپنی مسند مین ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کی حدیث روایت کی ہی اور مضمون اس
حدیث کو اور بہت احادیث سے تقویت ہی حضرت ابو ہریرہؓ دعا مانگتے تھے کہ الہی تیری پناہ
شروع ۶۰ سنہ ہجری سے اور کم عمرون کی امارت سے اور یزید کی بادشاہی ۶۰ سنہ ہجری مین
ہوئی اور حضرت ابو ہریرہؓ کا انتقال اس سے پہلے ۵۹ سنہ ہجری مین ہوچکا تھا پس معلوم ہوا کہ ابو ہریرہؓ کو بھی
بموجب اخبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یزید کی بادشاہی اور اوسکے ظلم اور قبائح کی خبر تھی اور
نقل فی
ابو داود حضرت حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک جتنے
فتنہ انگیز ہونے والے ہین سبکا نام مع نام انکے باپ اور اونکی قوم کے بتادیا ہی پس بے شک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نام یزید کا کہ سب سے زیادہ فتنہ اوسکے سبب سے ہوا بتایا ہوگا
معجزہ ۶۳ حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ثابتؓ بن قیس بن شماسؓ سے فرمایا تَعِیْشُ حَمِیْدًا وَّتُقْتَلُ شَہِیْدًا یعنی زندگانی کروگے
تم بحالت محمود اور مارے جاؤ گے تم شہید ہو کر انتہی سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت
ثابت جنگ یمامہ مین کہ عہد خلافت ابو بکر صدیقؓ مین ساتھ مسیلمہ کذاب کے واقع ہوئی تھی شہید ہوئے
معجزہ ۶۴ ابو داود نے حضرت ابو ذرؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے خطاب کرکے یہ مضمون فرمایا کہ مدینے مین ایکبار ایسی خونریزی ہوگی کہ خون

اجحار زیت کے اوپر بہے گا اور اونکو ڈھک لے گا انتہی **ف** مدینہ منورہ کی جانب غرب مین زمین ہی اوسمین پتھر ہین سیاہ گویا کہ اونپر تیل چپڑا ہوا ہی اسلیے وہ پتھر احجار الزیت کہلاتے ہین سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ایکبار مدینے مین ایسی خونریزی ہوگی کہ وہ پتھر خون مین ڈوب جاوینگے اور مطابق اسکے واقعہ حرہ واقع ہوا یزید پلید کے وقت مین بعد شہادت امام حسین رض کے جبکہ باشندگان مدینہ کہ اکثر اصحاب اور اولادِ اصحاب تھے اطاعت یزید سے بسبب اوسکے شنائع اعمال کے منحرف ہوگئے تب یزید نے اونپر لشکرِ خونخوار بسرکردگی مسرف بن عقبہ کے بھیجا اور مقاتلہ عظیم واقع ہوا اور صدہا اصحاب اور اولادِ اصحاب شہید ہوئے اور اوسی سنگستان مین خون بہا اور ایسے شنائع اور قبائح واقع ہوئے کہ زبانِ قلم پر نہین آسکتے

معجزہ ۵۲ ابوداود نے انس بن مالک رض سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای انس لوگ شہر آباد کرینگے اور اونمین سے ایک شہر ہوگا جسے بصرہ کہینگے سو اگر تم اوس شہر مین داخل ہو تو اوسکے سباخ یعنی زمین شور اور کلاء اور باغات اور بازار اور امیرونکے دروازون سے بچنا اور کنارون پر اوسکے رہنا اسواسطے کہ اوس شہر مین خسف ہوگا یعنی زمین مین دھس جانا اور قذف ہوگا یعنی پتھرون کا برسنا اور رجف یعنی زلزلہ اور مسخ یعنی صورت کا بدل جانا انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتونکی خبر دی ایک کہ ایک شہر نیا آباد ہوگا اور اوسکا نام بصرہ ہوگا دوسری یہ کہ اوس شہر مین خسف وغیرہ واقع ہونگے سو پہلی بات حضرت عمر رض کے عہد مین واقع ہوئی کہ عتبہ بن غزوان نے شہر بصرہ بحکم اونکے سنہ ۱۷ ہجری مین آباد کیا حضرت عمر رض کو خبر پہونچی تھی کہ اس جگہہ ملک فارس سے ہندکو راہ ہی اور اندیشہ اس بات کا ہی کہ بادشاہِ فارس ہندوستان سے اس راہ سے مدد طلب کرے تب آپنے حکم بھیجا کہ وہان ایک شہر بناکرو تاکہ مجمع مسلمانون کا وہان رہے اور دوسری خبر آیندہ واقع ہوگی

معجزہ ۵۳ طبرانی نے رافع بن خدیج رض سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار حاضرین مجلس سے فرمایا کہ تم مین سے ایک آدمی کی داڑھ دوزخ مین مانند جبل احد کے ہوگی حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہین کہ مین بھی اوس مجلس مین تھا سو اور سب لوگ تو مرگئے ہین اور ایک اور آدمی باقی رہا سو وہ دوسرا شخص جنگ یمامہ مین مرتد ہوکے مارا گیا انتہی اس حدیث

مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ حاضرین مجلس مین سے ایک شخص جہنمی ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ ایک شخص مرتد ہو کے مارا گیا نسیم الریاض مین لکھا ہی کہ نام اوس شخص کا رجال بن عنفوہ تھا اور وہ اہل یمامہ مین سے تھا وفد بنی حنیفہ کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا تھا اور مسلمان ہو کر کلام اللہ سیکھا تھا جب مسیلمہ کذاب نے دعوی پیغمبری کیا تو اوسپر ایمان لے آیا اور جنگ یمامہ مین ہمراہیان مسیلمہ مین تھا زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مقتول ہوکے واصل جہنم ہوا

معجزہ ۵۴ بیہقی نے روایت کی ہی کہ جب حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی وفات قریب ہوئی تب زوجہ اونکی اُم ذر رونے لگین اونھون نے کہا کہ تم کیون روتی ہو اُم ذر نے کہا کہ کیسے نہ روؤن تمہاری وفات جنگل مین ہوئی اور ہمارے پاس کفن بھی نہین حضرت ابو ذر نے کہا کہ مت روؤ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو کہ مین بھی اونمین تھا خطاب کر کے فرمایا کہ تم مین سے ایک آدمی زمین غیر آباد مین مرے گا اوسکے جنازے پر ایک جماعت مسلمانون کی حاضر ہوگی سو وہ آدمی مین ہی ہون تم راہ کو جا کر دیکھو وہ کہتی ہین کہ مین نکلی سو کچھ لوگ مسافر سوار آتے دیکھے اونھین میںنے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے حال کی خبر کی وہ سب حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اونسے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم مین سے مجھے کفن وہ دیوے جو نہ نقیب ہو نہ امیر ایک جوان نے اونھین سے کہا کہ مین تمھین کفن دیتا ہون ای عم اپنا ازار اور دو کپڑے کہ میری گٹھری مین ہین میری ماں کے کاتے ہوئے سوت سے بنے ہوئے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اچھا تم مجھے کفن دیجیو پس جب وہ مر گئے اون لوگون نے تجہیز و تکفین کر کے نماز جنازہ پڑھکے اونھین دفن کر دیا انتہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی کہ ایک شخص حاضرین مجلس مین سے غیر آباد زمین مین مریگا اور ایک جماعت مسلمانون کی وہان پہونچکے اوسکی تجہیز و تکفین کریگی سو مطابق اوسکے واقع ہوا

معجزہ ۵۵ طبرانی اور بیہقی نے ابن حکیم ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب مجھے ملتے مجھ سے سمرہ کا حال پوچھتے اور جب مین اونکی صحت کی خبر دیتا تو خوش ہوتے مینے اسکا سبب پوچھا اونھون نے بیان کیا کہ ہم دس آدمی ایک گھر مین تھے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے پیچھے جو مریگا نار مین ہوگا سو آٹھ تو مر چکے ہین مین اور سمرہ باقی ہین یعنی اوسی خبر کے ڈر سے سمرہ کے

حال کی تفتیش کرتا ہون اور حضرت ابوہریرہؓ کا یہ حال تھا کہ جو کوئی کہدیتا کہ سمرہ مر گئے تو اونکو
غش آجاتا یہانتک کہ سمرہ سے پہلے اونکا انتقال ہوا اور ابن عساکر نے ابن سیرین سے
روایت کی ہی کہ سمرہ کو مرض کزاز لاحق ہوا سو بڑی دیگ مین خوب گرم کھولتا پانی بھر کے اوسپر
گرمی حاصل کرنے کے لیے بیٹھتے ایک دن اوس مین گر پڑے اور جلکر مر گئے انتہی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دس آدمیون کے حق مین جو فرمایا تھا کہ تم مین پچھلا
از روے موت کے نار مین ہوگا سو وہ لوگ نار سے نار جہنم سمجھتے تھے اسی سبب سے
حضرت ابوہریرہؓ جب وہ اور سمرہ ہی باقی رہگئے تو سمرہ کا حال پوچھتے رہتے تھے اور ڈرتے
تھے کہ جو وہ پہلے مر جاوینگے تو آخر موت میری ہوگی اور پچھلی موت والے کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ نار مین ہوگا اور مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
نار سے آگ دنیا کی تھی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ سمرہ بن جندب جو سب سے پیچھے مرے آگ مین جلکر مرے

معجزہ ۶۹ صحیحین مین ابوسعید خدری سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ پیروی کروگے اون لوگون کے طریقون کی جو تم سے پہلے ہوے
ہین بالشت بالشت دست بدست یہانتک کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے
تو اس بات مین بھی اونکی پیروی کروگے لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ پہلے آدمیون سے
یہود اور نصاری مراد ہین آپنے فرمایا اور کون انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبر دی کہ کچھ لوگ آپ کی امت کے روش یہود و نصاری کی اختیار کرینگے
سو مطابق اوسکے واقع ہوا یہود کی روش تھی حسد اور حق کا چھپانا اور بطمع دنیوی مسئلہ غلط
بتانا اور کتاب الٰہی مین سے جو حکم اپنے موافق ہو اوسکا ظاہر کرنا اور جو خلاف ہو اوسکا چھپانا سو
اس جنس کی باتین علماے بدین اس امت مین پائی جاتی ہین اور نصاری کی روش پیرون اور بزرگون کے
حق مین اس طرحکا اعتقاد کرنا جو خدائی کے رتبے کو پہونچادے سو یہ بات بھی اس امت کے پیرزادگان جاہل
مین پائی جاتی ہی اور سواے اسکے اکثر وضعون مین لوگون نے مشابہت نصاری کی اختیار کی ہی

معجزہ ۷۰ طبرانی اور بیہقی اور دارقطنی اور حاکم اور بغوی اور بزار نے روایت کی ہی
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن زبیرؓ سے فرمایا کہ مصیبت تمھین لوگون سے

اور لوگونکو تم سے انتہی اِس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ عبد اللہ بن زبیرؓ کو لوگون سے مصیبت پونہچے گی اور لوگون کو اون سے سو مطابق اِسکے واقع ہوا کہ وہ بعد وفات معاویہ اور شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سنہ ۶۴ ہجری مین خلیفہ ہوئے اور سوائے ملک شام کے اور سب بلاد اسلام کے اونکے قبضے مین آئے اور سنہ ۷۳ ہجری مین عبد الملک بن مروان کے حکم سے حجاج ظالم نے اونپر لشکر کشی کی اور مکے کا محاصرہ کیا اور اونکو شہید کیا سو اونکو لوگون سے یہ مصیبت پونہچی کہ شہید ہوئے اور تکلیفات دنیاوی اونھون نے اور اونکے اہل بیت نے ظالمون کے ہاتھ سے اوٹھائین اور لوگون کو اونکے سبب سے یہ مصیبت پونہچی کہ اہلِ مکہ بلائے محاصرۂ حجاج مین مبتلا ہوئے اور لوگ حجاج کے ہاتھ سے وہان مارے گئے خانۂ کعبہ کو بھی صدمہ پونہچا مگر عبد اللہ بن زبیر کا خانہ کعبہ سے مقابل تھا اس سبب سے بیت الحرام پر بھی حجاج کے منجنیق کے پتھر پونہچے اور یہ بھی مصیبت لوگونکو بسبب عبد اللہ بن زبیرؓ کے ہوئی کہ قاتلین اونکے گناہ عظیم اور عذاب آخرت مین مبتلا ہوئے

معجزہ ۵۸ بیہقی اور ابن عدی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن صوحانؓ کے حق مین فرمایا کہ ایک عضو اونکا اونسے پہلے جنت مین جائیگا انتہی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ بانیا ہاتھ اونکا جہاد مین کٹ گیا بعضے مورخین نے لکھا ہی کہ غزوۂ نہاوند مین اونکا ہاتھ بانیا شہید ہوا

معجزہ ۵۹ بیہقی اور حاکم نے حسن بن محمد سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن عمروؓ کے حق مین حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ توقع ہی کہ یہ ایسا کام کرے اور اسطرحکا بیان کرے کہ تم خوش ہو اے عمرؓ سو ایسا ہی ہوا کہ جب خبرِ وفات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ معظمہ مین پونہچی اور وہان کے لوگون کو اضطراب اور تزلزل ہوا سہیل بن عمروؓ نے کھڑے ہوکر ایسا خطبہ پڑھا جیسا حضرت ابوبکر صدیقؓ مدینہ منورہ مین پڑھا تھا اور مکے کے لوگون کو دین پر ثابت کر دیا اور اونکو تسلی اور تسکین دی انتہی سہیل بن عمروؓ حالتِ کفر مین کافرون مین کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے اور اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑائی کی ترغیب دیتے جنگ بدر مین اسیر ہوکر آئے حضرت عمرؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ اجازت ہو تو مین اسکے دو دانت سامنے کے تلے والے توڑ ڈالون

تاکہ زبان اسکی خوب تقریر پر قادر رہے اور پھر کافرون مین کھڑے ہوکر خطبہ تحریض قتال مسلمین کا نہ پڑھے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور مطابق اسکے واقع ہوا

معجزہ ۱۶۵ صحیحین مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہی میری امت کے لوگ انماط بچھائین گے انتہی انماط جمع ہی نمط کی کہ ایک عمدہ فرش ہوتا ہی سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ازانکہ فقر اور تنگی مین مبتلا تھے مالدار ہوگئے اور اچھے کپڑے اور اچھے فرش اونھین میسر آئے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر مین اوس قسم کے بچھونے تھے جبکہ زوجہ حضرت جابر کی اوسے بچھانا چاہتین تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے کہ مت بچھاو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہی کہ میری امت کے لیے انماط ہونگے یعنی فرش امیرانہ بچھانے لگین گے سو مطابق اوسکے یہ بات ہوتی ہی یعنی وضع امیرانہ کچھ ضرور نہین اونکی زوجہ کہتین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انماط کے ہونے کی خبر دی اور اوس کے مطابق واقع ہوا تو اوس پر بیٹھنا ہی چاہیے

معجزہ ۱۶۶ صحیحین مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے حق مین یہ بات فرمائی کہ خدا تعالی اوسے ہلاک کرے گا **ف** مسیلمہ ایک شخص تھا بنی حنیفہ مین سے مدینہ منورہ مین آیا تھا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہلا بھیجا تھا کہ اگر آپ حکومت بعد اپنے میرے نام کردین تو البتہ مین اتباع آپکا اختیار کرون تب آپ نے ایک شاخ درخت کی طرف جو آپ کے ہاتھ مین تھی اشارہ کرکے فرمایا تھا کہ اگر یہ شاخ درخت مجھ سے مانگے گا تو بھی اوسے ندونگا سو وہ مدینے سے چلا گیا اور دعوی پیغمبری کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین فرمایا تھا کہ خدا تعالی اوسے ہلاک کریگا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزارہا آدمی اوسکے ساتھ مجتمع ہوگئے تھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو ساتھ لشکر جرار کے اوسپر بھیجا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اوسپر فتح پائی اور اوس لڑائی مین وہ مارا گیا

فصل سوم ایسی چیزون کے بیان مین جو آنحضرت نے واقعات حالی کو بغیر دیکھے بیان فرمایا

معجزہ ۱۶۷ بخاری نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے خبر شہادت زید رضی اللہ عنہ اور جعفر اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ کی لوگون کو سنا دی قبل اسکے کہ خبر آوے
اور آپنے فرمایا کہ نشان لیا زید نے پس شہید ہوا پھر نشان لیا جعفر نے پس شہید ہوا پھر نشان
لیا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پس شہید ہوا اور آپ کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اور فرمایا آپنے کہ آخر کو ایک
خدا کی تلوار نے نشان لیا اور فتح حاصل ہوئی ف موتہ ایک موضع ہی شام مین ایک مہینے یا زیادہ
کی راہ پر مدینہ منورہ سے وہان کے حاکم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو قتل
کیا تھا اسلیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر لشکر بھیجا اور اوس لشکر پر زید بن حارثہ کو
امیر فرمایا اور ارشاد کیا کہ اگر زید شہید ہوجائین تو امیر جعفر ہونگے اور اگر وہ بھی شہید ہوجائین تو عبد اللہ
بن رواحہ اور اگر وہ بھی شہید ہون تو مسلمان کسی کو اپنے درمیان مین سے امیر کرلین سو جیسا
آپنے فرمایا تھا ویسا ہی واقع ہوا کہ اوس لڑائی مین یہ تینون صاحب شہید ہوئے تب لوگون نے
حضرت خالد بن الولید کو سردار کیا اور خدا تعالی نے اونکے ہاتھہ پر فتح دی سو بوقت وقوع
اس واقعے کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور اخبار بالغیب کے اس حادثے کی خبر دی
معجزہ ۲۶ صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نجاشی بادشاہ حبشہ کے وفات کی اوسی دن خبر دی جسدن وہ مرا اور آپ عیدگاہ کی طرف اصحاب
کے ساتھہ گئے اور صف باندھکے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیرین فرمائین
ف نجاشی لقب تھا بادشاہ ملک حبشہ کا جو وہان بادشاہ ہوتا اوسے نجاشی کہتے اس نجاشی کا
نام اصحمہ تھا نصرانی مذہب تھا آپکا نامہ اوسے گیا تب وہ مسلمان ہوگیا اور اوسنے صاف کہدیا
کہ جس پیغمبر کی خبر پچھلی کتابون مین ہی وہ یہی ہین اور بہت اعتقاد اور نیازمندی سے پیش آیا اور جب وہ
وفات پائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور اخبار بالغیب کے اوسی دن اوسکی موت کی خبر دی اور غائبانہ اوسکی
نماز جنازہ پڑھی ف موافق اس حدیث کے شافعیہ نماز جنازے کی غائب پر درست کہتے ہین اور حنفیہ کہتے ہین کہ
جنازہ نجاشی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف ہوگیا تھا اور غائب کو نجاشی پر قیاس کرنا نچاہیے
معجزہ ۲۷ مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر
سے پھرے آتے تھے جب قریب مدینے کے پہونچے تب ایک ہوا ایسی شدید چلی قریب تھا
کہ سوار کو دفن کردے تب آپنے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کی موت کیلیے چلی ہی پھر مدینے مین پہونچے تو معلوم ہوا

کہ ایک بڑا منافق مرگیا تھا شارحان حدیث نے لکھا ہی کہ وہ منافق رفاعہ بن زید تھا اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے غائبانہ خبر دی کہ ایک منافق مرگیا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ مدینے مین رفاعہ منافق مرگیا

معجزہ ۸ امام احمد نے ابن عباس رض سے اور حاکم اور بیہقی نے حضرت عایشہ رض سے
روایت کی ہی کہ جب حضرت عباس بن عبد المطلب رض کہ وہ جنگ بدر مین کافرون کے ساتھ تھے
اور اسیر ہو کر آئے تھے مال فدا طلب ہوا یعنی کچھ روپئے دین تو رہائی پاوین تب اونھون نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ میرے پاس اتنا مال نہین کہ جسقدر روپیہ میرے ذمے ٹھہرا ہی اوسکو ادا
کرون آپنے فرمایا کہ وہ مال کہ تمنے ام الفضل کے پاس دفن کیا ہی کیا ہوا اور تم کہہ آئے تھے کہ اگر اس سفر مین
مین مارا جاؤن تو یہ مال میری اولاد کے لیے ہی حضرت عباس رض نے کہا کہ یا رسول اللہ اوس مال کی سوائے
میرے اور ام الفضل کے اور کسی کو خبر نتھی پھر اونھون نے جسقدر روپیہ مطلوب تھا منگا کر ادا کیا

معجزہ ۹ بیہقی اور طبرانی نے روایت کی ہی کہ صفوان بن اُمَیَّہ بن خلف اور عمیر بن
وہب بن خلف چچازاد بھائی اوسکا بعد قصے بدر کے ایکدن مقام حجر مین بیٹھکر باہم تذکرہ
کشتگان بدر کا کرنے لگے صفوان نے کہا کہ ان لوگون کے قتل ہو جانے کے بعد کچھ زندگی کا
لطف نہین رہا عمیر نے کہا کہ سچ ہی مگر مین مقروض ہون اور میرے پاس کچھ دین ادا کرنے
کو نہین ہی اور بعد اپنے عیال کے تباہ ہو جانے کا بھی ڈر ہی نہین تو مین جا کر محمد کو قتل کر ڈالتا
اور مجھے ایک بہانہ اونکے پاس جانے کا ہی میرا بیٹا وہان قید ہی صفوان نے یہ بات غنیمت سمجھی
اور کہا کہ تیرے دین کو مین ادا کر دونگا اور تیرے عیال کی مین ہمیشہ خبر گیری کرتا رہونگا عمیر نے
کہا کہ تو اس بات کو کسی سے ذکر مت کیجیو اور اوسنے اپنی تلوار پر سان رکھوا کر زہر مین بجھائی
اور چلکر مدینے مین پونہچا اور مسجد شریف کے دروازے پر اونٹ کو بٹھایا اور وہ تلوار کو حمائل کیے
ہوئے تھا اوسے حضرت عمر رض نے دیکھ کے کہا کہ یہ کتا دشمن خدا کا کچھ بدی کے ہی لیے آیا ہوگا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکے آنے کی خبر کی آپ نے فرمایا کہ لے آؤ اوسے
حضرت عمر جا کر اوسے لے آئے اور اوسکی تلوار اپنے قبضے مین کر لی تھی جب آپ نے
اوسے دیکھا فرمایا کہ ای عمر رض اسے چھوڑ دو پھر آپنے اوس سے کہا کہ ای عمیر قریب آ جب وہ قریب ہوا
تو پوچھا کہ کیون آیا ہی اوسنے کہا اپنے قیدی کے لیے آیا ہون کہ اوسکے معاملے مین

احسان کرو آپنے فرمایا کہ تلوار کیون گردن مین ڈالی ہی اوسنے کہا کہ تلوار کس کام کی ہی آپنے فرمایا کہ سچ سچ بیان کر کہ تو کس لیے آیا ہی اوسنے کہا کہ مین اسی کام کے لیے آیا ہون جو مینے عرض کیا آپنے فرمایا کہ تو نے اور صفوان نے مقام حجر مین تذکرہ کشتگان بدر کا کیا اور تو نے کہا کہ اگر مین مقروض نہوتا اور خوف ہلاکِ عیال نہوتا تو مین جاکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالتا اور صفوان تیرے قرض اور خبر گیری عیال کا متکفل ہوا اور تو میرے قتل کے لیے آیا اوس نے یہ سنتے ہی کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ گواہی دیتا ہون کہ تم پیغمبر خدا ہو اس بات کی سوا میرے اور صفوان کے کسی کو خبر نتھی قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ خدا ہی نے تمھین اس بات کی خبر کردی شکر خدا کہ اوس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو دین کی باتین سکھاؤ اور کلام اللہ پڑھاؤ اور اوس کے قیدی کو چھوڑ دو

معجزہ ۸۰ بیہقی نے حضرت عروہ سے روایت کی ہی کہ ایک مرتبہ اونٹنی جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گم ہو گئے آپنے اوسکو تلاش کروایا نہ ملی ایک شخص نے منافقین مین سے کہا کہ محمد کہتے ہین کہ مین غیب کی خبرین جانتا ہون اور اونھین یہ معلوم نہین کہ اونٹنی اونکی کہان ہی جو اونکے پاس وحی لاتا ہی کیون اونٹنی کا حال اون سے نہین کہدیتا حضرت جبرئیل آئے اور آپ کو اوس منافق کے مقولے کی خبر دی اور اونٹنی کا ٹھکانا بھی بتا دیا آپنے فرمایا کہ مین نہین کہتا ہون کہ مین غیب جانتا ہون لیکن اللہ نے مجھے خبر دی منافق کے مقولے کی اور اوس جگہ کی جہان وہ اونٹنی ہی سو وہ اونٹنی فلانی گھاٹی مین ہی اوسکی مہار ایک درخت سے اٹک گئی ہی لوگ جھپٹے اور اوس گھاٹی مین اوس اونٹنی کو اوسیطرح پایا جیسا آپنے فرمایا تھا

ف اوس منافق کا نام شارحانِ حدیث نے زید بن لصیب بلام و صاد مہملہ بروزن فعیل لکھا ہی

معجزہ ۸۱ صحیحین مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیر اور مقداد کو حکم دیا کہ تم روضہ خاخ تک جاؤ وہان ایک عورت ملیگی اور اوسکے پاس ایک خط ہی سو وہ خط لے آؤ ہم تینون سوار ہوکر گھوڑے دوڑاتے وہان پونہچے اور عورت کو وہان پایا ہمنے کہا خط نکالدے اوسنے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہی ہمنے کہا کہ خط نکالدے نہین تو ہم تجھے ننگا کرینگے اوسنے اپنے بالون سے کے

جو ڑے مین سے خط نکال کر دیا سو او سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے آئے سو وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے تھا بجانب کچھ لوگون کے مشرکان مکہ سے اور اوسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ امر یعنی ارادہ غزوۂ مکہ کا ذکر تھا سو آپنے اوس خط کا حال حاطب سے پوچھا اونھون نے عرض کیا کہ میرے لڑکے بالے مکے مین ہین اور میرا وہان کوئی قرابتی ایسا نہین ہی جو اونکی حمایت کرے اسلیے مینے یہ چاہا تھا کہ قریش پر ایک احسان میرا ثابت ہو تا کہ میرے لڑکے بالون سے متعرض نہون حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اجازت ہو تو حاطب کو قتل کرون یعنی اسلیے کہ اوسنے یہ حرکت منافقانہ کی آپنے فرمایا کہ نہین بدریون پر اللہ تعالی نے مہربانی خاص کی ہی اور فرمایا ہی کہ مینے تمھاری سب خطائین معاف کین انتہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قصد لشکر کشی کا واسطے فتح مکے کے فرمایا اور آپ کو اس قصد کا اخفا منظور تھا حاطب بن ابی بلتعہ نے کفارِ قریش کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکرِ عظیم لیکر تمھارے اوپر آتے ہین اور قسم ہی خدا کی کہ اگر وہ اکیلے تمھارا قصد کرین تو اللہ اونکی مدد کرے اور تمپر غالب ہو جاوین تم اپنا فکر کر لو اور چھپا کر اس خط کو ایک عورت کے ہاتھ روانہ کیا کہ اوسکی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوحی الٰہی معلوم ہوئی تب آپنے حضرت علیؓ اور زبیرؓ اور مقدادؓ کو بھیجا **ف** اس حدیث سے کمال فضیلت اون صحابہ کی ثابت ہوئی جو جنگ بدر مین آپکے ساتھ تھے اور حضرات خلفائے اربعہ بلکہ عشرہ مبشرہ اہل بدر مین

معجزہ ۸۲ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین زہریؒ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو خبر دی کہ کیڑے نے سوائے اللہ کے نام کے بالکل عبارت اوس صحیفے کی کھالی جس مین قریش نے عہد لکھا تھا کہ بنی ہاشم کی عداوت پر مضبوط رہین اور اون سے برادری بالکل چھوڑ دین سو قریش نے اوس صحیفے کو دیکھا تو ویسا ہی پایا جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی **ف** بعد نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ اسلام مکہ معظمہ مین شائع ہوا اور مذمت بتون کی برملا ہوئی کافران قریش کو بہت رنج ہوا اور مسلمانون پر اونھین بہت قہر آیا تب اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا اور اس بات پر ابو طالب اور بنی ہاشم راضی نہوئے تب اونھون نے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ کو ہمارے حوالے کر دو یا تم سب کے

اور حضرت علی بن ابی طالب ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاشمی ہین اور حضرت عثمان ذی النورین ابن عفان اموی ۱۲

سب ہم سے علیحدہ ہو کر گھاٹی مین جا رہو اور ہمارے تمھارے برادری ترک ساتھ کھانا
اور نہ ساتھ پینا اور نہ ہم تم کسی مجلس مین اکٹھے ہون ابو طالب اور بنی ہاشم نے اس بات کو قبول کر لیا
اور سب کے سب شعب مین جا رہے اور کفار قریش نے ایک عہدنامہ مضمون قطع برادری کا اور استحکام
عداوت کا ساتھ بنی ہاشم کے لکھ کے کعبے مین لٹکا دیا اور یہان تک عداوت پر مستعد ہوئے کہ
جو کوئی گانون کا آدمی غلہ یا کچھ چیز بیچنے کو لاتا اوسکو بھی منع کر دیتے کہ بنی ہاشم کے ہاتھ نہ بیچے
تین برس اسیطرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شعب مین بسر کیے اور بڑی تکلیف
اوٹھائی درمیان اثنا اللہ جل جلالہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے مطلع کیا کہ اوس
عہدنامے کو دیمک کھا گئی ہی جہان کہین اوسمین نام اللہ کا تھا اوسکو دیمک نے چھوڑ دیا ہی اور باقی سب
کھا لیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے ابو طالب مطلع کیا اور ابو طالب قریش کے پاس گئے
اور اون سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسطرح پر خبر دی ہی تم اوس عہدنامے کو منگوا کر دیکھو اگر یہ
بات جھوٹھی نکلے تو ہم محمد کو تمھارے حوالے کر دینگے اور اگر سچے ہو تو تم ہماری تکلیف دہی سے باز آؤ اور ہمین
شعب سے نکلنے دو اونھون نے وہ صحیفہ منگوا کر دیکھا تو واقعی جہان کہین اللہ کا نام تھا وہ باقی
تھا اور باقی کو دیمک نے کھا لیا تھا تب وہ نادم ہوئے اور بنی ہاشم سے کہا تم شعب سے نکل آؤ
معجزہ ۱۲۳ بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کے
مقتول ہونے کی اوس رات کی صبح کو خبر دی جس رات وہ مارا گیا اور قصہ اسکا یہ ہی کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ۶ھ ہجری مین اکثر بادشاہون اور امیرون کو نامے
لکھے کسریٰ پرویز بادشاہ فارس کو بھی نامہ لکھا اور اوسکو طرف اسلام کے دعوت کی اوس نے
آپکے خط کو پھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنے نام کو میرے نام سے پہلے کیون لکھا اور باذان
اوسکی جانب سے ملک یمن مین عامل تھا اوسکو لکھا کہ تو دو آدمی چالاک اور تیز اوس شخص کے پاس
بھیج جو دعوی پیغمبری کا کرتا ہی کہ وہ اوس شخص کو تیرے پاس لے آئین سو باذان نے دو آدمی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے مین بھیجے اور اونھون نے آپکے سامنے تقریر بیباکانہ
کی اور کہا کہ تم کسریٰ کے پاس چلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کل آؤ اوسی رات
مین شیرویہ پرویز کے بیٹے نے پرویز کو مار ڈالا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوحی الٰہی

شعب بالکسر راہ در کوہ ۱۲ منتہی الارب

باذان بباء موحدہ و ذال معجمہ کہ صوبہ ... از قوم ابناء ... بود ... در عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم بایمان مشرف گردید ۱۲ منتہی الارب

معجزہ ۱۲۳

اِس بات سے اطلاع ہوئی آپ نے اون شخصون سے بلاکر فرمایا کہ تم چلے جاؤ رات کسریٰ کو شیرویہ نے مار ڈالا وہ پھر گئے اور باذان سے اونھون نے جاکر یہ حال بیان کیا تب باذان نے کہا کہ اگر تصدیق اس امر کی معلوم ہو تو بیشک وہ پیغمبر ہین اور اونھین ایام مین نامہ شیرویہ کا بنام باذان باین مضمون پہونچا کہ پرویز ظالم تھا مینے اس سبب سے اوسکو مار ڈالا اور تم اوس شخص سے جو دعویٰ پیغمبری ملک عرب مین کرتا ہی کچھ تعرض مت کرو باذان تصدیق خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دریافت کرکے مع دونون بیٹون اپنے کے مسلمان ہوگیا **ف** کسریٰ نے جب نامہ آپکا پھاڑ ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین بددعا کی کہ الٰہی اوسکے خاندان کو پاش پاش کردے اللہ تعالیٰ نے اوسکے خاندان کی سلطنت کو تھوڑے دنون مین بالکل نیست ونابود کردیا

معجزہ ۸۴ ابوداؤد اور بیہقی نے عاصم بن کلیب سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے جنازے پر تشریف لے گئے تھے بعد فراغت کے دفن سے اوس میت کی عورت نے آپ کی دعوت کی آپ اوسکے گھر تشریف لے گئے جب کھانا آیا اور آپنے کھانا شروع کیا سو ایک لقمہ آپنے مونہہ مین چبایا اور نگلا نہین پھر آپنے فرمایا کہ یہ ایسی بکری کا گوشت ہی کہ بغیر اجازت مالک کے لیگئی ہی اوس عورت صاحب خانہ نے کہلا بھیجا کہ مینے نقیع مین جہان بکریان بکتی ہین بکری خریدنے کو آدمی بھیجا وہان نہ ملی پھر مینے ایک اپنے ہمسایے کے پاس کہ اوسنے ایک بکری مول لی تھی آدمی بھیجا کہ وہ بکری بقیمت دیوے وہ گھر نہ ملا تب مینے اوسکی بی بی کے پاس آدمی بھیجا اوسنے وہ بکری بھیج دی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کھانے کو قیدیونکو کھلادو **ف** قیدیون کے کھلانے کا اس لیے حکم دیا کہ وہ کفار تھے ایسے کھانے کے لائق تھے

معجزہ ۸۵ طبرانی نے معجم کبیر مین اور بزار نے ابن عمر سے روایت کی ہی کہ ایکبار مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد منیٰ مین بیٹھا تھا سو ایک شخص انصاری اور ایک شخص قبیلہ ثقیف مین سے آیا اور دونون نے سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کچھ پوچھنے آئے ہین آپنے فرمایا کہ کہو تو مین بتادون جو تم پوچھنے آئے ہو یا تم خود بیان کرو اونھون نے کہا کہ آپ ہی ارشاد کیجیے آپنے فرمایا کہ تم یہ بات پوچھنے آئے ہو کہ ہم اپنے گھر سے جو بقصد خانہ کعبہ آئے ہین ہمین کیا ثواب ہی اور بعد طواف کے دو رکعتونکا کیا ثواب ہی اور طواف بین الصفا والمروہ کا کیا ثواب ہی

اور وقوف بعرفات کا کیا ثواب ہی اور رمی جمار کا کیا ثواب ہی اور قربانی کرنے کا کیا ثواب ہی اون دونون نے عرض کیا کہ قسم ہی اوس ذات کی جس نے تمھین براستی بھیجا ہم انھین باتون کے پوچھنے کو آئے تھے

معجزه ۸۶ ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہی کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپ اپنے اصحاب مین بیٹھے ہوئے باتین فرما رہے تھے مین حلقے کے بیچ مین جا بیٹھا بعضے اصحاب نے مجھسے کہا کہ یہان سے اوٹھ جاؤ کہ وسط حلقے مین بیٹھنا منع ہی آپنے فرمایا کہ اوسے بیٹھا رہنے دو مین جانتا ہون جس غرض کے لیے وہ گھر سے آیا ہی مینے عرض کیا کہ وہ کیا ہی آپنے فرمایا کہ تم اس بات کے پوچھنے کے لیے گھر سے نکلے ہو کہ بر کیا چیز ہی اور شک کیا چیز ہی مینے کہا کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جس نے براستی آپ کو بھیجا ہی اسی لیے گھر سے آیا ہون آپ نے فرمایا کہ بر وہ چیز ہی کہ سینے مین ٹھہرے اور دل کو اوس پر اطمینان حاصل ہو اور شک وہ چیز ہی کہ سینے مین نہ ٹھہرے سو تو شبہے والی بات چھوڑ کر غیر شبہے والی بات اختیار کر اگرچہ مفتی لوگ تجھے فتوی دے دین **ف** واثلہ بن اسقع کو مقصود پوچھنا ایسے امور کا تھا جنمین حکم صریح نہین اور تردد ہی کہ بھلی بات کون ہی اور بری بات کون ہی سو آپنے ارشاد کیا کہ امور مشتبہہ مین اطمینان قلب مؤمن صالح کا اعتبار ہی جس پر اوسے اطمینان ہو وہ نیک ہی اور جسمین اوسے تذبذب ہو اوسکو چھوڑ دے

باب دوم بیان معجزات عالم ملائکہ مین

معجزه ۸۷ صحیحین مین حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ مینے روز احد کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف اور بائین طرف دو شخص سفید پوش دیکھے کہ خوب قتال کرتے تھے اور اونھین مینے پہلے بھی نہین دیکھا تھا اور بعد اسکے بھی نہین دیکھا یعنی جبرئیل و میکائیل **ف** اللہ تعالی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لیے اکثر غزوات مین فرشتون کو بھیجا چنانچہ جنگ بدر مین پانچہزار فرشتے مدد کو آئے تھے چنانچہ کلام اللہ مین یہ امر مذکور ہی اور جنگ حنین مین بھی فرشتے مدد کو آئے تھے اور جنگ احد مین بھی فرشتون نے مدد کی چنانچہ جبرئیل و میکائیل کو حضرت سعد ابن ابی وقاص نے مشاہدہ کیا

معجزه ۸۸ صحیح مسلم مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ روز بدر ایک

شخص مسلمانون مین سے پیچھے ایک شخص کے مشرکون مین سے دوڑتا تھا کہ ناگاہ اوسنے
ایک کوڑے مارنے کی آواز سُنی اور ایک سوار کی کہ اوسنے کہا بڑھا ای حیزوم سو کیا دیکھتا ہی
کہ وہ مشرک آگے اوسکے چت گر پڑا ہی اور ناک اوسکی ٹوٹ گئی ہی اور مونہہ پھٹ گیا ہی کوڑے
کی مار سے اور یہ سب جگہہ سبز ہوگئی ہی وہ شخص مسلمان انصاری تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور مین اوس نے اس واقعے کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہی یہ
آسمان سوم کی مدد مین کا فرشتہ تھا **ف** حیزوم فرشتے کے گھوڑے کا نام ہی

معجزہ ۸۹ ابن اسحٰق اور بیہقی نے ابو واقد لیثی سے روایت کی ہی کہ مین روز بدر
ایک مشرک کے پیچھے واسطے قتل اوسکے کے جھپٹا سو قبل اسکے کہ میری تلوار اوس تک پونہچے
اوسکا سر گر پڑا اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سہل بن حُنیف سے روایت کی ہی کہ اونھون
نے کہا کہ ہمنے روز بدر دیکھا کہ ہم اشارہ تلوار کا کسی مشرک کی طرف کرتے تھے سو قبل
اسکے کہ تلوار اوسکے سر تک پونہچے سر اوسکا کٹ کے گر پڑتا تھا **ف** یہ صورت باین
سبب ہوئی کہ ملائکہ جو غزوہ بدر مین واسطے مدد مسلمانون کے اوترے تھے کافرون کو قتل کرتے تھے

معجزہ ۹۰ بیہقی نے ابو بردہ بن نیار سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا کہ
مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تین سر لایا اور مینے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انمین سے دو کو تو مینے قتل کیا ہی اور تیسرے کا یہ حال ہی کہ مینے ایک مرد سفید
رنگ دراز قامت دیکھا کہ اوس نے اوسے مارا سو مینے اوسکا سر اوٹھا لیا آپ نے فرمایا کہ وہ فلانا فرشتہ تھا

معجزہ ۹۱ بیہقی نے سائب بن ابی حُبیش سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ قسم ہی
خدا کی مجھے کسی آدمی نے روز بدر اسیر نہین کیا تھا جبکہ قریش شکست کھا کر بھاگے مین بھی
بھاگا سو ایک مرد سفید رنگ دراز قامت نے کہ ایک گھوڑے پر درمیان آسمان اور زمین کے
سوار تھا مجھے باندھکر چھوڑ دیا اور عبد الرحمن بن عوف آئے اونھون نے مجھے بندھا ہوا
پایا سو اونھون نے لشکر مین پکارا کہ اسے کسنے باندھا ہی کسی نے نہ بتایا کہ مینے باندھا ہی
یہان تک کہ وہ مجھے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے آپ نے مجھے
پوچھا کہ تجھے کسنے اسیر کیا ہی مینے کہا کہ مین نہین پہچانتا ہون اور جو بات مینے دیکھی تھی

اوسکا ظاہر کرنا مجھے اچھا نہ معلوم ہوا آپ نے فرمایا کہ تجھے کسی فرشتے نے اسیر کیا ہی **ف** باین جہت کہ سائب بن ابی حُبیش تب تک کافر تھے اونکو اچھا نہ معلوم ہوا کہ فرشتے کا دیکھنا بیان کرین اسواسطے کہ اس سے حقیقت ملتِ اسلام کی متحقق ہوتی تھی

معجزہ ۹۲ امام احمد اور ابن سعد اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور بیہقی نے حضرت علی رضی سے روایت کی ہی کہ عباس رض کو جنگ بدر مین ابوالیسر نے اسیر کیا تھا اور ابوالیسر رض حقیر اور کم زور آدمی تھا اور عباس مرد قوی تھے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالیسر سے پوچھا کہ تم نے عباس کو کیسے اسیر کیا اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے اسیر کرنے پر مجھے ایک شخص نے مدد کی کہ مینے اوسکو نہ پہلے دیکھا تھا اور نہ پھر کبھی دیکھا آپ نے فرمایا کہ تمھاری مدد کی عباس کے اسیر کرنے پر ایک ملکِ کریم نے

معجزہ ۹۳ بیہقی نے روایت کی ہی کہ سہیل بن عمرو نے بیان کیا کہ مینے جنگِ بدر مین کچھ لوگ گورے چٹے ابلق گھوڑون پر سوار ایسے دیکھے کہ اونکا مقابلہ کوئی نکر سکے انتہی سہیل بن عمرو کو فرشتے نظر پڑے جو جنگِ بدر مین اوترے تھے **ف** یہ معجزات مشاہدہ ملائکہ غزوہ بدر مین جو مذکور ہوئے قرآن مجید مین بھی مذکور ہین

معجزہ ۹۴ مسلم نے حضرت عمر رض سے روایت کی ہی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے تھے سو یکبارگی ایک شخص نمودار ہوا کپڑے اوسکے بہت سفید تھے اور بال اوسکے خوب سیاہ اور کوئی علامت سفر کی اوسمین پائی نہین جاتی تھی اور ہم مین سے کوئی اوسکو پہچانتا بھی نتھا سو وہ شخص آپکے پاس آکے بیٹھ گیا اور اپنے دونون زانو آپ کے دونون زانو سے متصل کر دیے اور اپنے دونون کفِ دست آپکے دونون زانو پر رکھ دیے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتاؤ کہ اسلام کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا اسلام اسے کہتے ہین کہ گواہی دو کہ کوئی لائق عبادت کے نہین مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر خدا کے ہین اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور حج خانہ کعبہ کرو اگر قدرت ہو وہان تک پہونچنے کی اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو سو ہم لوگ متعجب ہوئے کہ پوچھتا بھی ہی اور تصدیق بھی کرتا ہی یعنی پوچھنا تو اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ یہ شخص واقف نہین اور یہ کہنا کہ سچ کہتے ہو اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ یہ شخص واقف ہی بعد اسکے اوس شخص نے کہا

کہ مجھے بتائیے کہ ایمان کسے کہتے ہین آپنے فرمایا کہ ایمان اسے کہتے ہین کہ ایمان لاؤ تم اللہ پر اور
اللہ کے فرشتون پر اور اللہ کی کتابون پر اور اللہ کے رسولون پر اور روز قیامت پر اور ایمان
لاؤ کہ اللہ نے ہر نیکی بدی کو پہلے سے مقدر کر رکھا ہی اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو
پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھے بتلائیے احسان کیا ہی آپنے فرمایا کہ احسان اسے کہتے
ہین کہ خدا کی عبادت کرو تم اسطرح کہ گویا خدا کو دیکھتے ہو اور جو ایسا حال نہو تو اسطرح
کہ گویا خدا تمھین دیکھتا ہی اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھے
بتائیے کہ قیامت کب آوے گی آپنے فرمایا کہ اس بات مین پوچھا گیا پوچھنے والے سے زیادہ
نہین جانتا یعنی اس بات مین مجھے تم سے زیادہ علم نہین پھر اوس شخص نے کہا علامتین
قیامت کی بیان فرمائیے آپنے فرمایا کہ ایک نشانی ہی کہ لونڈی اپنی بی بی کو جنے یعنے
کنیزک زادون کی کثرت ہوگی جو لڑکا کہ مالک سے اور لونڈی سے پیدا ہوتا ہی وہ آزاد
ہوتا ہی سو جو لڑکی اسطرح پیدا ہوگی وہ بی بی ہوگی ہم رتبہ اپنے باپ کے اور مان اوسکی
لونڈی ہی اور آپنے فرمایا کہ ایک علامت یہ ہی کہ جو لوگ ننگے پانون ننگے بدن مفلس ہین
اور بکریان چگاتے ہین لنبی لنبی عمارتین بناوین پھر وہ شخص چلا گیا پھر تھوڑی دیر
گذری تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پوچھا کہ ای عمرؓ تم جانتے ہو کہ یہ پوچھنے والا
کون تھا مینے کہا کہ خدا و خدا کا رسول خوب جانتا ہی آپنے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے سائل بنکر
اس موضع پر آئے تھے تاکہ تم لوگون کو تمھارے دین کی باتین سکھاوین انتہی یہ حدیث
ان الفاظ کر صحیح مسلم مین مذکور ہی اور اصل مضمون صحیح بخاری مین بھی ہی اور اکثر کتب حدیث
اور صحیحین مین بروایت ابو ہریرہؓ بھی وارد ہی اور اوس روایت مین ہی کہ جب وہ شخص چلا گیا
اوسی وقت آپنے فرمایا کہ اس شخص کو پھیر لاؤ لوگ اوس شخص کے پیچھے گئے سو کوئی آدمی نہ دیکھا

معجزہ ۹۵ صحیح مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ مجھے ملائکہ سلام کیا کرتے
تھے یہان تک کہ مینے بیماری مین بدن داغا تو ملائکہ نے مجھپر سلام کرنا چھوڑ دیا پھر مینے بدن داغنا چھوڑ دیا
پھر مجھے ملائکہ سلام کرنے لگے اور صحیح ترمذی مین ہی کہ عمران بن حصینؓ کے گھر مین لوگ سنتے تھے کہ
کوئی سلام کرتا ہی اور کسی سلام کرنے والے کو نہین دیکھتے تھے **ف** نسیم الریاض مین ہی کہ کتب معتمدہ مین

مصافحہ کرنا ملائکہ کا بھی ساتھہ عمران بن حصین کے لکھا ہی **ف** امام نووی نے لکھا ہی کہ عمران بن حصین کو بواسیر تھی اوسی کے علاج کے لیے اونھون نے بدن داغا تھا کہ خون تھم جاوے اور وہ بڑے صابر اور متوکل تھے اس علاج مین ترک توکل پایا گیا اس سبب سے ملائکہ نے سلام کرنا چھوڑ دیا

معجزہ ۹۶ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابن سعد نے طبقات مین عمار بن یاسر رضہ سے روایت کی ہی کہ حضرت حمزہ رضہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھے جبرئیل کو اونکی اصل صورت پر دکھا دو آپ نے فرمایا کہ تم دیکھہ نسکو گے اونھون نے کہا کہ آپ دکھا دیجیے آپ نے فرمایا کہ بیٹھہ جاؤ وہ بیٹھہ گئے اور حضرت جبرئیل کعبے پر اوترے آپ نے حضرت حمزہ رضہ سے فرمایا کہ نگاہ اوٹھاؤ اونھون نے نگاہ اوٹھا کر دیکھا حضرت جبرئیل کا جسم مانند زبرجد اخضر کے سو غش کھا کر گر پڑے

معجزہ ۹۷ ترمذی نے ابن عباس رضہ سے روایت کی ہی کہ اونھون نے جبرئیل کو دو بار دیکھا یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

معجزہ ۹۸ صحیحین مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ اونھون نے جبرئیل کو دیکھا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین

معجزہ ۹۹ مسلم نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہی کہ ابو جہل نے کہا کہ قسم لات و عزی کی جو مین محمد کو دیکھونگا مونہہ کو خاک آلودہ کرتے یعنی نماز مین سجدہ کرتے تو مین اونکی گردن کو پانون سے کھوند ڈالونگا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے وہ اسی ارادے پر آیا پھر یکبارگی اولٹے پانون پھرا ہاتھون سے کسی چیز کو روکتا ہوا لوگون نے اوس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا اوس نے کہا کہ بیشک اپنے اور محمد کے درمیان مین ایک خندق آگ کی دیکھی اور بہت ڈر کی بات اور پر یعنی فرشتون کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھہ سے متصل ہوتا تو فرشتے اوس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے لے جاتے

معجزہ ۱۰۰ صحیحین مین ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہی کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے مکان مین سورہ بقر پڑھتے تھے اور گھوڑا اونکا اون کے متصل بندھا تھا سو یکبارگی وہ گھوڑا اوچھلنے کودنے لگا وہ چپ ہو رہے گھوڑا ٹھہر گیا پھر اونھون نے پڑھنا شروع کیا پھر گھوڑا کودنے لگا پھر وہ چپ ہو رہے پھر وہ ٹھہر گیا پھر اونھون نے پڑھنا شروع کیا پھر گھوڑا کودنے لگا سو اونھون نے نماز سے سلام پھیرا اور بیٹا اونکا یحیی گھوڑے سے متصل تھا اونھین ڈر ہوا کہ وہ گھوڑا اوس لڑکے کو کچھہ صدمہ نہ پونہچاوے سو اوس لڑکے کو وہان سے اوٹھا لیا اور سر آسمان کی طرف اوٹھا یا دیکھا کہ ایک چیز مثل سائبان کے ہی اور اوسمین چراغ سے روشن ہین جب صبح ہوئی یہ سب حال اونھون نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا آپنے فرمایا کہ قرآن پڑھتے رہو ای ابن حضیر قرآن پڑھتے رہو ای ابن حضیر اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ڈرا کہ کہین گھوڑا یحیٰی کو کھوند نڈالے کہ وہ گھوڑے سے قریب تھا جب مین اوسکے پاس گیا اور سر آسمان کی طرف اوٹھایا تو مینے مثل سایبان کے دیکھا کہ اوسمین چراغان سے تھے سو مین اونکو دیکھتا رہا یہان تک کہ وہ اونچے ہوکے غائب ہوگئے آپنے پوچھا کہ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا اُسید نے کہا کہ نہین آپنے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے کہ تمھاری آواز سنکر قریب ہوئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح کو لوگ اونھین دیکھتے

باب تیسرا بیان معجزات عالم انسان مین

اس باب مین چار فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ بظہور برکات وہدایت فصل دوم معجزات متعلقہ بشفاے مرضیٰ وآفت رسیدگان فصل سوم معجزات متعلقہ باحیاے موتیٰ فصل چہارم معجزات متعلقہ بقہر بے ادبان ومحفوظی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از شر اعدا

فصل اول معجزات متعلقہ بظہور برکات وہدایت

معجزہ ۱۰۱ صحیح مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین اپنی مان کو اسلام کی طرف دعوت کرتا تھا اور وہ مشرک تھی ایکدن مینے اوس سے اسلام کے لیے کہا اوسنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کلمہ بے ادبی کہا مجھے بہت ناگوار ہوا اور مین روتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور مینے کہا کہ ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایئے کہ خداے تعالی میری مان کو ہدایت کرے آپ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یا اللہ ہدایت کر ابوہریرہ کی مان کو مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سنکر خوش ہوتا ہوا اپنے گھر آیا دیکھا دروازہ بند ہی اور میری مان نے میرے پانون کی آواز سنکر کہا کہ وہین ٹھہرو ای ابوہریرہؓ اور مینے پانی کی آواز سُنی سو میری مان نے نہا کے اور کپڑے پہن کر دروازہ کھولا اور کہا ای ابوہریرہؓ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مین خوش ہوکر شدت خوشی سے روتا ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور اپنی مان کے اسلام کی خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حمد الٰہی بجالائے **ف** سبحان اللہ کیا جلد ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نے

تاثیر کی اور کیا تصرف آپکا ابوہریرہؓ کی مان کے دل مین ظاہر ہوا کہ یا ایسی کافرہ شدید العناد تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتی تھی یا جھٹ پٹ نہا کے مسلمان ہو گئی اور آپ کی رسالت کی گواہی دی

معجزہ ۱۰۲ صحیحین مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ اونھون نے بیان کیا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہؓ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتین کی ہین اور اللہ جل جلالہ کا وعدہ ہی یعنی جسدن اللہ سے ملاقات ہو گی اوسدن ظہور اوس وعدے کا ہو گا جو جھوٹھی حدیث کے روایت کرنے مین وارد ہی حال یہ ہی کہ ہمارے بھائی مہاجرین کاروبار تجارت مین مشغول رہتے تھے اور ہمارے بھائی انصار کاروبار زراعت مین اور مین ایک مرد مسکین تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی شکم پری پر حاضر رہتا تھا یعنی کچھ فکر تجارت اور زراعت نہین رکھتا تھا روٹی جو ملی کھالی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر رہا سو ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنا کپڑا پھیلائے رہے جب تک کہ مین یہ کلام پورا کرون اور بعد اسکے اوس کپڑے کو اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگالے تو وہ شخص کبھی میری حدیث نہ بھولے گا ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ مینے اپنی کملی پھیلا دی اور جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کلام کو پورا کر چکے تب مینے اوسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگالیا سو قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا دین دیکر بھیجا کہ مین کبھی آپکے کسی کلام کو نہین بھولا **ف** شیخ عبدالحق دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ شریف مین اوس کلام کی شرح مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہا لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت دعا کی تھی اپنی امت کے لیے کہ جو کوئی میری حدیثین سنے یاد رکھے اور کبھی نہ بھولے

معجزہ ۱۰۳ بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ بن حذیم کے سر پر ہاتھ رکھا اور اونکے حق مین دعاے برکت کی سو یہ حال ہو گیا کہ کسی آدمی کے مونہہ مین ورم ہوتا یا کسی بکری کے تھن مین ورم ہوتا اور وہ ورم والا محل ورم کو حنظلہ کے سر مین موضع مس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگا دیتا تو صاف وہ ورم جاتا رہتا **ف** حذیم بکسر حاے مہملہ وسکون ذال معجمہ وفتح یاے مثنات تحتانیہ نام والد حنظلہ کا ہی اور وہ اور باپ اونکے حنیفہ بھی صحابی تھے اور حنظلہ ساتھ اپنے باپ اور دادا کے صغر سن مین آپکے حضور مین حاضر ہوئے تھے

معجزہ ۱۰۴ طبرانی نے روایت کی ہی کہ عائذ بن عمرو جنگِ حنین مین زخمی ہوے تھے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے مونہہ سے خون پونچھا اور اونکے حق مین دعا کی سو اونکی پیشانی آپکے دستِ مبارک کے اثر سے روشن ہو گئی اور ہمیشہ اوتنی جگہہ روشن رہی

معجزہ ۱۰۵ بیہقی نے عمرو بن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہی کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیالہ مین ملاقات کی اور مسلمان ہوا آپنے میرے مونہہ پر ہاتھ پھیرا سو حال یہ ہوا کہ عمرو سو برس کے ہوکر مرے اور جس جگہہ اونکے سر اور داڑھی پر دستِ مبارک پونچا تھا وہان کے بال سفید نہوے **ف** سیالہ بروزن سجادہ بسینِ مہملہ و یاے تحتانیہ و لام ایک موضع ہی قریب مدینہ منورہ کے

معجزہ ۱۰۶ ابن عبد البر نے استیعاب مین روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے تھے اوسوقت زینب بنت ام سلمہ آئین آپنے اونکے مونہہ پر پانی چھڑک دیا اوسکی برکت سے ہمیشہ رونق جوانی کی اونکے چہرے مین رہی نہایت بڈھی ہو گئین تب بھی جمال جوانی کا اونکے چہرے سے نگیا

معجزہ ۱۰۷ صحیحین مین جریر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے واسطے خراب کر دینے بتخانہ ذی الخلصہ کے ارشاد فرمایا اور میرا یہ حال تھا کہ گھوڑے کی پیٹھ پر نہین ٹھہر سکتا تھا سواری مین اکثر گر پڑتا تھا مینے یہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا آپنے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ یا اللہ اسکو ثابت رکھہ اور اسکو ہادی و مہدی کر جریر کہتے ہین کہ مین اوسدن سے کبھی گھوڑے پر سے نہین گرا اور ڈیڑھ سو سوار اپنے ساتھہ لیگیا اور بتخانہ ذی الخلصہ کو توڑ ڈالا اور جلا دیا

معجزہ ۱۰۸ ابو داود نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزِ بدر کے تین سو پندرہ آدمی کے ساتھہ نکلے اور آپنے فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ ننگے پاؤن ہین انکو سواری دے یا اللہ یہ لوگ ننگے بدن ہین انکو کپڑا دے یا اللہ یہ لوگ بھوکے ہین انکا پیٹ بھر دے سو اللہ تعالی نے فتح دی اور جب وہان سے پھرے تو کوئی آدمی نتھا کہ جسکے پاس ایک اونٹ یا دو اونٹ نہون اور سبھون نے کپڑے پاے اور سبھون کا پیٹ بھرا **ف** اگرچہ اس روایت مین تین سو پندرہ آدمی مذکور ہین مگر مشہور یہ ہی کہ تین سو تیرہ آدمی تھے ستتر مہاجرین مین سے اور دو سو چھتیس انصار مین سے

معجزہ ۱۰۹ ترمذی اور دارمی نے روایت کی ہی کہ سمرہ بن جندب نے کہا کہ ہم ساتھہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پیالے مین سے نوبت بنوبت صبح سے رات تک کھاتے تھے دس آدمی بیٹھتے

تھے جب کھا چکتے تب سو آدمی اور آبیٹھتے لوگون نے پوچھا کہ اوس پیالے مین کھانا کہان سے بڑھتا تھا
اونھون نے کہا کہ کونسی بات کا تمھین تعجب ہر اور آسمان کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ وہان سے

معجزہ ۱۱۰ صحیح بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ میری مان نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھارا خادم انس اسکے واسطے خداے تعالی سے دعا فرمائیے
آپنے فرمایا کہ یا اللہ انس کو بہت مال دے اور بہت اولاد دے اور جو کچھ تونے اوسے دیا ہی اوسمین
برکت کر انس رض کہتے ہین کہ قسم خدا کی میرے پاس مال بہت ہی اور میری بیٹی بیٹون کی اولاد باین
کثرت ہی کہ آج قریب سو کے اونکی شمار پہونچتی ہی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ایسی کچھ
کثرت مال اور اولاد مین حضرت انس رض کے ہوئی اور یہان تک برکت ہوئی کہ ابن جوزی نے روایت کی
ہی کہ درختان انگور حضرت انس رض کے ایک برس مین دو بار پھل لاتے تھے

معجزہ ۱۱۱ طبرانی نے ابو امامہ رض سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کھانا کھاتے تھے ایک چھوکری نے آپ سے کھانا مانگا آپ اپنے آگے سے دینے لگے
اوس نے کہا کہ مین آپ کے مونھ مین سے مانگتی ہون آپنے دہان مبارک کا کھانا اوسے دیا
اور وہ چھوکری بہت بے حیا تھی جو ہین آپ کے دہان مبارک کا کھانا اوسکے پیٹ مین گیا اللہ تعالی نے
اوسے ایسی حیا عنایت فرمائی کہ مدینے مین اوس سے زیادہ پھر کوئی حیا والی عورت نہ تھی

معجزہ ۱۱۲ بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن
بن عوف رض کے لیے دعا کی کہ خداے تعالی اونکے مال مین برکت کرے عبد الرحمن بن عوف رض کہتے
ہین کہ مین اگر پتھر اوٹھاتا تھا تو مجھے امید ہوتی تھی ببرکت دعاے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے کہ اوسکے تلے سونا ملیگا **ف** حضرت عبد الرحمن بن عوف رض ببرکت دعاے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتنے مالدار ہوئے کہ جب اونکا انتقال عہد حضرت عثمان رض مین ہوا تو پھاوڑون
سے سونا کھود کر اونکے وارثون مین تقسیم ہوا تھا اور کھودنے والے کھودتے کھودتے
تھک گئے تھے اور اونکی چار زوجہ تھین اونمین سے ایک کو کہ نام اوس کا تماضر تھا اور
وہ قبیلہ بنی کلب سے تھی عبد الرحمن بن عوف رض نے مرض موت مین اوسے طلاق دی تھی سو بعوض
ربع ثمن کے جو اوسے بحسب فرائض پہونچتا تھا اوس سے ابو ورثہ نے کچھ اوپر اسی ہزار دینار

پر مصالحہ کیا اور پچاس ہزار دینار فی سبیل اللہ خرچ کرنے کو عبد الرحمن بن عوفؓ نے وصیت کی اور
ایک باغ ازواجِ طاہرات کو دے مرے کہ چار لاکھ کی قیمت کا تھا اور بہت سے صدقات اور خیرات
لکھوکھا روپے کے اونھون نے کیے اور یہ سب ببرکت دعاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا

معجزہ ۱۱۳ بیہقی اور طبرانی نے ابو ایوب انصاری سے روایت کی ہی کہ اونھون نے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابو بکرؓ کے لیے کھانا پکوایا بقدر اونھین دونون صاحبون
کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تیس آدمیون کو شرفاے انصار مین سے بلالو
سو اونکو بلایا اون سبھون نے کھایا اور کھانا بچ رہا پھر آپنے فرمایا کہ پچاس آدمیونکو بلوالو پچاس
آدمی اور آئے اور اونھون نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا پھر آپنے فرمایا کہ ستّر آدمی اور بلالو ستّر آدمی
اور آئے اور اونھون نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا ابو ایوبؓ کہتے ہین کہ سبھون نے خوب سیر ہو کر کھایا
اور سب مسلمان ہوے اور سبھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ابو ایوبؓ
کہتے ہین کہ سب ایک سو اسّی آدمیون نے اوس دن اوس کھانے مین سے کھایا یعنی ڈیڑھ سو تو مذکور
ہوے اور تیس اور **ف** یہ قصہ اوائلِ ہجرت مین واقع ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
حضرت ابو بکر صدیقؓ ابو ایوبؓ کے گھر ٹھہرے تھے اور تب تک سب انصار مسلمان نہ ہوچکے تھے

معجزہ ۱۱۴ صحیحین مین حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت ہی کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سو تیس آدمی تھے ایک صاع یعنی ساڑھے تین سیر آٹا گوندھا گیا اور
ایک بکری حلال کی گئی اور اوسکی کلیجی بھونی گئی سو قسم خدا کی کہ ہر آدمی کو ہم ایک سو تیس
مین سے اوس کلیجی کی بوٹی پہونچی بعد اوس کے آپ نے اوس بکری کے گوشت کو
دو بڑے پیالون مین بھروایا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کے کھایا اور اون پیالون مین بچ رہا

معجزہ ۱۱۵ مسلم اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے حکم دیا کہ اہلِ صفہ کو بلالو سو مینے سب کو اکٹھا کیا سو ہمارے سامنے ایک پیالہ رکھا گیا سو ہم سب نے خوب سیر
ہو کے کھایا اور وہ پیالہ ویسا ہی رہا جیسا تھا سوا اسکے کہ اوسمین نشان اونگلیون کے معلوم ہوتے تھے
ف صفہ کہتے ہین دالان کو سو مسجد شریف کے متصل ایک دالان تھا کہ اوسمین فقراے صحابہ
جنکے گھر بار نہ تھا جیسے ابو ہریرہؓ اور سلمانؓ اور ابو ذرؓ رہا کرتے تھے ابو نعیم محدث نے لکھا ہی کہ اصحاب

شخص کچھہ اوپر سو آدمی تھے اور عوارف المعارف مین لکھا ہی کہ کچھہ کم چار سو آدمی تھے

معجزہ ۱۱۶ امام احمد اور بیہقی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولادِ عبد المطلب کی دعوت کی اور وہ چالیس آدمی تھے اونمین سے کچھہ لوگ ایسے قوی تھے کہ ایک آدمی ایک بکری کو کھا جاوے اور سات آٹھہ سیر دودھہ پی جاوے اور آپنے آدھ سیر آٹا پکوایا اوس سے سبھون نے سیر ہو کے کھایا اور بچ رہا پھر آپ نے ایک بڑا پیالہ دودھہ کا منگوایا جسمین بقدر تین چار آدمیون کے پینے کے لائق دودھ سماتا تھا اور سبھون نے اوس پیالے مین سے سیراب ہو کے پیا اور دودھ اوس پیالے مین ویسا ہی رہا گویا کسی نے پیا ہی نہین

معجزہ ۱۱۷ ابن سعدؒ نے امام زین العابدینؓ سے روایت کی ہی کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے ایکبار ایک ہانڈی دن کے کھانے کے لیے پکائی حضرت علیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بُلانے کو بھیجا کہ دن کا کھانا اونکے ساتھہ کھاوین آپنے حکم دیا کہ ایک ایک پیالہ اوس ہانڈی مین سے نکال کے آپکی سب ازواج طاہرات کو پونہچا دین اور پھر ایک پیالہ اپنے لیے اور ایک حضرت علیؓ کے لیے اور ایک حضرت فاطمہؓ کے لیے نکلوایا پھر ہانڈی کو جو اوٹھایا تو وہ لبریز تھی حضرت بی بی فاطمہ کہتی ہین کہ ہمارے سب گھر نے اوس ہانڈی مین سے کھایا جتنا خدا نے چاہا

معجزہ ۱۱۸ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو قتادہؓ کے حق مین دعا کی اَفْلَحَ وَجْهُكَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهٗ فِيْ شَعْرِهٖ وَ بَشَرِهٖ یعنی فلاح والا ہووے مونہہ تیرا یا اللہ برکت دے اوسکے بالون مین اور اوسکی جلد بدن مین سو ابو قتادہ ستر برس کے ہو کے مرے اور کوئی بال اونکا سفید نہین ہوا تھا اور بدن مین ذرا تغیر نہین آیا تھا چہرے پر جوانی کی سی رونق تھی یہ معلوم ہوتا تھا گویا پندرہ برس کے ہین

معجزہ ۱۱۹ ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے حق مین دعا کی کہ خدا تعالیٰ اونکی دعائین قبول کرے سو اونھون نے پھر جو دعا کی سو قبول ہوئی

معجزہ ۱۲۰ صحیحین مین ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین دعا کی کہ الٰہی اونکو سمجھہ درست دے دین مین اور سکھا اونکو تفسیر سو برکت دعاے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونکو بہت علم ہوا کہ حبر کہلائے اور علم تفسیر مین ایسا کمال ہوا کہ ترجمان القرآن کہلائے

ف تفسیر بیضاوی اور مدارک مین بھی چار سو آدمی لکھے ہین ۱۲ منہ رحمہ اللہ

ف ابو قتادہ حارث بن ربعی انصاری صحابی ہین ۱۲ منتہی الارب

معجزہ ۱۲۱ بیہقی نے عمرو بن حریث سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن جعفر کے لیے دعا کی کہ خداے تعالی اونکی خرید وفروخت مین برکت کرے سو اونکا ایسا حال ہوا کہ جو چیز خریدتے تھے اوسمین فائدہ کامل اوٹھاتے تھے

معجزہ ۱۲۲ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابو نعیم نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقداد کے حق مین دعاے برکت کی وہ ایسے مالدار ہوگئے کہ مال کے غرارے اونکے ہان تھے ف ضباعہ بنت زبیر زوجہ مقداد نے بیان کیا کہ مقداد ایکدن واسطے قضاے حاجت کے باہر گئے تھے سو وہ بیٹھے تھے کہ ایک چوہا سوراخ مین سے ایک دینار لیکے نکلا اور اونکے سامنے رکھ گیا اور پھر ایک اور دینار لے آیا اسیطرح سترہ دینار لایا مقداد اون سب دینارونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے اور حال بیان کیا آپنے پوچھا کہ تمنے سوراخ مین ہاتھ تو نہین ڈالا تھا اونھون نے کہا کہ نہین قسم ہی مجھے اوس ذات کی جسنے تمھین سچا پیغمبر کیا ہی آپنے فرمایا کہ صدقہ ہی اللہ کا خدا تمھارے لیے اسمین برکت کرے ضباعہ کہتی ہین کہ اون دینارو مین سے آخر دینار ختم نہین ہونے پایا تھا کہ مینے غرارے چاندی کے مقداد کے گھر مین دیکھے

معجزہ ۱۲۳ بخاری اور دارقطنی اور امام احمد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ بن ابی الجعد بارقی کے لیے دعاے برکت کی عروہ نے کہا کہ قسم ہی خدا کی میرا یہ حال ہوا کہ کناسہ مین جا کھڑا ہوتا تھا سو نہین پھرتا تھا وہان سے یہان تک کہ چالیس ہزار نفع کے حاصل کر لیتا تھا اور بخاری نے اس حدیث مین ذکر کیا ہی کہ عروہ کا یہ حال تھا کہ اگر مٹی خرید کرتے اوسمین بھی اونھین نفع ہوتا ف کناسہ نام ہی ایک بازار کا کوفے مین

معجزہ ۱۲۴ بیہقی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے حق مین دعا کی تھی کہ اونھین سردی اور گرمی کی تکلیف نہ پہونچے سو حضرت علی کا یہ حال تھا کہ گرمیون مین جاڑون کے کپڑے پہنتے تھے اور جاڑون مین گرمیون کے اور اونھین کچھ تکلیف نہین پہونچتی تھی

معجزہ ۱۲۵ بیہقی نے عمران بن حصین سے روایت کی ہی کہ عمران نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھا حضرت بی بی فاطمہ تشریف لائین اور آپکے سامنے کھڑی ہوئین آپ نے اونکی طرف دیکھا کہ بسبب بھوک کے چہرہ اونکا زرد ہو رہا تھا آپنے

اونکے سینے پر ہاتھ رکھا کہ الٰہی اللہ پیٹ بھرنے والے بھوکون کے اور اونچے کرنے والے نیچون کے فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلندی دے یعنی تکلیف اونکی دور کر عمران کہتے ہین کہ مینے دیکھا کہ چہرۂ مبارک حضرت بی بی فاطمہؓ کا سرخ اور روشن ہوگیا اور زردی اونکے چہرے کی جاتی رہی پھر ایکبار مین اونکی خدمت مین حاضر ہوا اونھون نے مجھہ سے فرمایا کہ اوسدن سے مجھے پھر کبھی بھوک نے تکلیف ندی

ف بیہقی نے بعد روایت اس حدیث کے کہا ہی کہ یہ قصہ ماقبل نزولِ آیت حجاب کا ہی

معجزہ ۱۲۶ بیہقی اور ابن جریر نے روایت کی ہی کہ طفیلؓ بن عمرو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کوئی معجزہ عنایت ہو تاکہ میری قوم اوس معجزے کو دیکھکر میرے ساتھہ ایمان لاوے آپ نے دعا کی کہ یا اللہ طفیل کے لیے ایک نور ظاہر کر جاوے کہ اسکے ساتھہ ہے سو اونکی پیشانی مین درمیان دونون آنکھون کے ایک نور ظاہر ہوگیا پھر طفیل نے کہا کہ یا اللہ مجھے ڈر لگتا ہی کہ کہین میری قوم یہ نہ کہین کہ اسکے چہرے پر سفید داغ ہی سو وہ نور اونکے کوڑے کے کنارے پر منتقل ہوآیا اور رات مین اونکا کوڑا مانند چراغ کے چمکتا تھا اور اونکا نام ذوالنور ہوگیا **ف** ابن عبدالبر نے ابن عباسؓ سے مفصل قصہ طفیلؓ کا یون روایت کیا ہی کہ طفیل اپنی قوم مین سردار تھا اور اوسکی قوم اوسکی مطیع تھی اور شاعر تھا کہ شعر خوب کہتا تھا مکے مین وارد ہوا قریش نے اوس سے جاکے کہا کہ تو اپنی قوم کا سردار ہی ہمین ڈر ہی کہ یہ شخص یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھسے ملاقات کرکے تجھے بہکا ندے اسکے سبب سے درمیان مرد کے اور اوسکی جورو کے اور اولاد کے جدائی ہو جاتی ہی طفیل کہتے ہین کہ مجھے یہان تک اونھون نے ڈرایا کہ مینے جب قصد کیا مسجدِ حرام مین جانے کا جہان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے تب مینے اپنے کانون کو روئی رکھکر خوب بند کرلیا تھا غرض کہ آپکی آواز میرے کانون تک پونہچے اور مین مسجد مین داخل ہوا ایکبارگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے متصل آکھڑے ہوئے اور خدائے تعالیٰ کو منظور ہوا کہ آپکا کلام مجھے سُنائے مینے اپنے دل مین یہ بات خیال کی کہ آپکا کلام نہ سُننا یہ نادانی کی بات ہی اور مین آدمی سمجھہ والا ہون بھلی بُری بات کو پہچانتا ہون مین تو آپکا کلام سنونگا اگر بھلی بات ہوگی تو قبول کرونگا اور جو بُری بات ہوگی نمانونگا سو مینے کانون مین کی روئی نکال ڈالی اور آپ کا

ف طفیل بن عمرو بضم طائے مہملہ وفائے مفتوحہ وسکون مثناۃ تحتیہ وبفتح عین بن عمرو بن طریف از کبار صحابہ است در جنگ یمامہ شہید شدہ و بعضے گفتہ اند در جنگ یرموک کہ در خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ با نصاری واقع شدہ بود کذا فی نسیم الریاض ۱۲

کلام سُنا شروع کیا سو مینے ایسا کلام سُنا کہ مانند اوسکے کبھی کوئی کلام اچھا اور حلاوت والا
نہین سُنا تھا بعد اوسکے مین آپکے چلنے کا منتظر رہا یہان تک جب آپ مسجد سے تشریف لیچلے
مین آپکے ساتھ ہو لیا اور آپ کے ساتھ آپکے مکان مبارک مین داخل ہوا اور مینے عرض کیا کہ
آپ کی قوم نے تو مجھسے ایسا ایسا کہا تھا اور مینے آپکا کلام سُنا اور میرے دل مین یہ بات
آئی کہ آپکا کلام حق ہی سو آپ اپنا دین مجھے بتایئے اور فرمایئے کہ کن باتونکا آپ حکم کرتے ہین
اور کن باتون سے آپ منع کرتے ہین آپنے اسلام مجھے تلقین کیا اور مین مسلمان ہوا پھر مینے کہا کہ یا رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم مین اپنی قوم دوس کی طرف پھر کر جاتا ہون اور مین اونمین سردار ہون اور وہ میری
اطاعت کرتے ہین مین اونکو اسلام کی طرف دعوت کرونگا آپ دعا فرمایئے کہ خدا تعالی مجھے کوئی ایسی
نشانی دے جس سے میری مدد ہو آپنے فرمایا کہ یا اللّٰہ اسکو کوئی نشانی دے بعد اوسکے مین وہان سے چلا یہان تک
کہ متصل دوس کے پونہچا جب وہان کے ٹیلے پر چڑھا تب میری دونون آنکھون کے درمیان مین ایک نور ظاہر ہوا
مانند ستارے کے مینے کہا کہ یا اللّٰہ اوسکے سوا اور کہین یہ روشنی ہو جاوے مین ڈرتا ہون کہ کہین میری قوم اس
نور کو سفید داغ نہ خیال کرے سو وہ نور میرے کوڑے کے سرے مین آگیا سو مینے دیکھا کہ مین چلتا ہون اور وہ نور میرے
کوڑے کے سرے پر ہی جیسے قندیل لٹکی ہوتی ہی اور میرا باپ اور میری جورو میرے کہنے سے مسلمان ہوگئے مینے
پھر سب قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی اونھون نے نمانا پھر مین آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے حضور مین کہ آپ مکے مین تھے
حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قوم دوس مسلمان نہوئی اونمین زنا اور ربوا غالب ہی آپ اونکے حق مین بددعا کیجیے
آپ نے فرمایا کہ یا اللّٰہ ہدایت کر دوس کو پھر مین اونمین پھر گیا اور ٹھہرا رہا اور اونکو طرف اسلام کے
دعوت کرتا تھا یہان تک کہ اونمین سے جنکی قسمت مین اسلام تھا مسلمان ہوئے پھر مین آپکے حضور
مین مدینے مین بعد غزوۂ اُحد اور خندق کے مع ستر اسّی آدمیون کے اپنے کُنبے مین سے حاضر ہوا

معجزہ ۱۲۷ خطیب نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے سامنے
ایام حجۃ الوداع مین ایک شخص یمامہ کا ایک لڑکا لایا کہ اوسی دن پیدا ہوا تھا ایک کپڑے
مین لپٹا ہوا آپ نے اوس لڑکے سے پوچھا کہ مین کون ہون اوس نے کہا کہ آپ
پیغمبر خدا ہین آپ نے فرمایا کہ سچ کہتا ہی تو خدا تجھہ مین برکت کرے پھر لڑکا نہ بولا
جبتک کہ بولنے کی عمر اوسکی ہوئی اور اوس لڑکے کو لوگ مبارک الیمامہ کہا کرتے تھے

معجزہ ۱۲۸ بیہقی نے روایت کی ہی کہ حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی مین چند موے
مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے سو وہ ٹوپی رکھکر جس لڑائی مین گئے اللہ نے اونکو فتح دی
معجزہ ۱۲۹ صحیح مسلم مین اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہی کہ اونھون نے ایک جبّہ
نکالا اور کہا کہ اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنا کرتے تھے اور ہم
اسکو دھوکر بیمارونکو پانی پلاتے ہین اور بدن مین اونکے لگاتے ہین سو اونکو شفا ہو جاتی ہی
معجزہ ۱۳۰ طبرانی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ ایکبار حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ
پیاس کے مارے روتے تھے آپ نے زبان مبارک اونکے مونہہ مین دے دی
سو اونھون نے چوسی بس اونکی پیاس کو تسکین ہوئی اور رونے سے چپ ہوگئے
معجزہ ۱۳۱ بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شیر خوارہ لڑکون
کے مونہہ مین آب دہن مبارک پونہچا دیتے تھے تو دن بھر سیر رہتے تھے اور اونکو دودھ پینے کی حاجت نہین رہتی تھی
معجزہ ۱۳۲ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین ام عاصم زوجہ عتبہؓ
بن فرقد سے روایت کی ہی کہ ہم تین بیبیان عتبہ بن فرقد کی تھین اور ہمیشہ اچھی اچھی خوشبو لگاتی تھین
مگر عتبہ بن فرقد کے بدن مین ایسی خوشبو آتی تھی کہ ہماری خوشبو پر ہمیشہ غالب رہتی تھی اس کا
سبب ہمنے پوچھا اونھون نے بیان کیا کہ ایکبار مین بیمار ہوا تھا سو جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کے کپڑے میرے اوتروا کے آب دہن مبارک
ہتھیلیون مین لگا کے میری پیٹھ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا اتفاق سبحان اللہ کیا برکت آب دہن اور کف
مبارک کی تھی کہ ساری عمر عتبہ کے بدن کی خوشبو نگئی بلکہ سب زمانے کی خوشبوئیون سے اونکی خوشبو غالب رہی

فصل دوم معجزات متعلقہ بشفاے مرضی وآفت رسیدگان

معجزہ ۱۳۳ صحیح بخاری مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک جماعت کو اوپر ابو رافع کے بھیجا سو عبد اللہؓ بن عتیکؓ رات کو اوسکے
گھر مین داخل ہوگئے اور سوتے مین اوسکو قتل کیا عبد اللہ بن عتیکؓ کہتے ہین کہ مینے
تلوار اوسکے پیٹ پر رکھدی اور سینے زور کیا یہان تک کہ اوسکی پیٹھ تک پونہچی تب مین سمجھا
کہ مین اوسے قتل کرچکا اور دروازے کھولتا ہوا مین وہان سے نکلا اور ایک زینے سے

پانون میرے نے خطا کی چاندنی رات مین کہ مین گر پڑا اور پنڈلی کی ہڈی میری ٹوٹ گئی اوسپر مینے اپنی پگڑی سے پٹی باندھی اور وہان سے اوٹھکر اپنے ساتھیون کے پاس پونہچا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور سب حال عرض کیا آپنے فرمایا کہ پانون اپنا پھیلاؤ مینے پانون اپنا پھیلایا آپنے اوسپر مسح کیا پس مین بالکل اچھا ہو گیا گویا کہ کبھی میرے پانون مین صدمہ پونہچا ہی نتھا ف مفصل قصہ قتل ابو رافع کا یہ ہے کہ ابو رافع ایک سوداگر ملک حجاز مین ایک گڑھی مین رہتا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پونہچاتا تھا اور آپکے دشمنون کی مدد کرتا تھا سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند جوان انصاریون پر عبد اللہ بن عتیک رض کو امیر کرکے اوسکے قتل کے لیے بھیجا جب وہ لوگ متصل گڑھی کے پونہچے اور آفتاب غروب ہو گیا تھا اور وہان کے آدمی اپنے مواشی کو لیکر چلے عبد اللہ بن عتیک رض نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب تم ٹھہرو مین جاتا ہون کچھ تدبیر دربان سے کرکے بھیتر گھس جاؤنگا سو وہان سے چلکے گڑھی کے دروازے کے متصل پونہچے اوس گڑھی مین ایک گدھا گم گیا تھا وہ لوگ اوسکی تلاش مین چراغ لے کے نکلے عبد اللہ بن عتیک رض کہتے ہین مجھے ڈر ہوا کہ کہین مجھے پہچان نلین سو مین اپنا سر ڈھک کے بیٹھ گیا جیسے کوئی قضاے حاجت کو بیٹھتا ہی اور لوگ سب داخل ہو گئے دربان نے پکار کے مجھ سے کہا کہ اے بندہ خدا اگر تجھے آنا ہی تو آ ورنہ مین دروازہ بند کرتا ہون پس مین داخل ہو گیا اور ایک گدھے کے تھان مین کہ نزدیک دروازے گڑھی کے تھا مین چھپ رہا اور دربان نے دروازہ بند کر دیا اور کنجیان ایک کھونٹی پر لٹکا دین جب ابو رافع مع اپنے ہمراہیون کے رات کے کھانے سے فارغ ہوا تھوڑی دیر تک وہ لوگ اوسکے پاس باتین کرتے رہے بعد اوسکے وہ لوگ پھر کر اپنے اپنے مقامون پر سونے کے لیے آئے تب مینے وہ کنجیان اوٹھالین اور دروازہ گڑھی کا کھول دیا باین خیال کہ اگر یہ لوگ مجھے جان لین گے تو مجھے جانا سہل ہوگا بعد اوسکے مینے دروازے کنجیون سے کھولنے شروع کیے ہر دروازہ کھول کے بھیتر سے بند کرتا تھا اور جو لوگ کہ حجرونمین متصل ابو رافع کے رہتے تھے اونکے دروازون کو مینے بند کر دیا اور پھر مین وہان پونہچا جہان ابو رافع تھا وہان اندھیرا تھا اور وہ اپنے عیال کے بیچ مین تھا مجھے نہین معلوم کہ کہان تھا مینے پکارا کہ ای ابو رافع

اوسنے کہا کہ کون ہی میںنے اوسکی آواز کے اوپر تلوار چلائی اور تلوار نے کچھہ کام نکیا اور وہ چلایا
میں وہان سے نکل آیا اور تھوڑی دیر بعد میںنے آواز بدل کے پوچھا کہ کیا ہی ای ابورافع وہ کوئی اپنا آدمی
سمجھا اور کہا کہ خرابی ہو تمھین ابھی کسی شخص نے میرے اوپر تلوار چلائی تھی میںنے اوسکے متصل جا کے
ایسا ہاتھہ مارا کہ کام اوسکا تمام کیا اور اوسکے پیٹ پر تلوار رکھکر زور کیا یہان تک کہ ابسکی پیٹھہ تک
پونہچی تب میں سمجھا کہ میں اوسے قتل کر چکا اور دروازے کھولتا ہوا میں نکلا سو ایک سیڑھے
پونہچا اوترنے میں مجھے گمان ہوا کہ میں زمین تک آگیا حالانکہ میں زمین تک نہین آیا تھا میںنے پیر
بڑھا کر رکھا سو میں چاندنی رات میں گر پڑا اور ساق میری ٹوٹ گئی میںنے اوسپر اپنی پگڑی سے
پٹی باندھی اور اپنے ہمراہیوں میں لنگڑاتا آیا سو میںنے اونسے کہا کہ تم جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جا کر خوشخبری پونہچاؤ میں یہان سے تب چلونگا جب نوحہ گر کی آواز سنونگا اور گڑھی کے
دروازے کے متصل میں بیٹھہ رہا جب مرغ بولا اور صبح ہوئی تب نوحہ گرنے گڑھی پر چڑھکر پکارا
کہ میں ابورافع سوداگر اہل حجاز کی خبر مرگ کی سناتا ہون تب میں خوش ہو کر بے قلق و اضطراب چلا
ہنوز میرے ہمراہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نہ پہونچنے پائے تھے کہ
میں جا پونہچا اور میںنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر قتل ابورافع کی سنائی اور حال ٹوٹ جانے اپنی ساق کا
بیان کیا آپنے ارشاد کیا کہ پانوں پھیلاؤ میںنے پھیلایا آپنے اوسپر ہاتھہ پھیرا پس یہ حال ہوا کہ گویا
میری ساق میں صدمہ کچھہ پونہچا ہی نتھا یہ تفصیل قصے کی بھی روایات صحیح بخاری میں مندرج ہے

معجزہ ۱۳۴ بخاری میں یزید بن ابی عبید سے روایت ہی کہ میںنے اثر ایک چوٹ کا سلمہ بن اکوع
کی ساق میں دیکھا اونسے میںنے پوچھا کہ یہ کیسی چوٹ ہی اونھون نے کہا کہ یہ چوٹ میرے خیبر کے
دن لگی تھی لوگوں نے کہا تھا کہ سلمہ شہید ہو گیا یعنی ایسی شدید ضرب آئی ہی کہ اس سے جان بر
نہوگا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا آپنے اوس چوٹ پر تین بار دم کیا میں بالکل اچھا ہو گیا

معجزہ ۱۳۵ بیہقی اور نسائی نے روایت کی ہی کہ محمد بن حاطب کے ہاتھہ پر دیگچی میں ہانڈی اولٹ پڑی اور ہاتھہ جل گیا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر ہاتھہ پھیرا اور دعا کی اور آب دہن مبارک لگایا فوراً اچھا ہو گیا

معجزہ ۱۳۶ طبرانی اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ شرحبیل جعفی کی ہتھیلی میں ایک ایسا غدود
تھا کہ بسبب اوسکے وہ تلوار نہیں پکڑ سکتے تھے اور گھوڑے کی باگ تھام نہیں سکتے تھے

اونھون نے اوس غدود کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا آپنے اوس غدود پر
ہتھیلی مبارک کو جماکے زور سے چکر دیا یہان تک کہ وہ غدود بالکل جاتا رہا اور کچھ اوسکا نشان نرہا
معجزہ ۱۳۷ ترمذی اور نسائی اور حاکم اور بیہقی نے عثمان بن حُنیف سے روایت کی
ہی کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکر کہا کہ یا رسول اللہ آپ
دعا کیجیے کہ میری آنکھین کھل جاوین آپنے فرمایا کہ اوٹھ وضو کر اور بعد اوسکے دو رکعت نماز پڑھ بعد اوسکے
یہ دعا پڑھ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ
یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ
سو اوس اندھے نے آپ کے حکم کے موافق وضو کر کے دو رکعتین پڑھکے یہ دعا پڑھی
اوسیوقت اوسکی آنکھین کھل گئین **ف** یہ حدیث اکثر محدثین نے باسناد صحیحہ نقل کی ہی اور واسطے برامد مطلب کے
یہ دعا مجرب ہی اکثر اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ کی جگہہ اور روایتون مین فِیْ حَاجَتِیْ ہٰذِہٖ لِیُقْضٰی وارد ہی کہ یہ عبارت
ہر حاجت کو شامل ہی اور حضرت عثمان بن حنیف اور اونکے بیٹے اس دعا کو واسطے قضاے حاجات کے
تعلیم کیا کرتے تھے اور بہت حکایتین برامد حاجات کی ببرکت اس دعا کے منقول ہین
معجزہ ۱۳۸ ابو نعیم اور واقدی نے عروہ سے روایت کی ہی کہ ابن مُلاعب الاسنہ کو مرض
استسقا ہوا سو اوسنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین قاصد بھیجا اور درخواست
دعا کی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مُٹھی مٹی لیکر اوسمین لعاب دہن مبارک ڈالکے اوس قاصد کو دی پھر اوسنے
براہ تعجب اوس مٹی کو لیا سمجھا کہ کچھ مجھہ سے ٹھٹھا کیا مگر اوس مٹی کو پاس ابن ملاعب الاسنہ کے لے گیا
اور ایسے وقت مین پونہچا کہ وقت موت تھا اوس نے گھول کر وہ مٹی پی لی اوسی وقت اچھا ہو گیا
معجزہ ۱۳۹ بیہقی اور طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہی کہ حبیب بن فُدیک کے باپ کی آنکھون
مین پھلی پڑ گئی اور بالکل اندھے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی آنکھون پر دم کیا اوسیوقت
اونکی آنکھین اچھی ہو گئین راوی کہتا ہی کہ مینے اونھین اسّی برس کی عمر مین سوئی مین ڈورا ڈالتے دیکھا
معجزہ ۱۴۰ طبرانی نے روایت کی ہی کہ عبد اللہ بن اُنَیس رضی اللہ عنہ کے سر مین چوٹ آئی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس چوٹ پر لعاب دہن مبارک ڈال دیا پس وہ چوٹ اچھی ہو گئی
ف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن اُنیس کو ساتھ عبد اللہ بن رواحہ

۵۵ عبد اللہ بن انیس مصغر الجہنی ابو یحیی المدنی حلیف الانصار صحابی شہد العقبۃ واحدا و مات بالشام فی خلافۃ معویۃ سنۃ اربع

اور چند اصحاب کے پاس بشیر بن سلام کے بھیجا تھا اور وہ ایک شخص تھا کہ اوسنے قوم غطفان مین سے
ایک لشکر واسطے لڑائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع کیا تھا سو اون اصحاب نے اوسے جا کے
سمجھایا اور کہا کہ اگر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوگا تو وہ تیری خاطرداری کرینگے
اور وہان ٹھہرے رہے یہان تک کہ وہ اونکے ساتھ ہو لیا اور وہان سے چلے اور عبد اللہ بن انیس
نے اپنے اونٹ پر اوسے سوار کر لیا یہان تک کہ جب قریب خیبر کے پہونچے تب وہ اپنے دل مین
پچھتایا سو اس بات کو ابن انیس سمجھ گئے اور اونھون نے اوسکے ایک تلوار ماری کہ اوسکا ایک پانون
کٹ گیا اور اوسنے انکے ایک لاٹھی ماری کہ اوس سے انکے سر پر چوٹ آئی پھر جب یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے آپنے آب دہن مبارک اوس چوٹ پر ڈالدیا اور وہ چوٹ اچھی ہوگئی

معجزہ ۱۴۱ صحیحین مین ہے کہ حضرت علیؓ کی آنکھین دُکھتی تھین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے آب دہن مبارک اونکی آنکھون مین لگا دیا فوراً اچھی ہوگئین **ف** یہ معجزہ غزوۂ خیبر مین واقع ہوا
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار آگیا تھا اس سبب سے آپ لڑائی پر تشریف نہین لیجاتے تھے
ایکدن آپنے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو نشان دیا اور لڑائی کو بھیجا وہ خوب لڑے مگر قلعہ فتح نہ ہوا
دوسرے دن حضرت عمرؓ کو نشان دیا اونھون نے بھی جا کر خوب لڑائی کی مگر قلعہ فتح نہوا تب
آپنے فرمایا کہ کل مین ایسے شخص کو نشان دونگا کہ اللہ اور رسول اوسے دوست رکھتے ہین اور وہ
اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے اوسکے ہاتھ پر قلعہ فتح ہو جائیگا صبح کو لوگ جمع ہوئے اور
منتظر تھے کہ کسکی قسمت مین یہ سعادت ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھین دُکھتی تھین آپنے اونھین بُلوایا
لوگ اونھین لے آئے آنکھون پر اونکے پٹی بندھی تھی آپنے فرمایا کہ پاس آؤ اور آب دہن مبارک اونکی آنکھون
مین لگا دیا اونھون نے اوسیوقت آنکھین کھول دین آپ نے اونھین نشان دیا اور اونھون نے قلعے کو فتح کیا

معجزہ ۱۴۲ رزین نے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت عمرؓ کے سامنے حضرت ابو بکرؓ کا ذکر
ہوا سو وہ روئے اور اونھون نے کہا کاش میرے سارے اعمال حضرت ابو بکرؓ کے ایکدن کے
عمل اور ایک رات کے عمل کے برابر ہون رات تو وہ جس رات وہ ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے غار کی طرف گئے سو جب دونون صاحب غار پر پہونچے ابو بکر صدیقؓ نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ غار مین داخل ہون پہلے مین داخل ہون جو کچھ ہو

۵ غطفان بغین معجمہ و طا مہملہ و فا بفتحتین ایک قبیلہ کا نام ہے قاموس

تو اوسکا صدمہ مجھے پونہچے آپکو نہ پونہچے سو غار مین گھس گئے اونھون نے اوسمین جھاڑو دی اور اوسکے سب سوراخون کو اپنی ازار پھاڑکے اوسکے ٹکڑون سے بند کیا دو سوراخ باقی رہگئے سو اونھون نے اون دونون مین اپنے دونون پانون اڑا دیے پھر آپسے کہا کہ آئیے آپ داخل ہوئے اور ابو بکر صدیقؓ کی گود مین سر مبارک رکھکے سوئے اور ایک سوراخ سے سانپ نے ابو بکر صدیقؓ کے پانون مین کاٹا اونھون نے جنبش نکی اس ڈر سے کہ کہین آپ جاگ نہ پڑین اور بسبب صدمہ زہر کے آنسو اونکی آنکھون سے نکل آئے اور چہرۂ مبارک پر گرے آپ بیدار ہوئے اور حال پوچھا ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون مجھے سانپ نے کاٹا آپ نے آب دہن مبارک اوس جگہہ ڈالا جہان سانپ نے کاٹا تھا سو فوراً اثر زہر کا جاتا رہا مگر قریب زمانہ موت ابی بکر صدیقؓ کے اوس زہر نے عود کیا کہ اوس سے اونکی وفات ہوئی اور دن ابو بکر صدیقؓ کا بس وہ دن ہی جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور عرب کے لوگ مرتد ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم زکوۃ ندینگے ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ اگر اونٹ کے باندھنے کی ایک رسی بھی مجھے ندینگے جو بعہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے تو مین اون سے جہاد کرونگا میں نے کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون سے موافقت کرو اور نرمی کرو ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ تم جاہلیت مین قوی اسلام مین نرم ہوتے ہو وحی آنا بند ہو گیا اور دین تمام ہو گیا کیا میرے جیتے جی کم ہو جاویگا انتہی

ف ابو بکر صدیقؓ سے اوسوقت بمعجزہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثر زہر مارجو جاتا رہا تھا پھر بوقت موت اون کے اوس زہر نے عود کیا اسمین یہ سر تھا کہ اونھین مرتبہ شہادت حاصل ہو چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بھی بسبب اسی سر کے بعود اثر زہر خیبر ہوئی تھی

معجزہ ۱۴۳ ابو القاسم بغوی نے معاویہ بن حکم سے روایت کی ہی کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ خندق مین تھے سو میرے بھائی علی بن حکم نے اپنا گھوڑا خندق مین اوتارا سو اونکے پانون پر دیوار خندق سے صدمہ پونہچا کہ پانون اونکا نہایت پچ گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور گھوڑے پر سے نہین اوترے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی چوٹ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا بسم اللہ فوراً اونکی چوٹ اچھی ہو گئی اور ذرا تکلیف باقی نرہی

معجزہ ۱۴۴ بیہقی اور ابن اسحق نے روایت کی ہی کہ خبیب بن یساف کے

بدر کے دن درمیان دونون کندھون کے تلوار لگی یہان تک کہ ایک جانب بدن کی لٹک پڑی
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے بدن کو ملا دیا اور او سپر دم کیا پس وہ اچھا ہوگیا
ف یہ معجزہ عین حالت لڑائی مین واقع ہوا تھا اور خُبیب کا زخم جب ببرکت جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اچھا ہوگیا اوسیوقت اونھون نے اپنے زخمی کرنے والے کو مار ڈالا

معجزہ ۱۴۵ بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ اونھون نے بیان کیا کہ مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مین بیمار تھا اور مین یہ کہتا تھا کہ یا اللہ
اگر میری اجل آگئی ہی تو آجاوے تو مین اس بیماری کی تکلیف سے نجات پاؤن اور جو ابھی نہین آئی
تو مجھے شفا دے اور اگر امتحان کیلیے یہ بیماری ہی تو مجھے صبر دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے پانون سے مارا اور کہا کہ کیا تم نے کہا پھر تو کہو مینے وہی دعا پھر کہی آپنے فرمایا کہ یا اللہ اسے
شفا دے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اوسیوقت اچھا ہوگیا اور پھر اوسدن سے آج تک وہ درد مجھے نہین ہوا

معجزہ ۱۴۶ ابن ابی شیبہ نے ام جُندب رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئی اوسکے ساتھ ایک لڑکا تھا وہ باتین نہین کرتا تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے مونہہ پر کلی ڈال دی اور دونون ہاتھ دھوکر پانی اوس عورت کو دیا
کہ لڑکے کو پلا دے اور دونون آنکھون کو لگا دے اوس عورت نے ویسا ہی کیا اور وہ لڑکا
فورًا اچھا ہوگیا باتین کرنے لگا اور ایسا عقلمند ہوا کہ اور لوگون کی عقل پر عقل اوسکی فائق تھی

معجزہ ۱۴۷ بیہقی اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہی کہ جنگ اُحد مین قتادہ بن نعمان کی
آنکھہ مین تیر لگا کہ وہ آنکھہ اونکی رخسارے پر آ پڑی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
آنکھہ کو پھر حدقے مین اپنے دستِ مبارک سے رکھہ دیا پھر وہ اچھی ہوگئی اور دونون آنکھون مین
زیادہ خوبصورت اور روشن رہی ف روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتادہ سے
جب اونکی آنکھہ پر صدمہ پہونچا فرمایا کہ اگر چاہو تمہاری آنکھہ پر رکھدون اور اچھی ہوجاوے اور اگر چاہو
صبر کرو اور تمہین جنت ملے اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت تو
بڑی اچھی عطا ہی مگر مجھے کانا ہونا برا معلوم ہوتا ہی آپ میری آنکھہ اچھی کردیجیے اور میرے لیے
واسطے جنت کے دعا کیجیے آپنے آنکھہ اونکی حدقے مین رکھدی کہ اچھی ہوگئی اور اونکے لیے

ف ام جندب صحابیۃ لہا حدیث ۱۲ التقریب

خثعم بتحاء معجمہ و ثاء مثلثہ و عین مہملہ بروزن جعفر نام قبیلہ ۱۲

قتادہ بن النعمان بن زید ... الانصاری الظفری ...

جنت کی دعا کی سبحان اللہ کیا انعام ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ قتادہ کو دنیا کی عار سے نجات
ملی اور جنت بھی ملی **ف** یہ معجزہ مشہور ہی اور اولاد قتادہؓ مین اس بات کا تفاخر تھا کہ اون کے
جد کی آنکھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے اچھی ہو گئی چنانچہ عاصم بن عمر بن قتادہ
عمر بن عبد العزیزؒ کے پاس ایام خلافت مین اونکی آئے اور اونھون نے یہ اشعار پڑھے شعر اَنَا ابنُ الَّذِی سَالَت
عَلَی الخَدِّ عَینُہٗ ۞ فَرُدَّت بِکَفِّ المُصطَفٰی اَیّمَا رَدٍّ ۞ فَعَادَت کَمَا کَانَت لِاَوَّلِ اَمرِہَا ۞ فَیَا حُسنَ مَا عَینٍ وَیَا حُسنَ مَا رَدٍّ

معجزہ ۱۴۸ ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ ابو قتادہؓ کے غزوۂ ذی قرد مین تیر لگا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے زخم پر آبِ دہن مبارک لگا دیا پس وہ بالکل اچھا ہو گیا

معجزہ ۱۴۹ بیہقی نے شمر بن عطیہؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین ایک لڑکے کو لائے کہ وہ جوان ہو گیا تھا اور کبھی اوس نے بات نکی تھی یعنی خلقی گونگا تھا
سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہا کہ مین کون ہون اوس نے کہا کہ آپ رسولِ خدا ہین

معجزہ ۱۵۰ احمد اور بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ ایک عورت
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے ایک بیٹے کو لائی کہ اوسے جنون تھا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے سینے پر ہاتھ پھیرا اوس نے زور سے قی کی اور
اوسکے پیٹ مین سے ایک چیز مانند کتے کے پلے سیاہ کے نکلی اور وہ اچھا ہو گیا

فصل سوم معجزاتِ متعلقہ باحیاے موتی

معجزہ ۱۵۱ بیہقی اور ابن عدی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہی کہ ایک جوان انصاری
نے وفات پائی اوسکی مان ایک اندھی بوڑھیا تھی ہمنے اوس پر کپڑا اوڑھا دیا اور اوسکی مان سے
تسلی کی باتین کرنے لگے اوس نے کہا کہ کیا میرا بیٹا مر گیا ہمنے کہا کہ ہان اوس نے کہا کہ یا اللہ اگر
تو جانتا ہی کہ مینے تیری طرف اور تیرے پیغمبر کی طرف اس امید پر ہجرت کی ہی کہ تو ہر تکلیف مین
میری مدد کرے تو یہ مصیبت میرے اوپر مت ڈال حضرت انس کہتے ہین کہ ہم لوگ وہین موجود تھے کہ اوس مردے
نے اپنے مونھ سے کپڑا کھولا اور اچھا ہو گیا اور ہمنے اور اوس نے کھانا ساتھ کھایا **ف** یہ معجزہ احیاے
موتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ آپکی امت کی ایک بوڑھیا نے آپ کے نام کی برکت سے مردے کو جلایا

معجزہ ۱۵۲ بیہقی نے عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری سے روایت کی ہی کہ جب ثابت بن قیس جنگِ یمامہ

ہین شہید ہوے کے مین انکے دفن مین حاضر تھا سو جب انکو قبر مین گھسیڑ چکے ہم لوگون نے سنا کہ وہ کہتے تھے
کہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان البر الرحیم پھر جو ہم نے اونھین دیکھا کہ ویسے ہی مردہ
تھے جیسے باتین کرنے سے پہلے **ف** یہ بھی معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ مردے
نے زندہ ہوکے آپ کی رسالت کی اور خلفاے راشدین کی خلافت کی گواہی دی +

معجزہ ۱۵۳ طبرانی اور ابو نعیم اور ابن سندہ نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہی کہ زید
بن خارجہ نے جب وفات پائی اونکی نعش ڈھکی ہوئی اونکے گھر مین تھی اور عورتین گرد اونکے
چلا رہی تھین اور وقت درمیان مغرب اور عشا کا تھا سو اونھون نے کہا کہ چپ رہو چپ رہو پھر
اونکے مونھ پر سے کپڑا کھولا تب اونھون نے کہا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ الْاَمِیْنُ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ
فِی الْکِتَابِ الْاَوَّلِ یعنی محمد پیغمبر خدا کے امین ہین اور آخر ہین سب پیغمبرون کے موافق
پہلی کتابون کے یا لوح محفوظ کے پھر اونھون نے کہا صَدَقَ صَدَقَ یعنی سچ کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سچ کہا بعد اسکے اونھون نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان
کی تعریف کی بعد اوسکے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
بعد اوسکے مردہ ہوگئے جیسے کہ تھے **ف** یہ معجزہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل
معجزہ سابقہ کے ہی کہ مردے نے زندہ ہوکے آپ کی رسالت کی شہادت دی اور
خلفاے راشدین کی تعریف بیان کی **ف** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اولیاے امت سے احیاے موتی اکثر واقع ہوا ہی امام یافعی نے کتاب مرآۃ الیقظان مین
بعد بیان کثرت و تواتر کرامات حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہ العزیز کے لکھا ہی کہ اس
مقام پر مین ایک کرامت کے ذکر پر اکتفا کرتا ہون وہ یہ ہی کہ ایک بڑھیا کے بیٹے کو جناب
حضرت غوث الثقلین سے بہت محبت تھی اکثر آپ کی ہی خدمت مین جاکر حاضر ہوتا دنیا کے
کاروبار مین کم مشغول ہوتا ایکدن اوس بڑھیا نے آپ کے حضور مین حاضر ہوکے
عرض کیا کہ مینے اس اپنے بیٹے کو آپکی نذر کیا اور للہ اپنا حق اسسے معاف کیا آپ اسے
تعلیم باطن فرمائیے اسلیے کہ میرے کام مین تو یہ رہتا ہی نہین ہر گھڑی یہین آ حاضر ہوتا ہی
اور اوس لڑکے کو خانقاہ مبارک مین چھوڑ آئی آپنے اوسے ریاضت اور سبق باطن مین

معجزہ ۱۵۳ ف نعمان بن بشیر صحابی انصاری خزرجی ہین اور انکے باپ بشیر بن سعد بن ثعلبہ بھی صحابی ہین اور نعمان اول مولود انصار ہین بعد ہجرت کے ... ہجری مین وفات پائی ... ف زید بن خارجہ صحابی انصاری خزرجی ہین ... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ... وفات پائی ... ف ضرورت ... الثقلین ایک ...

مشغول کیا کبھی کبھی وہ بڑھیا اپنے بیٹے کو دیکھنے کو آتی تھی ایکدن آئی تو دیکھا کہ وہ بیٹا اوسکا
بچنے چبا رہا ہی اور بہت حقیر و ناتوان ہوگیا ہی پھر وہ حضرت غوث الثقلین کے پاس گئی دیکھا
کہ آپ مرغی کا گوشت کھا رہے ہین اوسنے کہا کہ حضرت آپ مرغی کا گوشت کھاتے ہین
اور میرے بیٹے کو چنے کھلاتے ہین آپنے مرغی کی ہڈیون پر ہاتھ رکھکے فرمایا
قُومِي بِاِذْنِ اللهِ الَّذِي يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ یعنی اوٹھ کھڑی ہو اوس خدا
کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیون کو زندہ کریگا فوراً وہ مرغی زندہ ہوگئی اور آواز
کرنے لگی تب آپنے اوس بڑھیا سے فرمایا کہ جب تیرا بیٹا ایسا ہوجاوے تب جو جی مین آوے
کھاوے انتہی سبحان اللہ کیا رتبہ ہی اولیاے امت محمدیہ کا معجزۂ احیاے موتی کہ جرامایہ الافتخار
عیسائیون کا ہی بلکہ العیاذ باللہ اسے دلیل الوہیت حضرت عیسیٰ قرار دیا ہی اُن سے ظہور مین آیا

فصل چہارم معجزات متعلقہ بقہر بے ادبان و محفوظی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از شر اعدا

معجزہ ۱۵۴ مسلم نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہی کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے بائین ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا آپنے فرمایا کہ سیدھے ہاتھ سے کھا اوس نے
کہا کہ مین سیدھے ہاتھ سے کھا نہین سکتا ہون حالانکہ ہاتھ اوسکا اچھا تھا یہ بات اوسنے
غلط براہ جہالت کہی تھی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو سیدھے ہاتھ سے نکھا سکیگا اوسکا
ایسا ہی حال ہوگیا کہ سیدھا ہاتھ اوسکا کام سے جاتا رہا مونہہ تک نہین پونہچا سکتا تھا
معجزہ ۱۵۵ صحیحین مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قوم مضر پر بددعا کی سو اونمین ایسا قحط پڑا کہ قریب تھا کہ وہ سب کے سب ہلاک ہوجاوین اور اونکے
مواشی بھی ہلاک ہوجاوین یہان تک کہ قریش نے عاجزی کی اور رحم چاہا تب آپنے مینہہ کے
لیے دعا کی اور مینہہ برسا ف آپنے بددعا کی تھی کہ الہی اُن پر ایسا قحط پڑے جیسا یوسف ع کے زمانے مین
پڑا تھا سو ایسا قحط شدید پڑا کہ ٹیڑی اور ہڈی اور خون کھانے لگے تب ابوسفیان نے یا کعب بن مُرّہ نے
آپسے کہا کہ تم حکم کرتے ہو صلۂ رحم کا یعنی اقارب سے سلوک نیک کرنے کا اور تمھاری قوم ہلاک ہوگئی
تم اللہ تعالی سے دعا کرو کہ مینہہ برسے تب آپنے دعا کی کہ یا اللہ مینہہ برسا جلدی سے نفع والا
جس سے چراگاہ جمے اور عالم کو گھیر لے سو ایک ہفتہ نہین گذرا کہ مینہہ برسا

معجزہ ۱۵۵ صحیحین مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ جب کسری پرویز بادشاہ فارس نے آپکے نامے کو پھاڑ ڈالا تب آپ نے اوسکے حق مین بد دعا کی کہ خدا تعالی اوسکے ملک کو پھاڑ ڈالے اور پاش پاش کر دے سو سلطنت ملک فارس کی مطلق باقی نہین رہی اور تب سے ابتک کہین پردہ زمین پر مجوسیون کی حکومت نہین ہی **ف** بعد صلح حدیبیہ کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر ملوک اور سلاطین کو نامے لکھے اور طرف اسلام کے دعوت کی اوس زمانے مین فارس کا بادشاہ کسری پرویز نوشیروان کا پوتا تھا اوسکو بھی آپنے نامہ لکھا اور بعد بسم اللہ کے سرنامہ یون لکھا من محمد رسول اللہ الی کسری عظیم فارس اوس کافر نے براہ تکبر اس بات سے کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیون لکھا نامۂ مبارک کو پھاڑ ڈالا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین بد دعا کی خدا تعالی نے اوسکے خاندان کی سلطنت کو کہ صدہا سال سے بکمال شوکت چلی آتی تھی پاش پاش کر کے نیست و نابود کر دیا **ف** اوسی زمانے مین ہرقل بادشاہ نصاری کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ لکھا تھا وہ بتعظیم پیش آیا اور نامے کو آداب سے رکھا سو اوسکی قوم کا ملک ابتک باقی ہی اور اونکی سلطنت کو بالکل زوال نہین ہوا

معجزہ ۱۵۶ بیہقی اور حاکم اور ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ابی لہب کے لیے بد دعا کی کہ یا اللہ اوسپر اپنے کتون مین سے کوئی کتا مسلط کر اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین قصہ بد دعا کرنے کا یہ لکھا ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم عتبہ کے نکاح مین تھین اور اونکی بہن رقیہ عتیبہ کے نکاح مین جب سورۂ تبت نازل ہوئی تب ابولہب نے اپنے ان دونون بیٹون سے کہا کہ اگر تم دونون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیون کو طلاق ندو گے تو مجھسے تم سے کچھ سروکار نہین اور اون دونون کی مان حمالۃ الحطب نے بھی یہی کہا تب عتبہ نے ام کلثوم کو طلاق دی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کے کہا کہ مینے تمھاری بیٹی کو طلاق دی اور بہت سی بے ادبی اور گستاخی کی تب آپنے اوسکے حق مین بد دعا کی اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِکَ سو شیر نے اوسکو کھا لیا زمین شام مین موضع زرقا مین اور اوسکا قصہ حاکم نے یون بیان کیا ہی حدیث ابی نوفل سے کہ ابولہب اور اوسکا بیٹا عتبہ شام کو گیا تھا سو متصل ایک صومعہ راہب کے ٹھہرے راہب نے اون سے کہا کہ یہان درندے ہین تم اپنی

جان کا بچاؤ کریگا ابولہب نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس بیٹے کے لیے بد دعا کی ہی
سو ایسی تدبیر کرو کہ وہ اِس منزل مین بچ جاوے سو سب اسباب اکٹھا رکھہ کے اونچا کرکے اوسپر میرے
بیٹے کو سُلاؤ سو اونھون نے ایسا ہی کیا اور سب گرد اوسکے سوئے اور رات کو شیر آیا ہر ایک کا مونہہ
اوسنے سونگھا اور کود کر عُتبہ کا سر کاٹ ڈالا **ف** شیر بحکم الٰہی موافق دعائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
عُتبہ کے ہلاک کرنے کو آیا تھا اسی لیے اور سبھون کو سونگھہ کر چھوڑ دیا اور عُتبہ کو ہلاک کیا اور گوشت
اوسکا اِس جہت کہ خباثت بغض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرا ہوا تھا نکھایا **ف** ابولہب کے تین بیٹے تھے
عُتبہ اور عُتَیبہ اور مُعتّب سو دو انمین سے فتح مکہ مین مسلمان ہوگئے مگر مکے ہی مین رہے مکے سے ہجرت
کرکے مدینے مین نہین آئے اور ایک کافر رہا اوسکو شیر نے مار ڈالا اور اسمین اختلاف ہی کہ وہ عُتبہ
تھا یا عُتَیبہ بعضے علما نے یہ لکھا ہی کہ صحیح یہی ہی کہ وہ عتبہ تھا اور عُتَیبہ اور مُعتّب مسلمان ہوگئے

معجزہ ۱۵۸ صحیحین مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خانۂ کعبہ کے متصل نماز پڑھ رہے تھے ابوجہل اور چند ہمراہی اوسکے وہان بیٹھے تھے سو
آپس مین اونھون نے کہا کہ کوئی تم مین سے جاکر فلانی جگہہ کہ اونٹ حلال ہوا ہی اوسکے پیٹ کی آلایش
لے آوے اور جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سجدے مین جاوین تب اونکی پیٹھہ پر رکھہ دیوے تب شقی ترین انمین
جو تھا یعنے عُقبہ بن ابی مُعیط اوٹھا اور وہ پیٹ کی آلایش اونٹ کی لے آیا اور جب آپ
سجدے مین گئے تب آپکے دونون کندھون کے درمیان مین رکھدی اور آپس مین
ہنسنے لگے اور آپ سجدے مین رہے یہان تک کہ حضرت بی بی فاطمہؓ آئین اور اوس
آلایش کو آپ کی گردن پر سے اوٹھایا اور آپنے سر اوٹھایا اور آپ نے قریش پر بد دعا کی اور بالخصوص
نام لیکر ابوجہل اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور اُبَیّ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کے
حق مین بد دعا کی کہ الٰہی انکو تباہ کر سو یہ سب لوگ ہلاک ہوئے اور اکثر انمین سے جنگ بدر مین واصل جہنم ہوئے

معجزہ ۱۵۹ بیہقی نے روایت کی ہی کہ حَکَم بن ابی العاص آپکی مجلس مین مونہہ پھر کا کر
آنکھون کا اشارہ منافقون سے آپ کے کلام کی نفی کے لیے کرتا تھا آپنے دیکھہ کے فرمایا
کہ ایسا ہی ہوجا چنانچہ ویسا ہی ہوگیا اور تا بموت ویسا ہی رہا کہ مونہہ پھڑکا یا کرتا تھا

معجزہ ۱۶۰ بیہقی نے اسمار بنت ابی بکرؓ سے روایت کی ہی کہ جب حمالۃ الحطب زوجہ

ابو لہب کو مضمون سورہ تبت یدا ابی لہب کا پونہچا وہ ایک پتھر لیکے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آئی
آپ مسجد مین بیٹھے تھے اور آپکے ساتھ حضرت ابو بکر رض بھی بیٹھے تھے جب متصل آپکے پونہچی تو سواے
حضرت ابو بکر رض کے اور کوئی اوسے نظر نہ پڑا خدا تعالی نے اوسکی آنکھون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے دیکھنے سے اندھا کر دیا حضرت ابو بکر رض سے کہنے لگی کہ تمھارے صاحب کہان ہین مینے
سنا ہی کہ میری ہجو کرتے ہین قسم ہی خدا کی جو مین اونھین پاتی تو یہ پتھر اونکے مونہہ مین مارتی اور یہ کہکر پھر گئی

معجزہ ۱۶۱ ابو نعیم اور طبرانی نے حکم بن ابی عاص سے روایت کی ہی کہ ہم چند کافرون
نے آپس مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا وعدہ کیا کہ رات کو بیک ناگاہ آپکو
مار ڈالین سو ایک جگہہ ہم اسی انتظار پر کھڑے ہو رہے یہان تک کہ آپ ہمارے قریب پہونچے
سو ہم نے پیچھے سے ایک بڑی آواز سنی جس سے ہمنے گمان کیا کہ سارے ملک تہامہ
مین کوئی آدمی اس آواز کے صدمے سے جیتا نہ بچا ہوگا پس ہم غش کھا کے گرے اور
اتنی دیر بیہوش پڑے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے نماز پڑھکر اپنے
دولتخانے کو تشریف لے گئے بعد اسکے دوسری رات پھر ہمنے ویسا ہی قصد کیا سو جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے متصل پہونچے آکر صفا اور مروہ ہمارے اور آپکے درمیان مین حائل ہو گئے

باب چوتھا بیان معجزات عالم جنات مین

معجزہ ۱۶۲ بخاری نے حضرت عمر رض سے روایت کی ہی کہ ایک روز مین بتون کے
پاس حاضر تھا ایک شخص نے ایک گوسالہ بتون کی نذر کرکے ذبح کیا ایک بت کے پیٹ سے
آواز نہایت بلند نکلی کہ وہ کہتا تھا یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا الہ الا اللہ
یعنی اے مرد قوی ایک کام کی بات ہی ایک شخص فصیح کہتا ہی لا الہ الا اللہ یعنی نہین ہی کوئی قابل عبادت کے
مگر اللہ حضرت عمر رض کہتے ہین کہ لوگ یہ آواز سنکر بھاگ گئے مین وہان ٹھہر رہا کہ حقیقت
اس آواز کی دریافت کرون دوسری بار بھی ویسی ہی آواز سنی سو کچھہ مدت نگذری کہ ہمنے خبر سنی
نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ یہ نبی ہین یعنی لا الہ الا اللہ تلقین کرتے ہین

معجزہ ۱۶۳ بیہقی اور نسائی نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید رض نے بحکم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم عمارت عزی کو ڈھا دیا وہان ایک کالی عورت نکلی ننگے بال پریشان کیے

معجزہ ۱۶۱

معجزہ ۱۶۲

معجزہ ۱۶۳

ہوئے اور اپنے سر پر ہاتھ رکھ کے چیخنے لگی حضرت خالدؓ نے اوسکو تلوار سے دو ٹکڑے کیا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آ کے اس قصے کو بیان کیا آپنے فرمایا کہ عزیٰ وہی تھی
اب کبھی اوسکی عبادت نہو گی **ف** عزیٰ ایک درخت تھا یا تین درخت تھے سو اوسپر عمارت
بنائی تھی اور مشرکین اوسے پوجتے تھے اوس درخت مین سے آوازین سُنائی دیتی تھین اور
باعث اوسکی عبادت کا ایک روح خبیثہ از قبیلِ شیاطین تھی کہ اوسی کے سبب سے آوازین وہان سے ہوتی
تھین ببرکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ روحِ خبیثہ صورت پکڑ کے نمود ہوئی حضرت خالد بن ولید نے
اوسے قتل کیا سو آپنے فرمایا کہ اصل عزیٰ وہی تھی اوسی کے اغوا سے اون درختونکی پرستش ہوتی تھی اب
وہ جو ماری گئی تو اوس بتخانے کی جڑ بالکل قطع ہو گئی اب عبادت عزیٰ کی کبھی نہ ہو گی

معجزہ ۱۶۴ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ابن مسعودؓ سے روایت کی ہی کہ ایکدن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مکے مین فرمایا کہ جسکا جی تم مین سے جنون کے دیکھنے کو چاہے
سو آج رات کو حاضر ہو ابن مسعودؓ کہتے ہین کہ سوا میرے اور کوئی حاضر نہوا آپ مجھے ساتھ
لیکر چلے یہان تک کہ جب مکے کی بلند جانب پونہچے آپنے اپنے پاے مبارک سے ایک خط
میرے واسطے کھینچا اور فرمایا کہ اسی مین بیٹھے رہیو اور آپ تشریف لے گئے اور ایک جگہ
کھڑے ہو کر کلام اللہ پڑھنا شروع کیا سو آپ کو ایک جماعت کثیرہ نے گھیر لیا اور میرے اور آپکے درمیان
مین حائل ہو گئی اور مینے سُنا کہ جنون نے آپ سے کہا کہ کون گواہی دیتا ہی کہ تم پیغمبر خدا ہو اور وہان ایک درخت
متصل تھا آپنے فرمایا کہ اگر یہ درخت گواہی دے تو تم مانو گے اونھون نے کہا کہ ہان پھر آپ
نے اوس درخت کو بلایا اور اوس درخت نے گواہی دی تب وہ سب جن ایمان لائے

معجزہ ۱۶۵ ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہی کہ ابن مسعودؓ سے لوگون نے
پوچھا کہ تم جس رات جن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے آپ کے
ساتھ تھے اونھون نے کہا کہ ہان مدینے مین ایک ایک آدمی ایک ایک شخص کو اہلِ صفہ مین سے
رات کا کھانا کھلانے لیگیا اور مجھے کوئی نلے گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس
ہو کے گذرے اور مجھ سے پوچھا کہ تمھین کوئی کھانا کھلانے نلے گیا مینے کہا نہین آپنے
فرمایا کہ میرے ساتھ آؤ شاید تمھین رات کا کھانا ملجائے مین آپ کے ساتھ حجرۂ ام سلمہ تک گیا

آپ اندر تشریف لے گئے پھر ایک چھوکری نے آکے کہا کہ کھانا اسوقت نہیں ہی مین مسجد کو پھر گیا
اور کپڑا لپیٹ کے لیٹ رہا پھر چھوکری آئی اور اوسنے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہین
مین حاضر ہوا کھانے کی توقع پر آپ باہر تشریف لائے اور آپکے ہاتھ مین ایک چھوہارے کی چھڑی
تھی وہ آپنے میرے سینے پر لگائی اور فرمایا کہ میرے ساتھ چلو جہان مین چلون اور کچھ بتایا
کہ مینے تین بار پڑھ لیا پھر مین آپکے ساتھ چلا یہان تک کہ بقیع الغرقد کو پہونچے آپنے اپنی لکڑی
سے خط کھینچا اور فرمایا کہ اسمین بیٹھے رہو جب تک کہ مین آؤن اسپر سے مت ہٹیو پھر آپ تشریف
لے گئے اور میرے سامنے چھوہارون کے درختون مین ایک ابر سیاہ سا اوٹھا مجھے ڈر
ہوا کہ آپ کو کچھ صدمہ نہ پہونچے مگر مینے یاد کیا کہ آپنے فرمایا تھا کہ یہان سے مت ہٹیو اسلیے مین وہان سے
نہ اوٹھا پھر مینے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ بیٹھ جاؤ پھر وہ بیٹھے یہان تک کہ جب صبح قریب ہوئی
تب وہ لوگ گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مینے اپنے اندیشے کا
ذکر کیا آپنے فرمایا کہ وہ لوگ نصیبین کے جن تھے کہ میری ملاقات کے لیے آئے تھے **ف**
ابو البقا شبلی حنفی نے اپنی کتاب آکام المرجان فی احکام الجان مین لکھا ہی کہ حدیثون سے یہ بات ثابت
ہوتی ہی کہ چھ مرتبہ جن آپکے حضور مین حاضر ہوئے پہلی مرتبہ مکے مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
یکایک ناگاہ گم ہوگئے اور اصحاب نے آپکو میدانون مین اور پہاڑ کی گھاٹیون مین تلاش کیا صبح کو آپ
جانب کوہ حرا سے تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جنون کا بُلانے والا آیا تھا
سو مین اوسکے ساتھ گیا اور مینے جنون کو کلام اللہ سُنایا اور اس قصے کو ابو داؤد نے عبد اللہ بن
مسعودؓ سے روایت کیا ہی اور اوس مرتبہ آپکے ساتھ کوئی نتھا اور دوسری مرتبہ جن آپ کے
حضور مین حجون مین اور تیسری مرتبہ اعلاے مکہ کے پہاڑون مین اور چوتھی مرتبہ بقیع الغرقد
مین اور ان دونون بار عبد اللہ بن مسعودؓ آپکے ساتھ تھے اور پانچوین مرتبہ خارج مدینہ مین اور
اس بار حضرت زبیرؓ آپکے ساتھ تھے اور چھٹی مرتبہ ایک سفر مین کہ بلال آپکے ساتھ تھے **ف** حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ
جب کوفے مین آئے وہان کچھ جٹ یعنی سیاہ فام قوم زُطّ مین سے دیکھے اونکو دیکھکر گھبرا گئے اور کہا کہ یہ بہت
مشابہ ہین اون جنون سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے
معجزہ ۱۶۶ بیہقی نے سواد بن قارب سے روایت کی ہی کہ اونھون نے بیان کیا کہ مجھے

ایام جہالت مین ایک جن سے آشنائی تھی وہ آیندہ کی خبرین مجھے پونہچایا کرتا تھا اور مین لوگونکو بتا دیا کرتا تھا اِس تقریب سے مجھے بہت فائدہ ہوتا تھا اور لوگ مجھے نذرین دیا کرتے تھے اور اونکی خبرین سچی نکلتی تھین ایکبار مین سوتا تھا کہ اوس جن نے مجھے آکر جگایا اور کہا کہ اوٹھ اور ہوش مین آ اور سمجھ لے اگر تجھے شعور ہی کہ ایک پیغمبر اولاد لوی بن غالب سے پیدا ہوئے ہین پھر چند اشعار پڑھے مضمون اونکا یہ ہی کہ مجھے تعجب ہی جنون کے حال سے کہ مضطرب ہوکر اپنے اونٹون پر زین باندھکر مکے کو بطلب ہدایت چلتے ہین اور مسلمان جن مانند ناپاک جنون کے نہین ہین تو بھی کوچ کر طرف اوس شخص کے کہ سردار ہی قبیلہ بنی ہاشم مین اور بلند کر دونون آنکھین اپنی طرف اوس سردار کے سواد بن قارب کہتے ہین کہ مین وہ ابیات سنکر رات بھر بے چین رہا دوسری رات بھی اوس جن نے آکر مجھے جگایا اور اوسی جنس کے اشعار پڑھے اور تیسری رات بھی ایسا ہی اتفاق ہوا جب تین رات متواتر مینے یہ حال دیکھا میرے دل مین محبت اسلام کی پیدا ہوئی اور مین مکے کو روانہ ہوکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پونہچا آپنے مجھے دیکھتے ہی فرمایا مرحبا ای سواد بن قارب ہم جانتے ہین جس سبب سے تم آئے ہو مینے کہا یا رسول اللہ کچھ اشعار مینے آپکی مدح مین کہے ہین اول اون اشعار کو آپ سن لین آپنے فرمایا پڑھو سواد بن قارب نے قصیدہ بائیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کہا تھا پڑھا آخر اوس قصیدے کی یہ بیت ہی

بیت وَکُن لِی شَفِیعاً یَومَ لَا ذُو شَفَاعَۃٍ ＊ سِوَاکَ بِمُغنٍ عَن سَوَادِ بنِ قَارِبٖ

معجزہ ۱۶۷ امام احمد نے جابر بن عبد اللہ اور ابو نعیم نے ضمرہ سے اور بیہقی نے امام زین العابدین سے روایت کی ہی کہ اول خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ مین اسطرح پونہچی کہ ایک مدینے کی عورت کے ساتھ ایک جن کو تعشق تھا وہ ہر رات اوس عورت کے پاس آیا کرتا تھا اور اکثر جانور پرندہ کی صورت بنکر دیوار پر آبیٹھتا تھا جب خلوت ہو جاتی تو اپنے تئین آدمی کی شکل بناکر صحبت کرتا تھا ایکبارگی اوسکا آنا موقوف ہوگیا چند روز نہ آیا ایکدن آکر بصورت جانور دیوار پر بیٹھا اوس عورت نے کہا کہ تجھے کیا ہوگیا جو اتنی مدت سے نہین آیا اوس نے کہا کہ اب تجھ سے رخصت ہوتا ہون مجھ سے آنے کی توقع مت کھ مکے مین ایک پیغمبر پیدا ہوئے ہین اونھون نے ہمپر زنا حرام کیا ہی

معجزہ ۱۶۸ ابو نعیم نے حضرت عثمان سے روایت کی ہی کہ ہم ایکبار حدود شام مین تھے

وہان ایک عورت کاہنہ تھی کہ اس فن مین بہت مشہور تھی ہم اوسکی ملاقات کو گئے اور اوس سے حال اپنے سفر کا پوچھا اوس نے کہا کہ اب مجھے کچھ نہین معلوم ہوتا اور جس جن سے مجھے رابطہ تھا اور اوس سے پوچھکر تمھین جواب سوال دیتی تھی ایکدن اوس نے میرے دروازے پر کھڑے ہوکر کہا کہ اب رخصت ہوتا ہون مینے کہا کیون کہا کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے ہین اور ایسی بات پیش ہوئی ہی کہ جس کی طاقت نہین

معجزہ ۱۶۹ بیہقی نے روایت کی ہی کہ مازن[۵] طائی عمان[۶] مین بتونکی خدمت پر مقرر تھا مازن کہتا ہی کہ وہان کے بتون مین ایک بت کا نام تاجر تھا ایکدن مینے اوسکے لیے ایک جانور ذبح کیا اوس بت کے پیٹ مین سے آواز سنی گئی کہ کوئی کہتا تھا اشعار جنکا ترجمہ یہ ہی آ اے مازن میری طرف آ ایسی بات سُنے گا جسکا جاننا ضرور ہی یہ پیغامبر خدا کے بھیجے ہوئے لائے ہین حق جو خدا نے اوتارا ہی تو اوس پر ایمان لا تاکہ بچے تو ایسی آگ کی گرمی سے کہ شعلہ مارتی ہی اور لکڑیون کی جگہ اوسمین پتھر جلائے جاتے ہین مازن کہتا ہی کہ مین یہ آواز سُنکر بہت متعجب ہوا اور دوسری بار ایک ذبیحہ ادا کیا سو اور آواز پہلی بار سے واضح سُنی کہ کوئی کہتا ہی اشعار جنکا ترجمہ یہ ہی آ اے مازن سُن تاکہ خوش ہو تو نیکی ظاہر ہوئی اور بدی چھپی ایک نبی قوم مضر سے پیدا ہوا ہی اللہ تعالی کا دین لیکر سو تو چھوڑ دے پتھر کے تراشے ہوئے کو تاکہ دوزخ کی آگ سے سلامت رہے مازن کہتا ہی کہ اوس وقت سے مین پیچھے تلاش اوس پیغمبر کے تھا کہ قوم مضر سے مبعوث ہوا ہی ایک قافلہ حجاز سے آیا مینے اوس سے پوچھا کہ وہان کی کیا خبر ہی اونھون نے کہا کہ ملک تہامہ مین ایک شخص پیدا ہوئے ہین کہ نام اونکا احمد ہی وہ اپنے تئین خدا کا بھیجا ہوا کہتے ہین مین سمجھا کہ اوس آواز سے آپ ہی مراد ہین سواری اور اسباب آمادہ کرکے مکے کی طرف روانہ ہوا آپکی صورت دیکھتے ہی دل میرا مائل باسلام ہوا اور مین مسلمان ہوگیا آپ نے کہا کہ کچھ اور بھی تمھارا مطلب ہی مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے تین مطلب ہین اول یہ کہ مین تماشائی ہون شوق باجے اور شراب اور رنڈی بازی کی بہت رکھتا ہون دوسرا یہ کہ ہمارے ملک مین قحط بہت ہی تیسرا یہ کہ میرے اولاد نہین ہی مجھے اولاد کی تمنا ہی آپ ان تینون باتون کیلیے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا کہ الہی بدلے راگ اور باجے کے اسے توفیق قرأت قرآن کی دے اور بدلے حرام عورتون کے حلال عورتین ملین اوسے شرم و حیا نصیب کر اور اولاد بھی عنایت کر مازن کہتا ہی کہ خدا تعالی نے وہ سب عیب مجھ سے دور کیے اور ملک ہمارا آباد اور سرسبز ہوگیا اور چار

[۵] مازن بزاے معجمہ بروزن فاعل نام مردے است ۱۲ منتہی الارب

[۶] عمان ... شہریست بشام ۱۲ منتہی الارب

عورتین خوبصورت میرے نکاح مین آئین اور حبانؓ بن مازن بیٹا قابل اور لئیق مجھے اللہ نے دیا

معجزہ ۱۷۰ بزار اور ابو نعیم اور ابن سعد نے جبیرؓ بن مطعم سے روایت کی ہی کہ قبل بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم ایک بت کے پاس موضع بوانہ مین بیٹھے تھے اور ایک اونٹ واسطے نذر اوس بت کے ذبح کیا تھا یکبارگی اوس بت کے پیٹ مین سے ایک آواز ہمنے سنی کہ کوئی کہتا تھا خبردار ہو اور سن تعجب کی بات جاتا رہا جنون کا چرانا اخبار آسمانی کو بسبب آنے وحی کے اور جنون کو شعلون سے مارتے ہین بسبب آنے ایک پیغمبر کے مکے مین کہ نام اونکا احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور ہجرت گاہ اونکی یثرب ہی جبیرؓ کہتے ہین کہ ہم متعجب ہوکر وہان سے اوٹھے اور بعد چند روز کے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری مشہور ہوئی

معجزہ ۱۷۱ ابن شاہین وغیرہ محدثون نے روایت کی ہی کہ ذباب بن حارث نے کہا کہ میرا ایک جن آشنا تھا کہ خبرین غیب کی پہونچاتا تھا ایکدن میرے پاس آیا مینے اوس سے کچھ پوچھا اوسنے میری طرف بنگاہ حسرت دیکھ کے کہا کہ ای ذباب تعجب کی بات سن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب لیکر خدا کی طرف سے مبعوث ہوئے ہین مکے مین لوگون کو حق بات کی طرف بلاتے ہین و لوگ نہین مانتے مینے کہا کہ کیا کہتا ہی سوال دیگر جواب دیگر اوسنے کہا کہ پھر سمجھے گا تو اور اوٹھا ہوا چلا گیا چند روز نگذرے تھے کہ خبر پیغمبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچی انتہی اور عمرو بن ابی شیبہ نے بھی مثل اس قصے کے جموحؓ بن عثمان غفاری سے روایت کیا ہی کہ ایک کاہن قبیلۂ غفارؓ مین تھا اوسے بھی اوسکے یار جنی نے جواب دیا اور وداع کیا

معجزہ ۱۷۲ ابو نعیم نے روایت کی ہی کہ ایک روز حضرت عمرؓ اپنی مجلس مین بیٹھے تھے ایک شخص آیا حضرت عمرؓ نے اوس سے کہا کہ تیرے قیافے سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تو کاہن تھا اور جنون سے تیری صحبت رہی تھی اوسنے کہا کہ ہان حضرت عمرؓ نے کہا کہ اب بیان کرو کہ اب بھی تمھین صحبت جنون کی رہتی ہی یا نہین اوسنے کہا کہ نہین اور قبل رواج دین اسلام سے ایکدن جن ہم صحبت میرے آگے آئے اور کہا کہ یَا سَالِمُ یَا سَالِمُ اَلْحَقُّ الْمُبِیْنُ وَالْخَیْرُ الدَّائِمُ غَیْرُ حُلْمِ النَّائِمِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی ای سالم ای سالم آیا حق ظاہر اور نیکی ہمیشہ کے لیے نہ خواب سونے والے کا اللہ بہت بڑا ہی ایک شخص اوس مجلس مین حاضر تھا اوسنے کہا کہ مجھے بھی ایکبار ایسے ہی قصے کا اتفاق ہوا ہی کہ ایکدن مین ایک میدان صاف جنگل مین چلا جاتا تھا اور ادھر اودھر سے کوئی نظر نہ آتا تھا یکبارگی ایک شتر سوار روبرو میرے پیدا ہوا اور اوسنے باواز بلند کہا یَا اَحْمَدُ یَا اَحْمَدُ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَمْجَدُ اَتَاکَ مَا وَعَدَ

مِنَ الْخَيْرِ يَا أَحْمَدُ یعنی ای احمد ای احمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ بہت بلند رتبہ ہی اور بہت بزرگ ہی آیا جو کچھ وعدہ کیا ہی تجسے اللہ نے خیر کا ای احمد صلی اللہ علیہ وسلم کہکے وہ شترسوار میری نگاہ سے غائب ہوگیا ایک مرد انصاری نے کہ اوس مجلس مین حاضر تھا بیان کیا کہ مین شام کو گیا تھا ایکبار زمین بے آب و گیاہ مین چلا جاتا تھا یکبارگی اشعار سُنے کہ مضمون اونکا یہ ہی آیک ستارہ چمکا اور اوسنے اپنی مشرق کو روشن کیا وہ ایک رسول ہین جو کوئی اونکی تصدیق کرے فلاح پاوے اللہ نے اونکے امر کو ثابت کیا ہی

معجزہ ۱۷۳ فاکہی نے اخبار مکہ مین عامر بن ربیعہؓ سے اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ اور اور محدثون نے عبد الرحمنؓ بن عوف اور اور صحابیون سے روایت کی ہی کہ ایکبار ایک جن نے کوہ ابو قبیس پر آواز سخت کی اور چند شعر پڑہے ہجو دین اسلام مین اور اس مضمون کی کہ مسلمانون کو جلد مار ڈالو اور شہر سے نکال دو اور بُت پرستی مت چھوڑو یہ پڑہے ہین کافر بہت خوش ہوئے اور مسلمانون سے کہنے لگے کہ غیب سے بھی تمہارے قتل اور شہر بدر کرنے کا حکم ہوتا ہی مسلمانون کو نہایت رنج ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکر اس حال کو بیان کیا آپنے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو وہ آواز کرنے والا ایک شیطان تھا مسعر نام عنقریب خدا تعالی اوسے سزا کو پہنچاویگا جب تیسرا دن ہوا آپنے مسلمانونکو بشارت دی اور فرمایا آج ایک جن نے کہ سمحج نام ہی پکڑا میرے پاس آکر مسلمان ہوا ہی مینے اوسکا نام عبد اللہ رکھا اوسنے مجھسے پروانگی قتل مسعر کی لی اور مینے اجازت دی آج مسعر مارا جائیگا مسلمان خوش ہوئے اور منتظر رہے شام کے وقت اوسی مقام سے ایک آواز سخت آئی چند شعر اس مضمون کے کہ ہمنے مسعر کو مار ڈالا اس سبب سے کہ اوسنے سرکشی کی اور تکبر کیا اور حق کو حقیر کیا اور بُری بات کی راہ نکالی جناب پاک پیغمبر کی شان مین بے ادبی کی مینے ایک شمشیر درخشان سے اوسکا کام تمام کیا

معجزہ ۱۷۴ ابو نعیم اور ابن عساکر نے ایک شخص سے جو قبیلہ بنی خثعم سے تھا روایت کی ہی کہ عرب کا قاعدہ یہ تھا کہ حرام و حلال کو نہین پہچانتے تھے اور بتون کو پوجتے تھے اور جب آپس مین کچھ جھگڑا ہوتا تھا تو بتون کے روبرو جاتے اور حال بیان کرتے اور جو اونکے پیٹ مین سے آواز آتی اوسپر عمل کرتے ایکبار رات کو ہم بابت ایک جھگڑے کے قربانی اور نذر گذران کے ایک بُت کے پاس بیٹھے تھے اور منتظر آواز غیبی کے تھے یکبارگی اوس بُت کے پیٹ سے آواز آئی چند شعر کہ مضمون اونکا یہ ہی ای آدمیون اجسام والو کہ بتون سے حکم چاہتے ہو

(حاشیہ) ابو قبیس بقاف و بائے موحدہ و سین مہملہ بصیغہ تصغیر ایک بڑا پہاڑ ہی مکہ معظمہ مین ۱۲ منہ رحمہ اللہ

کیون ایسے بے عقل ہو گئے ہو یہ پیغمبر ہین سردار سب آدمیون کے اور بڑے عادل سب
حاکمون مین ظاہر کرتے ہین نور اور اسلام کو اور نکالتے ہین آدمیونکو گناہون سے ہم سب یہ
آواز سنکر بھاگ گئے اور پریشان ہوگئے اور یہ قصہ نقل ہر مجلس کا ہوا یہان تک ہمین خبر پہونچی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین پیدا ہوئے اور پھر مدینے کو ہجرت فرمائی ہم سب آکے مسلمان ہوگئے

معجزہ ۱۷۵ ابونعیم نے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ مین شام مین تھا جن دنون کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے ایک سفر مین مین تھا کہ مجھے اثنائے راہ مین رات ہو گئی مینے
موافق دستور قدیم عرب کے اوس جنگل مین باآواز کہا کہ مین اس جنگل کے سردار کی پناہ مین ہون
یکبارگی سنا کہ کوئی شخص کہتا تھا اور مجھے کوئی نظر نہ آتا تھا کہ اللہ کی پناہ مانگ جن بے حکم خدا
کسی کو پناہ نہین دے سکتے مینے کہا کہ کیا کہتا ہی کہا کہ عرب کے پیغمبر ظاہر ہوئے اور ہمنے اونکے پیچھے
حجون مین نماز پڑھی اور ہم مسلمان ہو گئے اور اون پیغمبر کے تابع ہو گئے اور مکر جنون کا
جاتا رہا آگ کے شعلون سے وہ مارے جاتے ہین تو جا محمد رسول رب العالمین کے پاس اور
اسلام لا تمیم کہتے ہین کہ جب صبح ہوئی اور مین وہان سے روانہ ہوا ایک شہر مین پہونچا اور آگے
ایک راہب کے یہ قصہ بیان کیا اوسنے کہا کہ جنون نے سچ کہا ایک پیغمبر حرم سے نکلینگے اور دوسرے
حرم کو ہجرت کرینگے اور وہ پیغمبر سب پیغمبرون سے افضل ہین تو جلدی سے اونکی خدمت مین پہونچ

معجزہ ۱۷۶ ابونعیم نے خویلد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ ہم ایک بت کے پاس بیٹھے
تھے ایکبارگی اوسکے پیٹ مین سے آواز آئی کہ جن جو خبرین آسمانی چورا لاتے تھے سو یہ بات
جاتی رہی اب ستارون سے جنون کو مارتے ہین بسبب ایک نبی کے کہ مکے مین پیدا ہوئے ہین نام اونکا
احمد ہی اور جائے ہجرت اونکی یثرب ہی حکم کرتے ہین نماز کا اور روزے کا اور نیکوکاری اور اقارب
سے سلوک کرنے کا ہم سب آواز سنتے ہی اوٹھ کھڑے ہوئے اور پیغمبر کی تفتیش کی
لوگون نے کہا سچ ہی مکے مین ایک پیغمبر پیدا ہوئے ہین کہ نام اونکا احمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم

معجزہ ۱۷۷ ابونعیم اور ابن جریر اور طبرانی وغیرہ محدثون نے باسانید متکثرہ و طرق
متعددہ عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک سردار مشہور سرداران عرب مین سے تھا روایت کی ہی کہ
میرے باپ نے بوقت وفات واسطے عبادت ایک بت کے کہ اوسکا نام ضمار تھا وصیت کی تھی

اور کہا تھا کہ اگر تمھین کوئی مشکل پیش آوے تو اسی بُت کی طرف رجوع لائیو ایکدن مین جنگل کو شکار کے
واسطے گیا تھا اور ایک درخت کے سایے تلے دوپہر کے وقت آرام کے لیے بیٹھا تھا اور میرے
ساتھ جو نوکر اور رُفقا تھے وہ بھی درختون کے سایے مین ٹھہرے تھے یکبارگی مینے دیکھا کہ ایک
شترمرغ سفید جیسے روئی کا گالا ہوا پر سے اُترا اور اوس شترمرغ پر ایک مرد پیر سفید پوش
نورانی سوار ہی اوسنے مجھسے کہا کہ ای عباس بن مرداس کچھ جانتا ہی کہ آسمان کو چوکیدارون سے
محافظت کرتے ہین اور جنگ اور قتال زمین پر شائع ہوئی اور گھوڑے ساتھ زین اور لگام کے
طیار ہوئے اور جو شخص کہ یہ راہ نیک زمین پر لایا ہی روز دوشنبہ اور شب سہ شنبہ پیدا ہوا ہی اور اوسکے
پاس ایک اونٹنی قصوا نام ہی یہ کلام سُنکے مینے رعب کھایا اور وہان سے سوار ہوکے گھر پونہچا اور اول
اوسی ضمار بت کے آگے گیا اور تھوڑی دیر تک متوجہ اوس بُت کے بیٹھا اوسکے پیٹ سے آواز آئی
چند شعر ہین مضمون اونکا یہ کہ سارے قبائل سُلیم سے کہدو کہ بُتخانے والے ہلاک ہوئے اور مسجد والے
زندہ ہوئے ضمار ہلاک ہوا اور اوسے لوگ پوجتے تھے ایک مدت تک قبل اوترنے کتاب کے
طرف اوسکے کہ نام پاک اونکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی بیشک وہ جو وارث ہوئے نبوت اور ہدایت کے
بعد مریم کے بیٹے کے قریش مین سے ہین ہدایت پانے والے مینے یہ قصہ لوگون سے چھپایا اور کسی سے
نکہا ایکبار اون دنون مین جبکہ کفار غزوۂ احزاب سے پھرے تھے مین اوسوقت بطرف عقیق کے
واسطے خرید اونٹون کے گیا تھا یکبارگی ایک آواز سخت آسمان سے سُنی سر اوٹھا کر دیکھا کہ وہی پیر سفید پوش
شترمرغ پر سوار ہی اور کہتا ہی کہ وہ نور کہ روز دوشنبہ اور شب سہ شنبہ دنیا مین آیا ہی اب عنقریب
ساتھ ناقہ قصوا کے ملک نجد مین پونہچیگا عباس بن مرداس کہتا ہی تب ہی سے اعتقاد اسلام کا میرے دل مین راسخ ہوا

معجزہ ۱۷۸ ابن سعد اور ابونعیم نے سعید بن عمرو ہذلی سے روایت کی ہی کہ میرے باپ نے
ایکدن ایک بُت کے آگے بطور نذر کے ایک بکری حلال کی اوس بت کے پیٹ مین سے آواز آئی اشعار کہ
ترجمہ اونکا یہ ہی تعجب ہی کہ ایک پیغمبر پیدا ہوئے اولاد عبدالمطلب سے حرام کرتے ہین زنا کو اور بتون کے لیے
ذبح کرنے کو نگہبانی کی گئی آسمانون کی اور یک بیک مارے گئے ہم ستارون سے میرا باپ یہ آواز سنکر
لگے گویا کسی نے اوسکو آگ کا نشان دیا یہان تک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہان محمد صلی اللہ علیہ
وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہمارے درمیان مین پیغمبر خدا ہین تمھین چاہیے کہ اونپر ایمان لے آؤ

معجزہ ۱۷۹ ابن سعد نے جعد بن قیس مرادی سے روایت کی ہی کہ ہم چار آدمی اپنے وطن سے بارادہ حج روانہ ہوے راہ مین ملک یمن کے ایک جنگل مین چلے جاتے تھے ایک آواز آئی اشعار اس مضمون کی کہ ای سوار جانیوالو جب مزم اور حطیم پر تم پہنچو تو ہمارا اسلام پہونچائیو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنھین اللہ نے پیغمبر کیا ہی اور یہ کہہ بھیجو کہ ہم تمھارے دین کے تابعدار ہین اسی بات کی وصیت کی تھی ہمین مسیح بیٹے مریم نے

معجزہ ۱۸۰ امام احمد اور بزار اور ابویعلی اور بیہقی اور اور محدثون نے بلال بن حارث سے روایت کی ہی کہ ایکبار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر مین تھے مقام عرج مین منزل ہوئی مین اپنے خیمے سے آپ کی ملاقات کے لیے گیا کیا دیکھا کہ آپ لشکر کے خیمے سے دور جنگل مین تنہا بیٹھے ہین جب مین متصل پہونچا آواز غوغا و شور کی میرے کانون مین پہونچی گویا کہ بہت سے آدمی آپسمین کچھ جھگڑا کر رہے ہین مینے توقف کیا اور سمجھا کہ مردان غیب کا ہجوم آپکے پاس ہی یہانتک کہ آپ خود وہان سے اوٹھکر تبسم کرتے ہوے تشریف لائے مینے عرض کیا کہ غوغا اور شور کیا تھا آپ نے فرمایا کہ مسلمان جنون کو ساتھ کافر جنون کے بابت سکونت کے نزاع تھا اور میرے پاس واسطے انفصال اس خرخشے کے آئے تھے مینے یون انفصال کر دیا کہ مسلمان جنش مین اور کافر غور مین سکونت رکھین اور آپس مین نہ لڑین کثیر بن عبد اللہ کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے ہین کہ مینے تجربہ کیا ہی کہ ملک جنش مین جسے جن کا آسیب ہوتا ہی جلد شفا پاتا ہی اور ملک غور مین جسے آسیب ہوتا ہی اکثر ہلاک ہو جاتا ہی

معجزہ ۱۸۱ خطیب نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ ایکبار ہم ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین تھے اور آپ ایکدرخت چھوہارے کے تلے بیٹھے تھے یکبارگی ایک بڑے سانپ نکلکے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قصد کیا لوگون نے چاہا کہ اوسے مار ڈالین آپنے فرمایا کہ اسے آنے دو یہانتک کہ متصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچا اور اپنا سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کان کے سوراخ مین لے گیا پھر آپنے اوسکے کانون کے پاس سونہہ لیجا کے کچھ فرمایا بعد اوسکے وہ سانپ غائب ہو گیا گویا کہ زمین اوسے نگل گئی ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ سانپ کو آپنے اپنے کانون کے متصل پہونچنے دیا ہمین بہت ڈر غالب ہوا تھا آپنے فرمایا کہ جانور تھا جن تھا کہ جنون کا بھیجا ہوا آیا تھا فلانی سورت مین سے کچھ آیتین بھول گیا تھا

اون آیتون کی تحقیق کے لیے جنون نے اوسے بھیجا تھا تم لوگونکو دیکھکر سانپ کی صورت بنکر وہ آیتین پوچھ گیا اور جابر رضؓ کہتے ہین کہ بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور راہ مین ایک گانوٗن مین پہونچے اوس گانوٗن کے آدمی خبر آپکے آمد کی سنکر باہر گانوٗن کے منتظر تھے جب آپ وہان پہونچے تو انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اوس گانوٗن مین ایک عورت نوجوان ہی اوسپر ایک جن عاشق ہُوا ہی اور اوسپر آچڑھا ہی نہ کھاتی ہی نہ پیتی ہی قریب ہی کہ ہلاک ہو جاوے جابر رضؓ کہتے ہین کہ مینے اوس عورت کو دیکھا بہت خوبصورت تھی جیسے چاند کا ٹکڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے بُلا کر فرمایا کہ ای جن تو جانتا ہی کہ مین کون ہون محمد رسولِ خدا ہون اس عورت کو چھوڑ دے اور چلا جا آپ کے فرماتے ہی وہ عورت ہُشیار ہو گئی اور نقاب مونہہ پر کھینچ لیا اور مردون سے شرم کرنے لگی اور بالکل صحیح ہو گئی

باب پانچوان بیانِ معجزاتِ عالمِ عُلوی یعنی آسمان اور ستارون مین

معجزہ ۱۶۲ قَالَ اللّٰہُ تعَالیٰ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ؕ **تفسیر** اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ نزدیک ہوئی قیامت قیامت اور اب تم لوگون کو قیامت کے آنے مین مجال استبعاد نہین رہا بڑی وجہ استبعادِ قیامت کی یہ تھی کہ صورت عالم کا بگڑ جانا بالخصوص اجرام علویہ یعنی آسمان اور ستارون کا پھٹ جانا تمھارے نزدیک غیر ممکن تھا سو تم نے ای اہل مکہ بچشم خود دیکھ لیا کہ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ یعنی چاند پھٹ گیا جبکہ تمنے ہمارے پیغمبر سے درخواست کی تھی کہ کوئی معجزہ دکھائیں سو اونھون نے چاند کو دو ٹکڑے دکھلا دیا یہان تک کہ جبلِ حرا اون دونون ٹکڑون کے درمیان مین دیکھا گیا اور جب چاند کہ منجملہ اجرام علویہ ایک نیّر نورانی ہی پھٹ گیا تو اور ستارونکا اور آسمانون کا پھٹ جانا اور سارے عالم کی ہیئت کا بدل جانا اور فنا ہو جانا کچھ محال نہین پس تم پیغمبر کو کہ ہمیشہ قیامت سے ڈراتے ہین سچا سمجھو اور اونکی اطاعت اختیار کرو اور ایمان لاؤ لیکن عجب حال ہی جاہلان بے دین کا کہ جو باتین اونکے دلون مین سما رہی ہین اگرچہ صریح خلاف عقل ہین اور اونکی خوبی پر کوئی دلیل نہین جیسے بت پرستی اونکو بہتر جانتے ہین وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً اور اگر دیکھتے ہین کوئی معجزہ نمایان جیسے پھٹ جانا چاند کا کہ بہت بڑا معجزہ ہی اور تصرف ہی عالم علوی مین اور دلیل کامل ہی اوپر صدق پیغمبر اور آنے قیامت کے یُعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ مونہہ پھیرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ جادو ہی کہ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا ہی

ف یہ معجزہ شق القمر معجزاتِ مشہورۂ متواترہ مین سے ہی اور قرآنِ مجید مین بوضوحِ تمام مذکور
ہی جیساکہ اوپر کے بیان سے واضح ہوتا ہی اور بعضے نافہم جو بنقلِ قولِ ضعیف مرجوح یہ کہتے ہین
کہ انشق القمر سے مراد یہ ہی کہ قیامت کو چاند پھٹ جائیگا سو یہ قول باطلِ محض ہی کوئی عاقل بنظرِ سیاق
و سباقِ آیت کے اس مقام پر ہرگز یہ نہ سمجھے گا کہ انشقاق آیندۂ روزِ قیامت مراد ہی اولًا ساتھہ
اقتربت الساعۃ کے کہ خبرِ قرب وقوعِ قیامت ہی انشقاق قمرِ حالی کو مناسبت ہی کہ دلیل ہی اوپر
امکانِ قیامت کے جیساکہ ہمنے تفسیر مین بیان کیا نہ انشقاق قمرِ آیندہ کو اسواسطے کہ اوسکو علاقہ ساتھہ
وقوعِ قیامت کے ہی نہ ساتھہ قربِ قیامت کے پس اگر منظور بیان انشقاق روزِ قیامت ہوتا تو یون
کہتے کہ آویگی قیامت اور پھٹ جائیگا چاند جیساکہ اہلِ سلیقہ پر پوشیدہ نہین ہی ثانیًا انشق صیغۂ
ماضی ہی بے وجہ موجہ اوسکو بمعنی مضارع ٹھہرانا بیجا ہی ثالثًا وہ معطوف ہی اقتربت پر کہ وہ بھی صیغۂ
ماضی ہی بمعنی ماضی پس مناسبتِ عطف بھی مقتضی اس بات کو ہی کہ انشق سے معنی ماضی ہی مراد ہون
رابعًا وان یروا آیۃ یعرضوا الآیۃ صاف دلیل ہی اس بات پر کہ اوس سے ماقبل معجزۂ شق القمر ہی مذکور
ہی نہ انشقاق روزِ قیامت بالجملہ بے شبہہ و شک اس مقام پر ذکر معجزۂ شق القمر ہی اور بنصِ قرآنی
تحقق اس معجزے کا ثابت اور احادیث کے طریقے سے بھی یہ معجزہ بروایاتِ متواترہ ثابت ہی
جماعت اصحاب نے مثل حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عمر اور جبیر بن مطعم اور حذیفہ بن الیمان
اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے اس قصے کو روایت کیا ہی اور ان اصحاب سے جماعت کثیرۂ تابعین نے
اور اونسے بیشمار تبع تابعین نے روایت کی ہی اور صحیحین مین اور بہت کتبِ معتبرۂ حدیث مین اسکی روایات
ہی اور امام تاج الدین سبکی نے شرح مختصر ابن حاجب مین صاف لکھا ہی کہ روایت شق القمر کی متواتر
ہی اور تفصیل اوسکے قصے کی یہ ہی کہ قبل ہجرت کے مکہ معظمہ مین ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور
عاص بن وائل وغیرہ کفارِ قریش نے مجتمع ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ
اگر تم سچے ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کردو آپنے فرمایا کہ اگر مین ایسا کرون تو تم ایمان لاؤگے
اونھون نے کہا کہ ہان ہم ایمان لاوینگے آپنے اللہ جل جلالہ سے درخواست کی کہ یہ بات ہوجائے
یعنی چاند آپ کے حکم سے شق ہوجائے سو چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور آپنے پکارکے اور ہر ایک کافر کا
نام لیکر فرمایا کہ ای فلانے ای فلانے گواہ رہو سو سب لوگون نے اچھی طرح سے دیکھہ لیا اور دونون ٹکڑے

ف [illegible] منسوب [illegible] مصرع [illegible] منہ رحمہ اللہ

اتنے فرق سے ہو گئے تھے کہ جبل حرا اون دونون کے درمیان مین نظر پڑتا تھا کافرون نے کہا کہ یہ انکا سحر ہی پھر ابو جہل نے کہا کہ سحر ہی تو تمھارے اوپر سحر ہوگا یہ بات تو نہین ہو سکتی کہ سارے زمین والون پر سحر ہو اور شہر والے لوگ جو تمھارے ہان آوین اون سے تم حال پوچھو سو اور آفاق کے آنے والون سے پوچھا سبھون نے بیان کیا کہ ہمنے بھی چاند کا شق ہونا دیکھا

ف بے دینون نے اس معجزے پر دو اعتراض کیے ہین ایک تو یہ کہ آسمان اور ستارون مین خرق والتیام محال ہی پھر چاند کیسے پھٹ گیا اور دوسرا یہ کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو اور اقالیم کے لوگ بھی دیکھتے اور اپنی تواریخ مین نقل کرتے سو یہ دونون اعتراض بیہودہ ہین اعتراض اول کا یہ جواب ہی کہ موافق مذہب اہل اسلام کے آسمان اور ستارون مین خرق اور التیام ہرگز محال نہین قیامت مین آسمان اور ستارے سب پاش پاش ہو جائین گے چنانچہ نصوص قطعیہ آیات قرآنی و احادیث نبوی اس باب مین بیشمار وارد ہین اور موافق قواعد حکمت کے بھی یہ بات باطل ہی حکماے انگلستان نے جو فیثاغورس کی ہیئت کی کمال تشریح اور ترویج کی ہی صاف ثابت کیا ہی کہ سب ستارے کثیف مثل زمین کے ہین اور سب قابل کون و فساد اور خرق والتیام کے ہین اور حکماے مشائین نے جنکا مذہب امتناع خرق والتیام فلکیات ہی کوئی دلیل اس بات پر قائم نہین کی کہ سب افلاک اور کواکب مین خرق والتیام نہین ہو سکتا بلکہ صرف فلک الافلاک کی امتناع خرق والتیام پر دلیل کہ اونکے اصول بے سروپا پر مبنی ہی قائم کی ہی چنانچہ صدر شیرازی نے شرح ہدایت الحکمۃ مین دو جگہ یہ بات ذکر کی ہی پس چاند کا امتناع خرق موافق مذہب مشائین کے بھی ثابت نہین اور دوسرے اعتراض کا یہ جواب ہی کہ یہ بات غلط ہی کہ اور اقالیم والون نے نہین دیکھا اور نقل نہین کیا زمانہ وقوع مین کافران قریش نے اور اہل اقالیم سے جو حال شق القمر کا دریافت کیا تو سبھون نے مشاہدہ اوس کا بیان کیا چنانچہ کتب معتبرہ احادیث مین مذکور ہی اور تاریخ فرشتہ مین ہی کہ ملیبار کے ایک راجہ نے مسلمانون کی زبانی قصہ شق القمر کا سنا اور اپنے برہمنون سے اون سالون کے حالات مین کہ جو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اس قصے کو تلاش کرایا سو برہمنون نے کتابون مین دیکھکر اوسکی تصدیق کی اور وہ راجہ مسلمان ہو گیا اور سواخ الحرمین مین لکھا ہی کہ شہر دھار کہ متصل دریاے چنبل صوبہ مالوہ مین واقع ہی وہان کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا یکبارگی اوسنے دیکھا

کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پھر مل گیا اونسے اپنے ہان کے پنڈتون سے استفسار کیا اونھون
نے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے اونکے ہاتھ پر معجزۂ شق القمر ظاہر ہوگا
چنانچہ راجہ نے ایک ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بھیجا اور ایمان لایا اور آپ نے اوسکا نام
عبد اللہ رکھا اور قبر اوس راجہ کی اوس شہر کے باہر ابتک یادگاہ ہی فقط اور مولانا رفیع الدین صاحب
نے اپنے رسالۂ شق القمر مین بھی اس قصے کو تاریخ فضلی سے نقل کیا ہی اور نام اوس راجہ کا راجہ بھوج
لکھا ہی اور دوسرا جواب یہ ہی کہ یہ معجزہ بوقت شب بہت رات گئی واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر تک
ٹھہرا تھا یہان تک کہ حاضرین نے اوسے بخوبی مشاہدہ کر لیا کچھ پہر دو پہر نہین ٹھہرا تھا اور عادت
لوگون کی رات مین یہ ہی کہ مسقف مکان مین بیٹھتے ہین اور ہر شخص کی نگاہ آسمان پر نہین ہوتی اور مانند
خسوف اور کسوف کے پہلے سے اس امر کا انتظار بھی نہین تھا کہ لوگ خیال رکھتے اور چاند کو دیکھا کرتے
اور بہت سی جگہہ پر چاند اوسوقت تک افق قاعدۂ ہیئت کے نکلا بھی نہوگا یعنی اوسوقت تک ہان دن ہوگا
اور بہت شہرون مین اوسوقت چاند ابر مین اور برف مین چھپا ہوگا پس اکثر اہل اقالیم کا اس معجزے کو
نہ دیکھنا اور اپنی کتابون مین نقل نکرنا موجب تکذیب اس معجزے کا نہین ہو سکتا توریت مین
لکھا ہی کہ حضرت یوشع علیہ السلام کے لیے آفتاب ٹھہر گیا اس قصے کو بھی کسی اہل تواریخ نے نقل نہین کیا
حالانکہ وہ معاملہ دن کا تھا پس جسطرح اوسکی نقل نکرنے سے اوسکی تکذیب لازم نہین آتی اسیطرح معجزۂ
شق القمر کو اگر اور اہل تواریخ نے نقل نہین کیا تو اس سے تکذیب اس معجزے کی
لازم نہین آتی بلکہ اسمین عدم لزوم تکذیب کا بسبب ہونے معاملۂ شب کے بطریق اولی ہی
ف مولانا رفیع الدین صاحب کا ایک رسالہ ہی دفع اعتراضات معجزۂ شق القمر مین اوسمین بہت
شرح و بسط سے شبہات منکرین کو دفع کیا ہی اور ہمنے جسقدر بیان کیا یہ بھی کافی ہی **ف**
یہ جو مشہور ہی کہ چاند کا ایک ٹکڑا زمین پر آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گریبان مین گھس کر آستین مین
ہو کے نکل گیا یہ محض بے اصل ہی اکابر محدثین نے تصریح کی ہی کہ یہ بات کسی سند سے ثابت نہین صحیح اوسیقدر ہی
کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور دونون ٹکڑے علیحدہ بہت فرق سے ہو گئے کہ اونکے درمیان مین جبل حرا نظر آتا تھا

معجزہ ۱۸۳ امام طحاوی اور طبرانی نے اسماء بنت عمیس رض سے روایت کی ہی کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع صہبا مین کہ ایک موضع کا نام ہی متصل خیبر کے تشریف رکھتے تھے

ع اسماء ...
... کذا فی التقریب والقاموس ۱۲ منہ
رحمہ اللہ

اور آپ پر وحی نازل ہوئی اور سر مبارک حضرت علیؓ کے زانو پر تھا اور آپ سو گئے اور حضرت علیؓ نے عصر کی نماز نہین پڑھی تھی یہان تک آفتاب غروب ہو گیا تب آپ بیدار ہوئے آپنے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ تمنے نماز پڑھلی اونھون نے عرض کیا کہ نہین آپنے جناب الٰہی مین دعا کی کہ الٰہی یہ علی تیری طاعت مین اور تیرے رسول کی طاعت مین مشغول تھے آفتاب کو پھیر لا سو اسماء کہتے ہین کہ مینے دیکھا تھا کہ آفتاب غروب ہو گیا پھر مینے دیکھا کہ آفتاب نکل آیا یہان تک کہ دھوپ پہاڑون پر اور زمین پر پڑی **ف** حدیث رد الشمس کو اگرچہ ابن جوزی نے موضوعات مین لکھا ہی مگر محققین محدثین نے تصریح کی ہی کہ یہ حدیث صحیح ہی اور ابن جوزی کا اعتراض اسپر غلط ہی امام جلال الدین سیوطی نے ایک رسالہ اس حدیث کے بیان مین تصنیف کیا ہی اوسکا نام ہی کشف اللبس فی حدیث رد الشمس اور طرق اس حدیث کے باسانید کثیرہ بیان کیے ہین اور اس حدیث کی صحت کو بدلائل قویہ ثابت کیا ہی

معجزہ ۱۸۴ بیہقی نے فاطمہ بنت عبداللہ والدہ عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہی کہ مین بوقت ولادت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھی سو جب آپ پیدا ہوئے مینے دیکھا کہ سارا گھر نور سے بھر گیا اور مینے دیکھا کہ ستارے قریب ہو گئے تھے اور لٹک آئے تھے یہان تک مینے گمان کیا کہ اب یہ گر پڑینگے

معجزہ ۱۸۵ بیہقی اور صابونی اور خطیب اور ابن عساکر نے عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت کی ہی کہ مینے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باعث میرے اسلام لانے کا ایک علامت آپ کی نبوت کی ہوئی کہ مینے آپ کو مہد مین یعنی ہنڈولے مین دیکھا کہ آپ چاند کی طرف اپنی اونگلی سے اشارہ کرتے تھے سو جدھر آپ اشارہ کرتے تھے اودھر ہی چاند جھک جاتا تھا آپنے فرمایا کہ مین اوس سے باتین کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتین کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے باز رکھتا تھا اور مین اوسکے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرش کے تلے سجدے کے واسطے گرتا تھا **ف** صابونی نے لکھا ہی کہ یہ حدیث حسن ہی باب معجزات مین

باب چھٹا بیان معجزات عالم بسائط یعنی آب و آتش و باد و خاک مین

اور اس باب مین چار فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ بعنصر خاک فصل دوم معجزات متعلقہ بآب فصل سوم معجزات متعلقہ بآتش فصل چہارم معجزات متعلقہ بہوا

فصل اول معجزات متعلقہ بعنصر خاک

معجزہ ۱۸۴
معجزہ ۱۸۵

معجزہ ۱۹۶ صحیحین مین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہمارا پیچھا کیا سراقہ بن مالک نے سو مینے اوسے دیکھکر کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمین ایک شخص نے آلیا آپنے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنی غم مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہی پھر آپنے سراقہ کے لیے بددعا کی سو اوسکا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین مین گھس گیا اور اوسنے کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تم دونون صاحبون نے میرے لیے بددعا کی اب دعا کرو کہ مین نجات پاؤن اور مین قسم کھاتا ہون کہ تمھارے طلب کرنے والون کو مین پھیر دونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے نجات کے لیے دعا کی سو اوسنے نجات پائی اور پھر گیا اور جو کوئی اوسے ملتا تھا اوسے پھیر دیتا تھا اور کہدیتا تھا کہ ادھر کوئی نہین ہی انتہی **ف** یہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل اوس معجزے موسیٰ علیہ السلام کے ہی کہ ساتھ قارون کے واقع ہوا تھا کہ زمین نے باطاعت موسیٰ قارون کو خسف کر لیا اور قصہ اوسکا بیضاوی وغیرہ کتب تفسیر مین اسطرح پر لکھا ہی کہ قارون اکثر حضرت موسیٰ کو ایذا دیا کرتا تھا اور حضرت موسیٰ بسبب قرابت اوسکی کہ چچازاد بھائی آپکا تھا درگذر کرتے تھے یہانتک کہ حکم زکوۃ نازل ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوس سے کہا کہ تو ہزار درم مین سے ایک ہی درم ادا کر اوسنے جو حساب کیا تو اوسکے بھی بہت روپے ہوئے پس اوسنے قصد کیا کہ حضرت موسیٰ کو مجمع بنی اسرائیل مین کچھ تہمت لگائے تاکہ وہ بے اعتقاد ہو جاوین اور ایک فاحشہ عورت کو بہت سا مال دیا تاکہ وہ حضرت موسیٰ کو تہمت لگاوے عید کے دن حضرت موسیٰ خطبے مین وعظ بیان فرماتے تھے سو آپنے کہا کہ جو کوئی چوری کرے اوسکے ہاتھ ہم کاٹ ڈالین گے اور جو کوئی زنا کرے اور نکاح اوسکا نہوا ہو اوسکے دُرّے لگاوین گے اور جو کوئی زنا کرے اور اوسکا نکاح ہوا ہو تو اوسے ہم سنگسار کرین گے قارون نے کہا جو تم نے ہی ایسی حرکت کی ہو آپنے فرمایا جو مینے ایسی حرکت کی ہو تو مجھپر بھی ایسی ہی سزا لازم ہی قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل کہتے ہین کہ تمنے فلانی عورت سے زنا کیا حضرت موسیٰ نے اوس عورت کو بُلوایا اور خدا کی قسم دیکر کہا کہ تو سچ کہہ اوسنے کہا کہ قارون نے مجھے مال دیا ہی اسواسطے کہ مین آپ کو تہمت لگاؤن تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب الٰہی مین سجدہ کر کے قارون کی شکایت کی اللہ جل جلالہ نے وحی بھیجی کہ زمین کو ہمنے تمھارا تابع کیا جو چاہو سو اوسے حکم دو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا

یا ارض خذیہ یعنی ای زمین پکڑ اسے زمین نے گھٹنون تک اوسے نگل لیا پھر آپ نے فرمایا
کہ خذیہ پھر زمین اوسے کمر تک نگل گئی پھر آپنے فرمایا کہ خذیہ اور زمین نے گردن تک قارون کو
نگل لیا پھر کہا خذیہ زمین نے بالکل قارون کو دھنسا لیا اور جب سے زمین نے قارون کو دھنسانا
شروع کیا وہ کمال زاری اور عاجزی حضرت موسیٰؑ سے کرتا رہا مگر حضرت موسیٰؑ نے اوسپر کچھ رحم
نکیا اسی جہت سے وحی الٰہی نازل ہوئی کہ ای موسیٰؑ تمسے قارون نے اتنی زاری اور عاجزی کی اگر
میری جناب مین ایکبار بھی دعا کرتا تو مین قبول کر لیتا پھر بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰؑ نے
قارون کو اسواسطے ہلاک کیا کہ اوسکا مال آپ لے لیوین پس حضرت موسیٰؑ نے دعا کی جناب الٰہی مین
اور قارون کا گھر اور مال بھی خسف ہو گیا انتہی **ف** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
جو معجزہ مذکور الصدر مثل معجزہ حضرت موسیٰؑ کے ظاہر ہوا اوسمین ایک طرح کی افضلیت آپکی
حضرت موسیٰؑ پر واضح ہوتی ہی اور ظہور شان رحمت اوس سے عیان ہی کہ سراقہ نے
جب آپ کی خدمت مین تضرع اور زاری کی تو آپ نے اوسے نجات دی بلکہ واسطے
دوام کے نامۂ امان اوسے لکھہ دیا چنانچہ صحیح بخاری کی ایک روایت مین ہی اور حضرت موسیٰؑ
نے تضرع اور زاری قارون پر کچھہ التفات نکیا اللّٰھم صل علی نبی الرحمۃ وارحمنا ببرکتہٖ

معجزہ ۱۸۷ قال اللہ تعالی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنی نہین پھینک
ماری تم نے ای محمدؐ جبکہ پھینک ماری ایک مٹھی خاک اور کنکریان بجانب لشکر کفار کہ وہ خاک سب کی
آنکھون مین پونہچی اور اوسکے پھینک مارتے ہی صورت شکست کافرون پر نمود ہوئی مگر اللہ نے
پھینک ماری تھی یعنی یہ اثر نمایان تمھاری اوس مشت خاک سے بسبب ہماری تائید کے ہوا
انتہی اور یہ معجزہ غزوہ بدر مین واقع ہوا چنانچہ بیہقی اور ابن جریر اور ابن منذر نے ابن عباسؓ
سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر مین اللہ تعالی کی جناب مین عرض
معروض کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ ای رب اگر اس جماعت مسلمانون کو تو ہلاک
کر ڈالے گا تو پردۂ زمین پر کوئی تیرا عبادت کرنے والا نرہے گا سو حضرت جبریلؑ نے آپ سے
کہا کہ ایک مٹھی خاک لو آپنے ایک مٹھی خاک کافرون کے مونہہ پر پھینک ماری سو ہر کافر کی آنکھون
مین اور مونھہ اور نتھنون مین پونہچی سو اونھون نے پشت دی اور بھاگے اور آپ نے اپنے اصحاب کو

سے حملے کا حکم دیا اور کفار کو سوائے ہزیمت کے اور کچھ نہ سوجھا سو اللہ تعالی نے قتل کیے سرداران قریش مین سے جسقدر قتل کیے اور اسیر کیے جتنے اسیر کیے اور اسی قصے مین اوتری یہ آیت فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ الآیۃ انتہی اور طبرانی اور ابو الشیخ اور ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے بھی کنکریان پھینک مارنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوہ بدر مین اور شکست پڑنا کافرون پر بسبب اوسکے روایت کیا ہی اور غزوہ حنین مین بھی یہ معجزہ واقع ہوا چنانچہ صحیح مسلم مین حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جنگ حنین مین جب لڑائی خوب گرم ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کنکریان لیکر کافرون کے موہنون پر پھینک مارین اور فرمایا بھاگ گئے قسم ہی رب محمد کی سو قسم خدا کی کنکریان پھینکتے ہی تیزی اونکی کند ہو گئی اور صورت شکست اونپر نمود ہوئی اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بھر خاک اونکے موہنہ کی طرف پھینکی اور فرمایا برے ہوئے موہنہ اور اون سب دشمنون کی آنکھون مین خاک اوس مٹھی بھر خاک سے بھر گئی کہ وہ سب آنکھین ملتے ہوئے بھاگ گئے

معجزہ ۱۸۸ صحیحین مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لکھا کرتا تھا سو وہ مرتد ہوکے مشرکین مین جا ملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین فرمایا کہ زمین اوسے قبول نکرے گی حضرت انس کہتے ہین کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ مین اوس زمین پر پونہچا جہان وہ شخص مرا تھا سو مینے اوسے قبر سے باہر پڑا ہوا پایا مینے لوگون سے پوچھا کہ یہ مردہ قبر سے باہر کیون پڑا ہی لوگون نے کہا کہ ہمنے اسے کئی بار دفن کیا مگر زمین نے اسے قبول نکیا ہر بار اسے نکال کر پھینک دیتی ہی

معجزہ ۱۸۹ بیہقی نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹھی بات بنا کر میری طرف سے کہہ دیوے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین ٹھہرا لے اور آپنے ایک شخص کو بھیجا تھا اوسنے جھوٹھی باتین آپ کی طرف سے کہین آپ نے اوسپر بد دعا کی پھر لوگون نے بعد فوت اوسکے دیکھا کہ پیٹ اوسکا پھٹ گیا اور زمین نے اوسے قبول نکیا یعنی زمین مین اوسے دفن کیا تھا سو زمین نے اوسے نکال کر پھینک دیا

معجزہ ۱۹۰ بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے محلّم بن جثّامہ کے حق مین بددعا کی سو جب وہ مرا زمین نے اوسے
قبول نکیا کئی بار اوسے دفن کیا زمین نے اوسے نکالکر پھینکدیا یہان تک کہ دو کرارون کے
درمیان مین اوسے ڈالدیا اور اوسپر پتھر چُن دیے **ف** محلّم بن جثّامہ کو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر مین بھیجا تھا اِضم کی طرف سو عامر بن اضبط نے آکر اوس لشکر
سے ملاقات کی اور اوسنے سلام علیک کی محلّم نے بڑھکر اوسے قتل کیا اور اوسکا
اسباب لے لیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس بات کی خبر پہنچی تب آپنے تین بار یہ فرمایا
اَللّٰھُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ یا اللہ تو محلّم کو مت بخش پھر محلّم مرگیا اور زمین نے اوسے قبول نکیا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکی خبر پہنچی آپنے فرمایا کہ زمین نے تو محلّم سے بتر آدمیون کو
قبول کرلیا ہی مگر خدا تعالی کو منظور ہوا کہ تمھین عبرت ہو اسواسطے زمین محلّم کو قبول نہین کرتی

فصل دوم معجزات متعلقہ بآب

معجزہ ۱۹۱ صحیحین مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حدیبیہ مین لوگ پیاسے ہوئے
اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لوٹا تھا کہ اوس سے آپ نے وضو کیا
سب لوگون نے آپ کے پاس آکر عرض کیا کہ ہمارے لشکر مین نہ پینے کے لیے پانی ہی نہ وضو کے
لیے مگر اوسیقدر کہ آپ کے اِس لوٹے مین ہی پس آپنے اپنے دست مبارک کو لوٹے مین رکھا
اور پانی آپکی اونگلیون سے مانند چشمون کے جوش مارنے لگا سو ہم سب آدمیون نے پانی پیا اور وضو کیا
حضرت جابرؓ سے پوچھا گیا کہ تم سب کتنے آدمی تھے اونھون نے کہا کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے
تو کفایت کرجاتا ہم پندرہ سو آدمی تھے **ف** حضرت موسیٰؑ سے جو یہ معجزہ صادر ہوا تھا
کہ اونکے عصا مارنے سے پتھر مین سے چشمے جاری ہوئے تھے اوسکی بنسبت یہ معجزہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی ہی اسواسطے کہ پتھر ایسی چیز ہی کہ اوسمین سے پانی نکلتا ہی اللہ تعالی نے
فرمایا ہی وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ یعنی بعضے پتھر ایسے ہین کہ اونمین سے نہرین
جاری ہوتی ہین وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ یعنی اور بعضے پتھر پھٹ جاتے ہین اور
اونمین سے پانی نکلتا ہی بخلاف گوشت پوست کے پس انگشتان مبارک سے پانی کا نکلنا بہت عجیب ہی
معجزہ ۱۹۲ صحیح بخاری مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ ہم چودہ سو آدمی حدیبیہ مین

ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے حدیبیہ ایک کنوان ہی اوسکا پانی ہم سب لوگون نے
کھینچ لیا اوسمین ایک قطرہ باقی نرہا یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ اوس کنوئے پر
تشریف لے گئے اور اوسکے کنارے پر بیٹھے اور ایک برتن مین پانی منگواکر وضو کیا اور بعد
اوسکے کلّی کی اور دعا کی اور اوس پانی کو اوس کنوئے مین ڈال دیا اور فرمایا کہ ایک ساعت اسے چھوڑدو
سو اوس کنوئے مین اتنا پانی ہوگیا کہ سارے لشکر کے آدمی اور جانور اوس سے سیراب ہوگئے
پیتے رہے کوچ کے دن تک **ف** پہلی حدیث مین جابر رض نے حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی
کہے تھے اور اس حدیث مین براء بن عازب رض نے چودہ سو آدمی بیان کیے سو ان دونون بیانون
مین مخالفت نہین ہی آدمی چودہ سو سے زیادہ تھے اور پندرہ سو سے کم اس سبب سے حضرت
جابر رض نے پندرہ سو کہے اور حضرت براء رض نے چودہ سو دونون کا بیان بطور تخمین
کے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین بیس ۲۰ دن رہے تھے

معجزہ ۱۹۳ صحیحین مین عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ ایک سفر مین لوگون نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے تشنگی کی شکایت کی اور آپ اوتر پڑے اور حضرت علی رض اور ایک اور شخص کو
بلا کر فرمایا کہ جاؤ پانی تلاش کر لاؤ وہ گئے اور اونھین ایک عورت ملی کہ اوسکے پاس دو بڑی مشک
پانی تھا سو اوسے مع پانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے اور آپ نے
ایک برتن منگوایا اور اون دونون مشکون کے مونھ کھولکر اوس برتن مین پانی ڈالا اور لوگون کو
پکروایا کہ پانی پیو عمران رض کہتے ہین کہ ہم چالیس آدمیون نے کہ پیاسے تھے خوب سیراب
ہوکے پانی پیا اور جتنی مشکین اور برتن ہمارے ساتھ تھے سب بھر لیے اور قسم خدا کی
کہ اوس عورت کی وہ دونون مشکین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نسبت سابق کے اور بھی زیادہ بھر گئین

معجزہ ۱۹۴ صحیحین مین انس رض سے روایت ہی کہ آپ زوراء مین کہ ایک جگہہ قریب مدینے
کے ہی تشریف رکھتے تھے ایک برتن پانی کا آپ کے سامنے لائے آپ نے
دست مبارک اوس برتن مین رکھدیا اور آپ کی اونگلیون مین سے پانی چشمے کے
مانند نکلنے لگا اور سب لوگون نے وضو کر لیا تین سو آدمی یا قریب تین سو آدمی کے تھے

معجزہ ۱۹۵ صحیح بخاری مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ ہم لوگ طور معجزات کو

برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ معجزات کو ڈرانے کے لیے سمجھتے ہو اور اونھون نے کہا کہ ہم تھے ساتھ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین تھے سو پانی کم رہگیا آپنے فرمایا کہ کچھ بچا ہوا پانی
لے آؤ ایک برتن مین تھوڑا سا پانی لائے آپنے دست مبارک اوس برتن مین ڈالا اور فرمایا
کہ لو پاک کرنے والے مبارک اور اللہ کی برکت کو ابن مسعودؓ کہتے ہین کہ بالتحقیق مینے دیکھا
کہ پانی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونگلیون مین سے جوش مارتا تھا اور بتحقیق ہم
سنا کرتے تھے تسبیح طعام کی کھانے کے وقت **ف** اس حدیث مین دو معجزے انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے مذکور ہوئے ایک پانی کا آپکی انگشتان مبارک سے نکلنا دوسرا صحابہ کا کھانے کی تسبیح سننا

معجزہ ۱۹۶ صحیح مسلم مین حضرت ابو قتادہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر مین لوگون سے فرمایا کہ تم آج دن ڈھلے اور رات بھر چلتے رہو
اور کل تمھین پانی ملے گا انشاء اللہ تعالی سو لوگ جھپٹے ہوئے چلے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
آدھی رات تک چلکر راہ سے علیحدہ ہوکر اوتر پڑے اور استراحت فرمائی اور ارشاد کیا کہ نماز کا
خیال رکھیو یعنی سب مت سو جائیو کہ نماز صبح کی جاتی رہے سو سب سو گئے اور سب سے پہلے
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے کہ آپکی پشت مبارک پر دھوپ آگئی تھی بعد اسکے آپنے حکم دیا کہ
سوار ہو اور چلو اور ہم سب سوار ہو کر چلے یہانتک کہ جب آفتاب بلند ہوا آپ اوترے اور
ایک بڑا لوٹا میرے پاس تھا اور اوسمین تھوڑا سا پانی بھی تھا سو آپ نے منگواکر اوس سے
وضو فرمایا اور ویسا ہی وضو کیا یعنی پانی کم خرچ کیا تھوڑا سا پانی اوس لوٹے مین بچ رہا آپ نے
مجھسے ارشاد کیا کہ اس پانی کو احتیاط سے رکھو اسکا ایک حال ہوگا بعد اوسکے بلالؓ نے اذان
کہی اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین سنت کی پڑھکر قضا فرض فجر پڑھی یعنی بجماعت اور
آپ سوار ہوئے اور ہم لوگ بھی آپکے ساتھ سوار ہوئے جب دن زیادہ چڑھا اور گرمی ہوگئی
سب لوگون نے کہا کہ ہم پیاس کے مارے مرے جاتے ہین آپنے فرمایا کہ گھبراؤ مت اور وہ
لوٹا منگوایا اور پانی اوس لوٹے سے ڈالنا شروع کیا اور ابو قتادہؓ نے پلانا شروع کیا سب
لوگ ہجوم کر آئے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے آپنے فرمایا کہ گھبراؤ مت تم سب سیراب
ہوجاؤ گے پس انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالتے جاتے تھے اور مین پانی پلاتا جاتا تھا

معجزہ ۱۹۶

ف ابو قتادہ حارث بن ربعی انصاری صحابی ہین ۱۲ منتہی الارب

یہان تک کہ سب لوگون نے پیا اور سیراب ہو گئے اور سو امیر سے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی باقی نہ رہا آپنے میرے لیے پانی ڈالا اور فرمایا کہ پیو مینے کہا کہ آپ پہلے پیین جب مین پیون گا آپنے فرمایا کہ ساقی کو سب سے پیچھے پینا چاہیے سو مینے پیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور سارے لشکر کے آدمیون نے خوب سیراب ہو کر پیا

معجزہ ۱۹۷ بیہقی اور حاکم نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہی کہ ایک سفر جہاد مین لوگون کو پیاس کی تکلیف پونہچی حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ جناب الٰہی مین واسطے پانی کے دعا فرمائین آپنے دعا کی اوسیوقت ایک ابر آیا اور اتنا برسا کہ لوگونکی حاجت پوری ہو گئی

ف بعضے شارحانِ حدیث نے لکھا ہی کہ یہ معجزہ غزوۂ بدر مین واقع ہوا اور سورۂ انفال مین آیۂ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ اسی کی طرف اشارہ ہی

معجزہ ۱۹۸ بیہقی نے انسؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا بچا ہوا پانی قباؑ کے کنوئے مین ڈالدیا سو اوس کنوئے مین اس کثرت سے پانی ہو گیا کہ کبھی کم نہوا

معجزہ ۱۹۹ ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آب دہن مبارک انس بن مالکؓ کے گھر کے کنوئے مین ڈالا اوس کنوئے کا پانی ایسا میٹھا ہو گیا کہ سارے مدینے مین اوسکے برابر میٹھا پانی نتھا

معجزہ ۲۰۰ ابن ماجہؒ نے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈول بھرا ہوا آب چاہِ زمزم سے لائے آپنے اوسمین کلّی ڈالدی کہ اوسیوقت اوس پانی مین خوشبو مشک سے زیادہ آنے لگی

معجزہ ۲۰۱ ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہی کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو توشۂ راہ کے لیے ایک مشک پانی مونہہ بند کرکے دی اور دعا کی جب نماز کا وقت ہوا اور وہ اصحاب نماز کے لیے اوترے دیکھا کہ اوس مشک مین دودھ تھا اور اوسکے مونہہ مین مکھن تھا

معجزہ ۲۰۲ امام مستغفری علیہ الرحمہ نے اپنی اسناد سے روایت کی ہی کہ جب شہر مصر فتح ہوا وہان کے لوگون نے حضرت عمرو بن العاصؓ سے کہ وہان کے حاکم تھے کہا کہ اے امیر اس رود نیل کی یہ عادت ہی کہ جب اس مہینے کی بارھوین تاریخ ہوتی ہی ہم لوگ ایک لڑکی کنواری اوسکے ماباپ کو راضی کرکے لیتے ہین اور اوسکو اچھے اچھے کپڑے اور زیور پہنا کے رود نیل مین ڈالدیتے ہین تب جاری ہوتا ہی اور بغیر اس بات کے ہرگز جاری نہین ہوتا حضرت عمرو بن العاصؓ نے

کہا کہ یہ بات اسلام مین کبھی ہونے نپاویگی اور اسلام اگلی سب بُری رسمون کو دفع کر دیتا ہی مین مہینے تک رود نیل مطلق جاری نہوا اور چونکہ مدار زراعت مصر کے لوگون کا اوسکے جاری ہونے پر تھا اہل مصر نے ارادہ کیا کہ وہ ملک چھوڑ کر کہین اور چلے جائین عمرو بن العاص رضؓ نے یہ سب حال حضرت عمرؓ کو لکھا حضرت عمرؓ نے جواب مین لکھا کہ تم نے بہت مناسب کیا کہ اوس رسم کے موافق عمل نکیا اور واقعی اسلام پچھلی رسوم قبیحہ کو کھو دیتا ہی اور اوس خط مین ایک رقعہ ملفوف کر دیا اور لکھا کہ تم اس رُقعے کو رود نیل مین ڈالدیجیو جب خط عمرو بن العاص رضؓ کے پاس پہونچا اونھون نے رُقعے کو کھولا اور دیکھا اوسمین یہ مضمون لکھا تھا کہ یہ رقعہ ہی از جانب بندۂ خدا عمر امیر مسلمانون کے بجانب نیل مصر کے بعد ازین یہ بات ہی کہ ای رود نیل مصر اگر تو اپنے آپ جاری ہوتا ہی تو جاری مت ہو اور اگر حکم خدا ے واحد قہار سے جاری ہوتا ہی تو ہم اوسی واحد قہار سے دعا مانگتے ہین کہ تجھے جاری کرے حضرت عمرو بن العاص رضؓ نے اوس رُقعے کو رود نیل مین ڈالدیا اور اوسی رات مین رود نیل جاری ہوگیا اور سولہ گز پانی ایک رات مین زیادہ ہوگیا اور تب سے وہ رسم بد مصر کی موقوف ہوگئی

قصہ جاری ہونے رود نیل کا بحضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رقعہ سے

فصل سوم معجزات متعلقہ بآتش

معجزہ ۲۰۴ صحیحین مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ ایام غزوۂ خندق مین ہم خندق کھود رہے تھے ایک پتھر سخت اوس خندق مین نکلا کہ وہ ٹوٹ نسکا لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ خندق مین ایک ایسا پتھر سخت آگیا ہی کہ ٹوٹ نہین سکتا آپ نے فرمایا کہ مین اوترونگا اور آپ اوٹھے اور آپکے شکم مبارک پر سبب بھوک کے پتھر بندھے ہوئے تھے اور تین دن گذرے تھے کہ ہم لوگون نے کچھ چکھا نتھا آپ نے کدال اپنے ہاتھ مین لیا اور اوس پتھر پر مارا وہ پتھر مثل تودۂ ریگ نرم ہوکر پاش پاش ہوگیا بعد اوسکے مین اپنے گھر مین آیا اور اپنی زوجہ سے پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ کھانے کو ہی مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوک مین دیکھا اونھون نے ایک صاع جو نکالے اور ہمارے گھر ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو مینے ذبح کیا اور میری زوجہ نے جو کا آٹا پیسا اور گوشت ہانڈی مین چڑھایا اور مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکے چپکے سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمنے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہی اور ایک صاع جو کا آٹا تیار کیا ہی سو آپ مع چند آدمیون کے

تشریف لے چلیے آپنے چلا کر فرمایا کہ ای اہلِ خندق جابرؓ نے تمھاری دعوت کی ہی تم جلدی چلو
بعد اوسکے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ہانڈی کو مت اوتاریو اور آٹے کو مت پکائیو جب تک مین آؤن
بعد اوسکے آپ تشریف لائے اور آبِ دہن مبارک گوندھے ہوئے آٹے مین اور ہانڈی مین ڈالا
اور دعاے برکت کی اور آپنے فرمایا کہ ایک پکانے والی اور بلوالو اور پیالے نکال نکال کے ہانڈی مین سے دو
اوسے چولھے پر سے اوتارو نہین جابرؓ کہتے ہین کہ ہزار آدمی تھے قسم ہی خدا کی سبھون نے کھایا
اور ہماری ہانڈی ویسی ہی جوش مین رہی اور آٹا اوتنا ہی رہا جتنا پہلے تھا انتہی **ف** اس
حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو معجزے مذکور ہوئے ایک عالمِ جماد مین کہ پتھر
سخت آپ کے تبر مارنے سے مثل تودۂ ریگ ہوگیا دوسرا برکتِ طعام کا کہ ہزار آدمیون نے
پونے تین سیر جو کی روٹیان اور ایک بزغالے کے گوشت سے سیر ہو کر کھالیا اور وہ کھانا
اوتنا ہی باقی رہا اور اوس مین تصرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالمِ آتش مین بھی
ثابت ہوا آگ ہانڈی کے شوربے اور گوشت کو جلا نہ سکی اور کم نہ کر سکی ٭

معجزہ ۲۰ قطب الدین قسطلانی نے کتاب جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز مین لکھا
ہی کہ وہ آگ جو موافق پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملکِ حجاز مین متصل
مدینہ طیبہ کے ظاہر ہوئی تھی اور وہ پتھرون کو جلادیتی تھی اور گلادیتی تھی سو وہ ایک پتھر پر
پونہچی کہ آدھا داخلِ حرم مدینہ تھا اور آدھا خارج جسقدر پتھر خارج حرم تھا اوسکو جلادیا اور جو
نصف داخل پر پونہچی بجھ گئی اور قرطبیؒ نے لکھا ہی کہ وہ آگ ایک مرحلے پر مدینہ طیبہ سے ظاہر
ہوئی تھی اور حال آنکہ مانند دریا کے موج مارتی تھی اور ملکِ یمن کے ایک قریے پر جا پونہچی
سو اوسے جلادیا مگر بجانب مدینہ طیبہ کے اوس آگ مین سے نسیم بارد ہی آتی تھی انتہی **ف**
مفصل قصہ اس آگ کا معجزاتِ عالمِ معانی مین مذکور ہو چکا ہی **ف** نسیم الریاض مین ہی کہ عدیم
بن ابی طاہر علوی کے پاس چودہ بال موہاے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سے تھے
اونھون نے ایک امیر حلب کے پاس کہ علویون سے محبت رکھتا تھا اور مرد سخی تھا لیجا کے اون بالون کو
بطور ہدیے کے گذرانا اوسنے اونکی بہت تعظیم کی اور خدمتگذاری کی بعد ایک مدت کے پھر وہ
علوی اوس امیر پاس گئے اوسنے مونہ ترش کرلیا اور اونکی طرف کچھ التفات نکیا اونھون نے

سن ۶۵۴ھ

ف قرطبی بضم قاف و سکون را مہملہ و ضم طا منسوب ہی طرف قرطبہ کے کہ ایک شہر ہی مغرب مین کذا فی القاموس

سبب پوچھا اوسنے کہا کہ مینے سُنا ہی کہ جو بال تم لائے تھے اونکی کچھ اصل نہین ہی اونھون نے کہا کہ اُون بالون کو منگوا لیجیے جب وہ بال آئے اونھون نے آگ منگوائی اور چند بال دہکتی ہوئی آگ مین ڈال دیے سو نہ جلے بلکہ اور اچھے ہو گئے تب اوس امیر نے اُون علوی کے قدم چومے اور بہت تعظیم کی اور بہت کچھ اونکی نذر کیا **ف** ایک معجزہ متعلق بعالم آتش مثنوی مولانا رومؒ مین مرقوم ہی یہان بعینہ اشعار مثنوی کہ اونکے نقل کیے جاتے ہین **ابیات**

از انس فرزند مالک آمدست | کہ بمهمانی او شخصی شدست
او حکایت کرد کز بعد طعام | دید انس دستار خوان را زرد فام
چرکن و آلودہ گفت ای خادمہ | اندر افگن در تنورش یکدمہ
در تنور پر ز آتش در فگند | آن زمان دستار خوان را ہوشمند
جملہ مہمانان در آن حیران شدند | انتظار دود کندوری بدند
بعد یکساعت بر آورد از تنور | پاک و اسفید و ازان اوساخ دور
قوم گفتند ای صحابی عزیز | چون نسوزید و منقی گشت نیز
گفت زانکہ مصطفے دست و دہان | بس بمالید اندرین دستار خوان
ای دل ترسندہ از نار و عذاب | با چنان دست و لبی کن اقتراب
چون جمادی را چنین تشریف داد | جان عاشق را چہا خواہد گشاد

فصل چہارم معجزات متعلقہ بہوا

معجزہ ۲۰۵ صحیحین مین انسؓ سے روایت ہی کہ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایکبار قحط ہوا سو ایکبار آپ خطبہ جمعے کا فرماتے تھے ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مال ہلاک ہو گیا اور عیال بھوکون مرتے ہین آپ مینہ کے واسطے دعا کیجیے آپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور اوسوقت آسمان پر کوئی ٹکڑا بھی ابر کا نتھا قسم خدا کی ہنوز آپ ہاتھ رکھنے نہین پائے تھے کہ ابر مانند پہاڑون کے ہر طرف سے گھر آیا آپ منبر سے اُوترنے نہین پائے تھے کہ ریش مبارک سے قطرات مینہ کے گرنے لگے سو اوس دن سے دوسرے جمعے تک مینہ برسا پھر جمعے کے دن اوسی اعرابی نے

یا اور کسی شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ مکانات گر پڑے اور مال ڈوب گیا آپ دُعا
فرمائیے کہ مینہ تھم جاوے آپنے دونوں ہاتھ اوٹھا کر فرمایا کہ یا اللہ گرد ہمارے برسے اور ہم پہ
نہ برسے اور جدھر ابر کی طرف آپنے اشارہ کیا وہین کھل گیا سو مدینے پر تو بالکل پانی کا
برسنا موقوف ہو گیا اور گرد مدینے کے برستا رہا اطراف سے جو لوگ آتے تھے کثرت مینہ کی
بیان کرتے تھے **ف** اس حدیث مین دو معجزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے
ایک عالم آب مین کہ آپ کی دعا سے پانی برسا دوسرے عالم ہوا اور کائنات الجو مین کہ جدھر
آپ نے اشارہ کیا اودھر ابر ہٹ گیا اور اسی مناسبت سے یہ معجزہ اس فصل مین لکھا گیا
معجزہ ۲۰۶ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ
جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۝
اے ایمان والو یاد کرو احسان اللہ کا جو تم پر کیا جب آئین تم پر فوجین یعنی قریش اور غطفان اور
یہود قریظہ اور بنی النضیر اور بارہ ہزار آدمی تم پر چڑھ آئے تھے سو بھیجی ہمنے اونپر ہوا پُروائی
ٹھنڈی کہ خوب کڑکے کا جاڑا پڑا اور ہوا نے اونکو نہایت عاجز اور تنگ کیا غبار بے شمار اونکے
مونہوں پر ڈالا اور آگ اونکی بجھا دی اور ہانڈیاں اونکی اولٹ دین اور میخین اونکی اوکھاڑ دین
کہ خیمے اونکے گر پڑے اور گھوڑے اونکے کھل کر آپس مین لڑنے لگے اور بھی بھیجے ہمنے
اونپر ایسے لشکر کہ اونکو تم نے نہین دیکھا یعنی فرشتون کو کہ اونھون نے اون کافرون کے
دلون مین رعب ڈالا اور ایسی وہشت اونکے دلون مین ڈالی کہ وہان سے بھاگ گئے اور ہے
اللہ تمھارے کامون کو دیکھتا **ف** یہ معجزہ غزوۂ احزاب مین واقع ہوا کہ اوسے غزوۂ خندق
بھی کہتے ہین کافران قریش مع غطفان وغیرہ قبائل کے لشکر عظیم لے کر مدینہ منورہ پر چڑھ
آئے تھے آپنے بصلاح سلمان فارسی گرد مدینے کے خندق کھودی تھی اور قریب ایک مہینے کے
لشکر کفار وہان ٹھہرا رہا اور تیر اور پتھر سے لڑتے رہے خداے تعالی نے پُروائی ہوا ایسی
سخت بھیجی کہ وہ سب کمال تکلیف و حیرانی سے پریشان ہو کر بھاگ گئے طلیحہ بن خویلد
اسدی نے ہوا کے صدمات کو دیکھ کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر جادو کیا ہی ٹھہرنا یہان صلاح نہین
یہان سے جلدی بھاگ چلو صحیح بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ یعنی میری مدد ہوئی پُروائی ہوا سے کہ اوسنے کافرون کو غزوۂ احزاب مین بھگا دیا اور ہلاک کی گئی قوم عاد پچھوا ہوا سے یعنی یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل معجزۂ ہود کے ہوا جسطرح اللہ تعالی نے قوم ہود کو ہوا سے ہلاک کر دیا اسیطرح آپ کے مخالفین کو ہوا سے پریشان کر دیا

معجزہ ۲۰۷ بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہی کہ حضرت عمرؓ نے ایک لشکر بھیجا تھا اور اوسکے اوپر ایک شخص ساریہ نام امیر کیا تھا ایکبار حضرت عمرؓ خطبے مین چلّانے لگے کہ ای ساریہ پہاڑ کو لے بعد اوسکے ایک آدمی اوس لشکر مین سے آیا اور اوسنے کہا کہ یا امیر المؤمنین ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا اور دشمن نے ہمین بھگا دیا یکبارگی ہمنے ایک چلّانے والے کی آواز سنی کہ کہتا تھا ای ساریہ پہاڑ کو لے سو ہمنے پشت اپنی پہاڑ کی طرف کر کے لڑائی کی خدا تعالی نے دشمنون کو شکست دی ف یہ کرامت ہوئی حضرت عمرؓ کی کہ لشکر کا حال اوس وقت اونپر منکشف ہوا اور اونکی آواز کو ہوا نے لشکر تک پہونچا دیا چونکہ کرامت ولی کی معجزہ نبی کا ہوتا ہی اور یہ کرامت کتب احادیث مین مذکور ہی لہذا معجزات مین لکھی گئی

باب ساتوان بیان معجزات عالم جمادات مین

معجزہ ۲۰۸ ترمذی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہی کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکے مین تھا سو آپ بعض اطراف مکہ کی طرف نکلے اور مین بھی آپ کے ساتھ تھا سو جو پہاڑ یا درخت سامنے آیا وہ یہ کہتا تھا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم جمادات مین اور بھی عالم نباتات مین ہوا کہ پہاڑون نے اور درختون نے آپ کو سلام کیا

معجزہ ۲۰۹ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ابوذرؓ سے روایت کی ہی کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوقات خلوت کے خیال کر کے جا پہونچتا تھا ایکدن آپ کو اکیلا پایا مینے خلوت کو غنیمت جان کے آپکے حضور مین جا بیٹھا پھر ابو بکر صدیقؓ آئے اور سلام کر کے آپ کے داہنی طرف بیٹھ گئے بعد اوسکے حضرت عمرؓ آئے اور سلام کر کے حضرت ابو بکرؓ کے داہنی طرف بیٹھ گئے پھر حضرت عثمانؓ آئے اور سلام کر کے حضرت عمرؓ کے داہنی طرف بیٹھ گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات کنکریان تھین آپنے اوٹھا کر کف مبارک مین رکھین وے کنکریان تسبیح خدا کی کرنے لگین اور اونکی آواز سبھونے سنی جیسے شہد کی مکھی آواز کرتی ہی

پھر اون کنکریون کو آپنے رکھدیا وہ چپ ہوگئین بعد اوسکے اوٹھاکر حضرت ابو بکر رض کے ہتھیلی پر
رکھدین پھر وہ تسبیح کرنے لگین اور اونکی آواز مثل شہد کی مکھی کے سُنی گئی بعد اوسکے حضرت ابو بکر صدیق
نے رکھدین وہ چپ ہو رہین پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو لیکے حضرت عمر رض کے ہاتھ پر رکھا
پھر وہ تسبیح کرنے لگین ایسی آواز سُنی گئی گویا شہد کی مکھی بولتی ہی پھر حضرت عمر رض نے اونھین رکھدیا
اور وہ کنکریان چپ ہو رہین پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھین اوٹھاکر حضرت عثمان رض کے
ہاتھ پر رکھا پھر وہ تسبیح کرنے لگین اور اونکی آواز مثل آواز مکھی شہد کے سُنی گئی پھر حضرت عثمان غنی نے
اونھین رکھدیا اور وہ چپ ہو رہین پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خلافت نبوت کی ہی
انتہی حافظ ابو القاسم نے بھی یہ حدیث اپنی تاریخ مین انس رض سے روایت کی ہی اور اتنا اور زیادہ لکھا ہی
کہ پھر اون کنکریون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین مین سے ہر ایک کے ہاتھ مین رکھا کسی
کے ہاتھ مین اونھون نے تسبیح نکی **ف** بعضے شارحان حدیث نے لکھا ہی کہ اوسوقت حضرت علی رض
حاضر نتھے ورنہ کنکریان اونکے ہاتھ مین بھی تسبیح کرتین اسواسطے کہ وہ بھی خلیفہ تھے

معجزہ مسلم نے جابر بن سمرہ رض سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مین اوس پتھر کو پہچانتا ہون جو مکے مین مجکو سلام کیا کرتا تھا انتہی بیہقی اور اکثر محدثین نے کہا ہی
کہ وہ پتھر حجر اسود ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک اور پتھر ہی کہ ابتک مکے مین موجود ہی اوس کوچے مین
جسکو زقاق المرفق کہتے ہین اور اوسمین اثر ہی مرفق شریف کا اور لوگ اوسکی زیارت کیا کرتے
ہین ابن حجر مکی نے لکھا ہی کہ یہ بات مکے مین قدیم سے بزرگون سے متوارث ہی

معجزہ بیہقی نے ابو اُسید ساعدی سے روایت کی ہی کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عباس رض سے کہا کہ کل تم اور تمھاری اولاد مکان سے کہین مت جائیو جب تک
مین نہ آؤن کہ مجھے تم سے کچھ کام ہی سو وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر رہے آپ تشریف لائے
اور خیر و عافیت پوچھی اونھون نے کہا کہ خیریت ہی بعد اسکے آپنے فرمایا کہ متصل ہو جاؤ سب متصل
ہوگئے پھر آپنے اون سب کو ایک کپڑے سے اوڑھالیا اور دعا کی کہ یا اللہ یہ میرے چچا ہین باپ کے
برابر اور یہ اونکی اولاد جسطرح مینے انھین اس کپڑے سے اوڑھا رکھا ہی تو انھین آتش دوزخ سے
محفوظ رکھ سو اوس مکان کی چوکھٹ اور دیوار نے آمین آمین کہا **ف** ابونعیم نے بھی دلائل النبوۃ مین

یہ حدیث روایت کی ہی اور اوسمین لکھا ہی کہ اوسوقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ اونکی اولاد مین سات شخص تھے فضل عبد اللہ عبید اللہ عبد الرحمن قثم سعید چھہ بیٹے اور ام حبیبہ ایک بیٹی

معجزہ ۲۱۲ صحیحین مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اور بزار اور طبرانی اور ابویعلی نے جابر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ کافران قریش نے تین سو ساٹھہ بت گرد خانہ کعبہ کے رکھے تھے اور اونکے پانون سیسے سے سخت مضبوط جما دیے تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مکہ مین مسجد حرام مین داخل ہوئے آپ کے ہاتھہ مین ایک لکڑی تھی اوس لکڑی سے آپ نے اون بتون کو اشارہ کرنا شروع کیا اور یہ آیت آپ پڑھتے تھے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ سو جن بت کے سونہہ کی طرف آپ نے اوس لکڑی سے اشارہ کیا وہ بت چت ہوکے گر پڑا اور جسکی پشت کی طرف آپ نے لکڑی سے اشارہ کیا وہ بت اوندھا ہوکے گر پڑا یہان تک کہ کوئی اون بتون سے باقی نہ رہا

باب آٹھوان بیان معجزات عالم نباتات مین

اور اس باب مین تین فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ باشجار فصل دوم معجزات متعلقہ بنباتات منفصلہ و دیگر اشیای چوبی فصل سوم معجزات متعلقہ بثمار و طعام ساختہ شدہ از ثمرات و غلات

فصل اول معجزات متعلقہ باشجار

معجزہ ۲۱۳ صحیح مسلم مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اونہون نے کہا کہ ہم ایک سفر مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ چلے یہان تک کہ ایک چوڑے میدان مین اوترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پایخانے کو تشریف لے گئے سو وہان کوئی چیز جسکی آڑ مین قضاے حاجت کرین نپائی اور دو درخت نظر آئے اوس وادی کے کنارے پر سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کے پاس تشریف لے گئے اور اوسکی ایک شاخ پکڑکر فرمایا کہ میری فرمانبرداری بحکم خدا کر وہ درخت آپ کے ساتھہ ہولیا جسطرح سے اونٹ مہار والا مہار پکڑنے والے کے ساتھہ ہولیتا ہی بعد اوسکے دوسرے درخت کے پاس آپ تشریف لے گئے اور اوسکی بھی ایک شاخ پکڑکر فرمایا کہ بحکم خدا میری اطاعت کر وہ بھی ساتھہ ہولیا پھر اون دونون کو اوس جگہہ پر ٹھہرایا جو بیچا بیچ مسافت کا درمیان اون دونون درختون کے تھا اور فرمایا کہ دونون مل جاؤ بحکم خدا تعالی سو وہ دونون درخت مل گئے جابر کہتے ہین کہ مین بیٹھا کچھہ دل مین خیالات کرتا تھا اور اودھر سے میری نگاہ علیحدہ ہوگئی پھر مینے دیکھا کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیے آتے ہین اور وہ دونون درخت علیحدہ ہو کر اپنی جگہہ جا کھڑے ہوئے

معجزہ ۲۱۴ دارمی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہی کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک سفر مین تھے ایک اعرابی آیا جب وہ متصل ہوا آپ نے اوس سے فرمایا کہ تو گواہی دیتا ہی کہ کوئی معبود نہین مگر اللہ تنہا اور کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہی اوسنے کہا اس بات پر تمہاری کون گواہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ درخت سلم کا اور اوس درخت کو آپ نے بلایا اور وہ اوس میدان کے کنارے پر تھا سو زمین چیرتا ہوا آکے آپ کے سامنے کھڑا ہوا آپ نے اوس سے تین بار گواہی چاہی اوسنے تین مرتبہ گواہی دی کہ آپ سچے ہین پھر اپنی جگہہ کو چلا گیا ف سلم بتحتین ایک درخت ہوتا ہی بلند اور خاردار

معجزہ ۲۱۵ ترمذی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور آپسے کہا کہ مین کیسے جانون کہ آپ پیغمبر ہین آپنے فرمایا کہ اگر مین بلاؤن اس خوشے کو اس درخت خرما مین سے تو یہ گواہی دے گا کہ مین رسول خدا ہون پھر آپنے اوس خوشے کو بلایا وہ درخت پر سے جھکتا ہوا آیا یہان تک کہ آپ کے پاس گرا اور اوسنے آپ کی پیغمبری کی گواہی دی پھر آپ نے اوس سے فرمایا پھر جا وہ اپنی جگہہ پھر گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہو گیا

معجزہ ۲۱۶ بزار نے بریدہؓ سے روایت کی ہی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپنے فرمایا کہ تو اس درخت سے جاکے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بلاتے ہین اوس اعرابی نے جاکے کہا سو اوس درخت نے اپنے دائین بائین اور آگے اور پیچھے سے حرکت کی اور زمین کو پھاڑتا ہوا اور اپنی جڑون کو گھسیٹتا ہوا جھپٹتا ہوا آپکے سامنے آکے کھڑا ہوا اور کہا السّلامُ علیکَ یا رسُولَ اللہِ اعرابی نے کہا کہ آپ اسے اجازت دیجیے کہ اپنی جگہہ پر چلا جاوے آپ نے پھر جانے کا حکم دیا وہ پھر گیا اور جڑین اوسکی پھر زمین مین گھس گئین اور وہ سیدھا کھڑا ہو گیا اعرابی مسلمان ہو گیا اور اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ مجھے اجازت دیجیے کہ مین آپ کو سجدہ کرون آپنے فرمایا کہ اگر مین کسی کو حکم دیتا کہ کسی کے لیے سجدہ کرے تو مین عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے پھر اوسنے کہا کہ اگر اجازت دیجیے تو مین آپ کے ہاتھہ اور پاؤن چومون آپ نے اجازت دی اور اوسنے ہاتھہ اور

پانون مبارک آپ کے چومے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگ دیندار کی تعظیم کے واسطے ہاتھ پانون چومنا جائز ہی اگر براہ محبت دینی ہو چنانچہ امام نووی نے اپنی کتاب اذکار مین لکھا ہی

معجزہ ۲۱۶ بیہقی اور ابو یعلی نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک سفر جہاد مین فرمایا کہ کہین قضاے حاجت کے لیے جگہ ہی مینے عرض کیا کہ اس میدان مین آدمیون کی کثرت سے کہین ٹھکانا نہین ہی آپنے فرمایا کہ دیکھو کہین درخت یا پتھر ہین مینے عرض کیا کہ کچھ درخت پاس پاس نظر آتے ہین آپ نے فرمایا کہ جا کے اون درختون سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھین حکم کرتے ہین کہ اکٹھے ہو جاؤ اور پتھرون سے بھی اسیطرح کہو سو مینے جا کے کہا سو قسم خدا کی مینے دیکھا اون درختون کو کہ قریب ہو کے ایک جگہہ ہو گئے اور پتھر ملکے مثل دیوار کے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اونکے بیٹھ کر قضاے حاجت کی جب آپ فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا کہ اون سے کہدو کہ علیحدہ ہو جاوین سو مینے کہدیا سو قسم خدا کی دیکھا مینے اون پتھرون کو اور درختونکو کہ جدا ہوکے اپنی اپنی جگہہ پر ہو گئے

معجزہ ۲۱۸ امام احمد اور بیہقی اور طبرانی نے یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا مین ایک سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت قضاے حاجت کی ہوئی آپنے چھوہارے کے دو چھوٹے درختونکو حکم کیا وہ دونون ملگئے آپنے قضاے حاجت اونکی آڑ مین بیٹھکر کی

معجزہ ۲۱۹ صحیحین مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب جن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اونھونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون گواہی دیتا ہی کہ آپ رسول خدا ہین آپنے فرمایا کہ یہ درخت بعد اسکے آپنے اوس درخت کو بلایا کہ اے درخت چلا آ سو وہ درخت اپنی جڑون کو گھسیٹتا ہوا چلا آیا اور آکر اوسنے گواہی دی آپکی رسالت کی

معجزہ ۲۲۰ بیہقی اور ابو نعیم نے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ رکانہ پہلوان نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپنے ایک درخت سمرہ کو کہ آپ سے قریب تھا فرمایا کہ ادھر آ بحکم خدا وہ درخت آکر آپکے سامنے کھڑا ہوا بعد اوسکے آپنے فرمایا کہ پھر جا وہ درخت پھر گیا اور قصہ مفصل اسکا اسطرح پر ہی کہ رکانہ ایک بڑا زبردست پہلوان تھا قریش مین سے اور وہ ایک جنگل مین بکریان چراتا تھا ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولتخانے سے نکل کر اوسی جنگل کی

معجزہ ۲۱۶

ف یعلی بن سیابہ بفتح سین مہملہ و یائے تحتیہ مشددہ و بعد الف بائے موحدہ نام باپ کا ہے اور نام ماں کا مرہ ہے کذا فی التقریب ۱۲ رحمۃ اللہ منہ

معجزہ ۲۱۸

معجزہ ۲۱۹

معجزہ ۲۲۰

طرف تشریف لے گئے رکانہ ملا اور وہان کوئی نتھا سو اوسنے آپ سے کہا کہ ہمارے معبودون
کو گالیان دیا کرتے ہو اور اپنے معبود عزیز کی عبادت کرتے ہو اگر میرے تمہارے قرابت نہوتی تو
مین آج تمہین مار ڈالتا لیکن تم اپنے خدا سے کہو کہ خدا تمکو آج مجھہ سے بچاوے اور مین تم سے ایک بات
چاہتا ہون کہ تم مجھہ سے کشتی لڑو اور تم اپنے خدا سے دعا مانگو اور مین اپنے لات و عزیٰ سے
دعا مانگون اگر تم مجھپر غالب آجاؤ تو میری ان بکریون مین سے دس بکریان پسند کرکے لے لو آپ اوس سے
کشتی لڑے اور غالب آگئے اوسنے کہا کہ تم نے تو مجھے نہین پچھاڑا مگر تمہارا خدا غالب آگیا
اور لات و عزیٰ نے میری مدد نکی اور میرا پہلو آج تک زمین پر کسی نے نہین لگایا لیکن ایکبار
اور کشتی لڑو اگر ایکبار پچھاڑ دو گے تو دس بکریان اور دونگا آپ پھر اوس سے کشتی لڑے اور
پھر اوسے پچھاڑا پھر اوسنے ویسی ہی تقریر کی اور پھر آپ اوس سے کشتی لڑے پھر اوسے
تیسری بار بھی پچھاڑا تب اوسنے کہا کہ میری بکریون مین سے تیس بکری آپ پسند کر لیجیے آپنے
فرمایا کہ مین بکریان نلونگا لیکن مین تجھے اسلام کی طرف دعوت کرتا ہون تو مسلمان ہو جا تو دوزخ
سے نجات پاویگا اوسنے کہا کہ اگر کوئی معجزہ مجھے دکھاؤ تو البتہ مین مسلمان ہو جاؤن تب آپنے
ایک سمرہ کے درخت کو کہ متصل آپکے تھا فرمایا کہ ادھر آ بحکم خدا وہ چر کر دو ہو گیا اور ایک اوسمین سے
چلکر آپکے اور رکانہ کے درمیان مین آ کھڑا ہوا اور رکانہ نے کہا کہ واقعی معجزہ تو آپ نے بڑا
دکھایا اِسے حکم کیجیے کہ پھر جاوے آپ نے فرمایا کہ اگر یہ میرے کہنے سے پھر جاوے
تو تو مسلمان ہو جاوے گا اوسنے کہا کہ ہان آپنے فرمایا درخت سے کہ پھر جا وہ پھر گیا اور اوسکے دونون
ٹکڑے مل کر ایک ہو گئے پھر آپ نے رکانہ سے کہا کہ مسلمان ہو جا اوسنے کہا کہ مین اگر مسلمان
ہو جاؤن تو عورتین کہین گی کہ رکانہ رعب کھا کے مسلمان ہو گیا بعد اسکے رکانہ سال فتح مکہ مین مسلمان ہو گیا

فصل دوم معجزات متعلقہ بشاخہائے منفصلہ و دیگر اشیائے چوبی

معجزہ ۲۲۱

معجزہ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین
عکاشہؓ کو ایک خشک لکڑی دی پس وہ اونکے ہاتھہ مین تلوار ہو گئی یعنی سفید براق کہ اوس سے
غزوۂ بدر مین انھون نے قتال کیا پھر وہ تلوار ہمیشہ اونکے پاس رہی اور لڑائیون مین اوس سے قتال کرتے تھے
یہانتک کہ خلافت حضرت ابوبکر صدیقؓ مین قتال اہل ردت مین شہید ہوئے اور اوس تلوار کا نام عون ہو گیا تھا

معجزہ ۲۲۲ بیہقی نے روایت کی ہی کہ عبد اللہ بن جحش کی تلوار غزوہ اُحُد مین ٹوٹ گئی
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ خرما کی اون کے ہاتھہ مین دیدی
کہ وہ تلوار ہوگئی **ف** ابن سید الناس نے لکھا ہی کہ وہ تلوار پاس عبد اللہ بن
جحش کی رہی اور بعد اونکی موت کے اون کے ترکے مین سے دو سو دینار کو بکی
معجزہ ۲۲۳ امام احمد نے ابو سعید خدری رضہ سے روایت کی ہی کہ ایکبار قتادہ بن نعمان
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عشا کی نماز پڑھی اور رات اندھیری تھی اور ابر تھا
اور بجلی چمک رہی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ایک شاخ درخت دی اور یہ کہا
کہ یہ ایسی روشن ہو جائیگی کہ دس آدمی تمھارے آگے اور دس آدمی تمھارے پیچھے اسکی روشنی
مین چل سکین اور جب تم گھر پہونچوگے ایک کالی چیز دیکھوگے اوسے مار کے نکال دیجیو قتادہ رضہ
وہان سے چلے اور وہ شاخ روشن ہوگئی یہان تک کہ گھر پہونچے اور کالی چیز کو دیکھا اور اوسے
مار کے نکال دیا **ف** وہ کالی چیز شیاطین مین سے کوئی شیطان تھا کہ اوس وقت
وہان موجود ہوا تھا بحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتادہ رضہ نے اوسے نکال دیا ❊
معجزہ ۲۲۴ صحیح بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبے
کے وقت ایک ستون مسجد پر کہ چھوہارے کے درخت کا تھا تکیہ لگا لیتے تھے جب منبر بنا تب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ پڑھنا شروع کیا یکبارگی وہ ستون چھوہارے کا چلا کے
اِس زور سے رونے لگا کہ قریب تھا کہ پھٹ جاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اوترے
اور اوس ستون کو اپنے بدنِ مبارک سے چپٹا لیا سو وہ ستون ہچکیان لینے لگا جسطرح سے وہ لڑکا
جو رونے سے چپ کرایا جاتا ہی ہچکیان لیتا ہی یہانتک تھم گیا آپنے فرمایا کہ یہ ہمیشہ ذکر سنا کرتا تھا اب جو نہ سنا
تو رونے لگا **ف** یہ معجزہ آپکا بہت سے اصحاب نے روایت کیا ہی اور ہر زمانے مین جماعت کثیر اسکی روایت
کرتے رہے ہین یہانتک کہ علامہ تاج الدین سبکی نے لکھا ہی کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہی کہ حدیث گریہ ستون
کی متواتر ہی اور قاضی عیاض نے بھی اسیطرح لکھا ہی **ف** حضرت حسن بصری جب اس حدیث کو
نقل فرماتے روتے اور کہتے کہ اے بندگانِ خدا جو خشک لکڑی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق
مین روئے اور نالہ کرے تمھین اوس سے زیادہ مشتاقِ لقاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونا چاہیے

معجزہ ۲۲۲ — ۲ جحش بتقدیم جیم مضمومہ بر حاء مہملہ ساکنہ ۱۱ و شین معجمہ آخر صحابی ہین جحشی اور یہ بہائی ہین ام المومنین زینب اور انکے دونون بھائی عبد اللہ اور عبید کے رضی اللہ عنہم کذا فی القاموس ۱۲ منہ رحمہ اللہ

معجزہ ۲۲۳

معجزہ ۲۲۴

معجزہ ۲۲۵ مسلم اور نسائی اور امام احمد نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ یعنی اللہ کی قدر کافرون نے نہین پہچانی جیسی کچھ کہ قدر پہچانی چاہیے بعد اوسکے آپنے فرمایا کہ جبار اپنی بڑائی بیان کرتا ہی اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ یعنی مین جبار ہون مین جبار ہون اور مین بڑا ہون بہت بلندی والا سو اس کلام کے سنتے ہی منبر خوب تھرتھرایا یہان تک کہ ہم لوگون کو یہ خیال ہوا کہ کہین آپ منبر پر سے گر نہ پڑین ف منبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لکڑی کا تھا سو یہ معجزہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم نباتات مین ہوا کہ جسم نباتی آپکا کلام سمجھ کر خدا کی عظمت اور خوف سے تھرتھرانے لگا

معجزہ ۲۲۶ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ اُسَید بن حُضَیر اور عَبّاد بن بشر ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے نکلے رات بہت اندھیری تھی اور دونون کے ہاتھ مین ایک ایک چھوٹی لکڑی تھی سو ایک کی لکڑی روشن ہوگئی سو وہ دونون اوسکی روشنی مین چلے جب راہ دونون کی الگ ہوئی تو دوسرے کے ہاتھ کی لکڑی بھی روشن ہوگئی سو اپنی اپنی لکڑی کی روشنی مین دونون صاحب اپنے اپنے گھر پہونچ گئے

فصل سوم معجزات متعلقہ ثمار وطعام ساختہ شدہ از ثمرات وغلات

معجزہ ۲۲۷ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ میرے والد جب مرے قرضدار تھے مینے قرضخواہون سے چاہا کہ سب چھوہارے جو ہمارے نخلستان مین حاصل ہوئے تھے قرض مین لے لین اونھون نے نمانا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ آپکو معلوم ہی کہ میرے والد جنگ اُحد مین شہید ہوئے اور بہت سا قرض چھوڑا سو مین چاہتا ہون کہ آپ تشریف لے چلین تاکہ آپکو دیکھکر قرضخواہ شاید کچھ رعایت کرین آپنے فرمایا کہ چلو جاکے ہر قسم کے چھوہارون کو علحدہ علحدہ خرمن کرو مینے ویسا ہی کیا اور آپکو بلایا جب قرضخواہون نے آپکو دیکھا تو مجھ سے اور بھی زیادہ تقاضا کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھکر بڑے خرمن کے گرد تین بار گھومے پھر اوسکے اوپر بیٹھکر فرمایا کہ اپنے قرضخواہون کو بلاؤ اور اوسی خرمن مین سے پیمانہ کرنا شروع کیا یہان تک کہ سب قرض میرے والد کا ادا ہوگیا مجھے آرزو تھی کہ سب خرمنون کے چھوہارے صرف ہو جاوین اور ایک چھوہارا میری بہنون کے لیے نہ بچے اور قرض ادا ہو جاوے سو اللہ تعالی نے سب خرمن بچا دیے یہان تک کہ جس خرمن پر آپ بیٹھے تھے اور اوسمین سے

سب قرض ادا کیا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک چھوہارا بھی اوس مین سے کم نہ ہوا
معجزہ ۲۲۸ ترمذی نے ابوہریرہ رضی سے روایت کی ہی کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین تھوڑے چھوہارے لایا اور مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
چھوہارون کے لیے دعاے برکت کیجیے آپنے اون چھوہارون کو اکٹھا کر کے اونمین دعاے برکت کی
اور مجھ سے فرمایا کہ انھین لیکے اپنے توشہ دان مین ڈال رکھو جب تمھارا جی چاہے اوسمین سے
ہاتھ ڈال کر نکال لیجیو مگر اوسے جھاڑیو مت ابوہریرہ رضی کہتے ہین کہ اون چھوہارون مین ایسی
برکت ہوئی کہ مین نے اتنے اتنے وسق اللہ کی راہ مین خرچ کیے اور ہمیشہ اوسمین سے ہم کھاتے
اور کھلاتے رہے اور وہ توشہ دان ہمیشہ میری کمر مین لگا رہتا تھا یہان تک کہ بروز شہادت
حضرت عثمان رضی کے میری کمر مین سے کٹ کے کہین گر پڑا اور جاتا رہا **ف** سبحان اللہ
کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوڑے چھوہارون مین کہ ہمیشہ توشہ دان
مین حضرت ابوہریرہ رضی کی کمر سے بندھے رہتے تھے ایسی برکت ہوئی کہ سیکڑون چھوہارے اونمین سے
اللہ کی راہ مین خرچ کیے اور قریب تیس برس کے اونمین سے کھاتے اور کھلاتے
رہے **ف** شامت اعمال خلائق اکثر باعث زوال برکت ہوتی ہی فتنہ قتل حضرت عثمان رضی کا
کہ گناہ عظیم تھا اوسکی شامت سے ایک برکت والی کہ ابوہریرہ رضی کو حاصل تھی جاتی رہی **ف**
ابوہریرہ رضی سے اس توشہ دان کے گم ہوجانے مین ایک شعر منقول ہی **شعر** للناس ھم ولی
في اليوم همان * فقد الجراب وقتل الشيخ عثمان * یعنی سب لوگون کو ایک رنج ہی اور
مجھے آج دو رنج ہین ایک توشہ دان کھو جانے کا اور دوسرے حضرت عثمان رضی کے قتل ہوجانے کا
معجزہ ۲۲۹ ابوداود نے دکین رضی سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت عمر رضی کو حکم دیا کہ چار سو سوارون کو قبیلہ احمس مین سے توشہ دیوین حضرت عمر رضی نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چھوہارے جنسے آپ توشہ دینے کو فرماتے ہین
چار صاع چھوہارے ہین اون سے ان سبھون کا توشہ کیسے ہوگا آپنے فرمایا کہ جاؤ تو سہی حضرت عمر رضی گئے اور اون چھوہارون
سے اون سب چار سو آدمیون کو توشہ بقدر کفایت دے دیا اور چھوہارے جتنے تھے اوتنے ہی باقی رہے
معجزہ ۲۳۰ صحیح مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ غزوہ تبوک مین لوگون کو بھوکھ کی

تکلیف پہونچی یعنی توشہ کم تھا لوگ بھوکھے رہنے لگے تب حضرت عمرؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ جو کچھ توشہ لوگون کے پاس باقی رہا ہی اوسے آپ منگا کر دعاے برکت
فرماوین آپنے ایک دسترخوان چرمی بچھوایا اور لوگون کو حکم دیا کہ جو کچھ توشہ بچا ہی لے آوین لوگ
اپنے اپنے پاس سے جو کچھ باقی رہا تھا لے آئے یہان تک کہ بعضے آدمی ایک مٹھی بھر جوار لے آئے
اور بعضے ایک مٹھی چھوہارے اور کوئی ٹکڑا روٹی کا یہان تک اوس دسترخوان پر تھوڑا سا فراہم ہوا آپنے
اوسپر دعاے برکت فرمائی اور لوگون سے کہا کہ اپنے اپنے برتن بھر لو سب لوگون نے سارے لشکر کے سب
برتن بھر لیے اور سب لشکر نے سیر ہو کر کھایا اور بچ رہا تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالی اور
گواہی دیتا ہون کہ مین بتحقیق رسول خدا کا ہون او راس کلمے کو جو شخص بغیر شک کے کہیگا بہشت مین جائیگا

معجزہ ۱۳۱ و ۲۳۱ صحیحین مین انسؓ سے روایت ہی کہ ابو طلحہؓ نے ام سلیمؓ سے کہا کہ مینے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو بسبب بھوکھ کے ضعیف پایا ہی سو تمھارے پاس کچھ ہی ام سلیمؓ
نے کچھ روٹیان جو کی نکالین اور ایک اوڑھنی مین لپیٹ کر مجھے دین کہ مینے اونھین ہاتھون کے
تلے چھپالیا اور وہ روٹیان لیکر مجھے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجا آپ مسجد مین تھے اور
آپ کے ساتھ لوگ بھی تھے مینے سلام کیا آپنے فرمایا کہ تمھین ابو طلحہؓ نے بھیجا ہی مینے عرض کیا کہ
ہان آپنے فرمایا کہ کھانا لیکر مینے کہا کہ ہان آپنے حاضرین مجلس سے فرمایا کہ اوٹھو آپ چلے اور آپکے
ساتھ سب حاضرین بھی چلے مینے آگے بڑھ کے ابو طلحہؓ کو خبر کی ابو طلحہؓ نے ام سلیمؓ سے کہا کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو لیے تشریف لاتے ہین اور ہمارے پاس تو کھانا اتنا نہین ہی کہ سب کو کھلا سکین ام سلیمؓ
نے کہا کہ خدا اور خدا کا رسول جانتا ہی پس ابو طلحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ساتھ ابو طلحہؓ کے گھر مین آئے اور ام سلیمؓ سے کہا کہ جو کچھ تمھارے پاس ہو لے آؤ اونھون نے وہ
روٹیان پیش کین آپنے فرمایا کہ اُنکے ٹکڑے کر ڈالو پھر ام سلیمؓ نے گھی کے برتن کو نچوڑ کر اون ٹکڑون کو
چپڑ دیا بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر کچھ پڑھا پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمیون کو آنے دو
دس آدمی آئے اور پیٹ بھر کھا کر اوٹھے پھر دس آدمی آپ نے اور بلا لیے اسیطرح سے دس دس
آتے گئے اور پیٹ بھر کے کھاتے گئے سبھون نے پیٹ بھر کے کھالیا اور وہ لوگ ستر یا اسی آدمی تھے

ابو طلحہ ... الانصاری ... ام سلیم ... انس بن مالک رضی اللہ عنہ کذا فی التقریب ۱۲ منہ رحمہ اللہ

باب نوان بیان معجزات عالم حیوانات مین

اوراس باب مین تین فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ حلال جانورون سے فصل دوم معجزات متعلقہ درندہ وغیرہ غیر ماکول جانورون سے فصل سوم معجزات متعلقہ اون اشیاے خوردنی سے کہ شیر وغیرہ اجزاے حیوانات سے حاصل ہوتی ہین

فصل اول معجزات متعلقہ حلال جانورون سے

معجزہ ۲۳۲ صحیح بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکبار اہل مدینہ کو خطرہ دشمن کا ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر کہ سست رو اور تنگ قدم تھا سوار ہوے جب پھر کے آئے تب آپنے فرمایا کہ تمہارے اس گھوڑے کو ہمنے دریا پایا پھر بعد اسکے وہ گھوڑا ایسا تیز رفتار ہوگیا کہ کوئی گھوڑا اوس سے آگے نہین جا سکتا تھا ف سبحان اللہ کیا اثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہونے کا ہوا کہ گھوڑا سست رفتار کم قدم آپکی سواری کی برکت سے نہایت قدم باز تیز رفتار ہوگیا

معجزہ ۲۳۳ صحیحین مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین ایک سفر جہاد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میرا اونٹ سواری کا ایسا تھک گیا تھا کہ چل نہین سکتا تھا آپ مجھے ملے اور مجھسے فرمایا کہ تمہارے اونٹ کو کیا ہوگیا ہی ہمنے کہا کہ تھک گیا ہی آپنے پھر کے اوس اونٹ کو ہانکا اور اوسکے لیے دعا کی پس چال ہو گیا اوس اونٹ کا کہ سب اونٹون کے آگے چلتا تھا پھر آپنے مجھسے پوچھا کہ کیا حال ہی تمہارے اونٹ کا ہمنے عرض کیا کہ اچھا حال ہی آپکی برکت اوسے پہونچی ہی آپنے فرمایا کہ چالیس درم کو اوسے میرے ہاتھ بیچتے ہو ہمنے بیچ دیا اور مدینے تک اوسکی سواری کی اجازت لے لی جب آپ مدینے مین پہونچے مین اونٹ کو لیکر حاضر ہوا آپنے مجھے اوسکی قیمت عنایت فرمائی اور اونٹ بھی مجھے پھیر دیا

معجزہ ۲۳۴ شرح السنہ مین یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ ہمنے تین چیزین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھین ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلے جاتے تھے ایک اونٹ آبکش پر گذرے سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر اونٹ نے اپنے گلے مین کچھ آواز کی اور گردن زمین پر رکھی آپ ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کہان ہی اونٹ کا مالک حاضر ہوا اوس سے آپنے کہا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈالو اوسنے کہا کہ ہم اس اونٹ کو ویسے ہی آپکی نذر کرتے ہین مگر یہ اونٹ اون لوگون کا ہی جنکے سارے گھر کی معاش

اسی سے ہی آپ نے فرمایا کہ جب تم نے اِس اونٹ کا یہ حال بیان کیا تو مین لے سے نہین لیتا مگر اِس نے
مجھ سے شکایت کی ہی اِس بات کی کہ محنت اس سے زیادہ لی جاتی ہی اور دانہ چارہ اسے کم ملتا ہی
سو تم اسے اچھی طرح سے رکھو یعلی کہتے ہین کہ پھر ہم چلے آپ کے ساتھ یہان تک کہ ایک جگہ اوترے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ایک درخت ف۱ زمین چیرتا ہوا متصل آپ کے آیا یہان تک کہ آپ کو
ڈھک لیا پھر اپنے مکان کو چلا گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے مینے اوس درخت کا حال
بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اوس درخت نے خدا تعالی سے اجازت لی اس بات کی کہ رسول خدا پر سلام
کرے اللہ تعالی نے اوسے اجازت دی سو وہ میرے سلام کو آیا تھا پھر ہم چلے سو ایک ندی پر
گذر ہوا وہان ایک عورت ف۲ اپنے بیٹے کو لائی جسے جنون تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے نتھنے کو پکڑ کر
فرمایا نکل جا کہ مین محمد رسول اللہ ہون (صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲) پھر ہم لوگ آپ چلے گئے جب اوس سفر سے پھرے اور
پھر اوس ندی پر پہونچے اوس عورت سے آپ نے اوسکے بیٹے کا حال پوچھا اوسنے کہا کہ قسم
اوس خدا کی جسنے آپ کو پیغمبر کرکے بھیجا اوس دن سے ہم نے اوس لڑکے مین کچھ آثار مرض کے نہین دیکھے

معجزہ ۲۳۵ شرح السنہ مین حُبَیش بن خالد برادر ام معبد سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کیے ہوئے مکے سے مدینے کو جاتے تھے آپ اور ابوبکر صدیق
اور حضرت ابوبکر کا غلام آزاد عامر بن فُہَیرہ اور عبداللہ لیثی کہ راہ بتانے کے لیے آپ کے ساتھ تھا
ام معبد کے خیمے پر گذرے اور اوس سے گوشت اور چھوہارے چاہے تاکہ خرید کرین اوسکے
پاس نہ ملے اور اون ایام مین وہان قحط تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد کے
خیمے مین ایک بکری کو دیکھا آپ نے پوچھا کہ یہ کیسی بکری ہی ام معبد نے کہا کہ سبب لاغری کے
اور بکریون کے ساتھ چگنے نہین جا سکتی اس سبب سے یہان بندھی ہی آپ نے فرمایا کہ اسکے کچھ دودھ ہی
اوسنے کہا کہ یہ اس قابل نہین رہی کہ اسکے دودھ ہو آپ نے فرمایا کہ جو تم اجازت دو تو ہم اسے دوہین
اوسنے کہا کہ اگر آپ اسمین دودھ دیکھین تو اسے دوہ لین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کی اور اوس بکری کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور بسم اللہ کہی پھر اوس بکری کے باب مین دعا
کی اوسنے پانوں دوہنے کے لیے پھیلا دیے اور دودھ اوسکے تھنون مین بھر آیا اور اوسنے
جگالی کرنی شروع کی پھر آپ نے ایک بڑا برتن منگوایا جسمین آٹھ نو آدمی سیراب ہوسکے پی لیوین اور

اوس مین دودھ دوہا اور وہ سارا برتن بھر گیا پھر آپ نے پہلے ام معبد کو دیا اوسنے خوب سیر ہوکے پیا پھر اپنے ہمراہیون کو آپ نے پلایا یہان تک کہ وہ بھی خوب چھک گئے پھر سب سے پیچھے آپ نے پیا بعد اوسکے پھر دودھ کے آپ نے وہ برتن بھر دیا اور ام معبد پاس چھوڑا اور ام معبد مسلمان ہو گئی اور آپ نے وہان سے کوچ کیا

معجزہ ۲۳۶ بیہقی نے خالدؓ بن عبد العزی سے روایت کی ہی کہ اونھون نے ایک بکری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے ذبح کی اور خالد کا کنبا بہت تھا جب کبھی بکری حلال کرتے تو اونکے کنبے کو کفایت نکرتی بلکہ ایک ایک ہڈی بھی اونھین نہ پہونچتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بکری مین سے کھایا اور جو بچا اوسکو خالد کے ڈول مین کر دیا اور اوس کے واسطے دعاے برکت کی خالد نے آکر اوس ڈول مین کا گوشت اپنے کنبے کے سامنے نکالا سبھون نے سیر ہو کے کھایا اور بچ رہا

معجزہ ۲۳۷ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہی کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو گھیرا بعضے قلعہ خیبر سے آپ لڑ رہے تھے ایک شخص آکر مسلمان ہوا اور وہ خیبر والون کی بکریان چرایا کرتا تھا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بکریون کو مین کیا کرون آپ نے فرمایا کہ تو انکے سونہہ پر کنکریان مار دے اللہ تیری امانت ادا کر دیگا اور ان سب بکریون کو اپنے اپنے گھر پونہچا دے گا سو اوس شخص نے ویسا ہی کیا اور وہ سب بکریان اپنے اپنے گھر پہونچ گئین

معجزہ ۲۳۸ امام احمد اور بزار نے انس بن مالکؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور ایک شخص انصاری ایک انصاری کے باغ مین تشریف لیگئے وہان کچھ بکریان تھین اونھون نے آپ کو سجدہ کیا حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بہ زیادہ آپکی تعظیم واجب ہی ہم بھی آپکو سجدہ کیا کرین آپنے فرمایا کہ سواے خدا کے اور کسی کو سجدہ کرنا نچاہیے

معجزہ ۲۳۹ مسلم اور ابو داود نے عبد اللہ بن جعفرؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ مین تشریف لے گئے وہان ایک اونٹ تھا بڑا شریر جو کوئی باغ مین جاتا اوسپر دوڑتا اور کاٹنے کے لیے جھپٹتا آپنے اوسے بلایا اور وہ آیا اور اوسنے آپکے لیے سجدہ کیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپنے اوسکی ناک مین مہار ڈالدی اور فرمایا کہ جتنی چیزین آسمان و زمین مین ہین سب جانتی ہین کہ مین رسول خدا ہون سوا نافرمان جن اور انس کے ف حدیث اونٹ کے

سجدہ کرنے کی حضرت ابوہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور یعلی بن مرہ اور عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے بطرق متعددہ مروی ہی اور محدثین مین سے مسلم اور ابوداؤد اور ابونعیم اور بیہقی اور حاکم اور امام احمد اور دارمی اور بزار نے اپنے اپنے طریقے سے روایت کی ہی کذا فی نسیم الریاض

معجزہ ۲۴۰ طبرانی اور بیہقی اور ابونعیم اور بزار اور ابن سعد نے زید بن ارقم اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہی کہ جس رات مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق غار ثور مین جا چھپے تھے خدا تعالی نے ایک درخت کو حکم دیا تھا کہ وہ غار پر اسطرح آجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسنے ڈھک لیا اور خدا تعالی نے حکم کیا دو کبوترون کو کہ وہ آکر غار کے موتہہ پر بیٹھے اور وہان گھونسلا بنا کر انڈے دیے اور مکڑی نے آکر غار کے دروازے پر جالا پور دیا جب قریش کے لوگ آپ کے ڈھونڈھنے کو آئے اور غار تک پہونچے غار پر کبوترون کو اور مکڑی کے جالے کو دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر وہ اسمین ہوتے تو کبوتر اسکے دروازے پر نہ ٹھہرتے اور مکڑی کا جالا اسطرح نہوتا اور اتنا قریب پہونچ گئے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی باتین سنتے تھے اور اگر اچھی طرح نظر کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے پر وہ پھر گئے **ف** اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو شرِ اعدا سے محفوظ رکھا اور کبوتر اور مکڑی اور درخت کو پردہ دار کیا **ف** بعضے علما نے لکھا ہی کہ حرم مین جو اب کبوتر ہین سو وہ اوسی کبوتر کے جوڑے کی اولاد مین ہین

معجزہ ۲۴۱ حاکم اور طبرانی اور ابونعیم نے روایت کی ہی کہ پانچ یا چھہ یا سات اونٹ عید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین قربانی کے واسطے لائے گئے سو سب وہ اونٹ آپ کی طرف کو جھپٹے اور ہر ایک چاہتا تھا کہ مجھے پہلے قربانی کرین

معجزہ ۲۴۲ طبرانی اور بیہقی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگل مین تھے ایک ہرنی نے آپ کو پکارا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے پھر کے دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی ہی اور ایک اعرابی وہان سو رہا تھا آپنے اوس ہرنی سے پوچھا کہ کیا کہتی ہی اوسنے کہا کہ مجھے اس اعرابی نے شکار کیا ہی اور میرے اس پہاڑ مین دو بچے ہین آپ مجھے چھوڑ دین مین اونھین دودھ پلاکے پھر آونگی آپ نے فرمایا کہ تو بیشک پھر آوے گی اوسنے کہا کہ ہان بیشک پھر آونگی آپنے اوسے کھول دیا وہ گئی اور بچون کو دودھ پلاکے پھر آگئی آپ نے

اوسے پھر باندھ دیا بعد اوسکے وہ اعرابی جاگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہان دیکھا اوسنے عرض کیا
کہ کچھ آپکو ارشاد فرمانا ہی جو آپ یہان تشریف رکھتے ہین آپ نے فرمایا کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے
اوسنے چھوڑ دیا ہرنی وہان سے چلی اور کہتی تھی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ **ف** یہ حدیث کئی سندون سے روایت کی گئی ہی و لہذا ابن حجر نے اسے صحیح کہا ہی

معجزہ ۲۴۳ بیہقی اور ابن عدی نے سعد مولی ابی بکر[له] اور اور اصحاب سے روایت کی ہی کہ اونھون نے
کہا کہ ایک سفر مین ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار سو آدمی تھے سو ایک جگہ اوترے
جہان پانی نتھا سب لوگ گھبرائے اور اس بات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اتنے مین ایک
چھوٹی سی بکری سینگون والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوہانے کے لیے کھڑی ہوگئی
آپ نے اوسکا دودھ دوہا اور پیا یہان تک کہ خوب سیر ہوگئے اور ہم سبھون کو آپنے
پلایا یہان تک کہ سب خوب سیر ہوگئے بعد اسکے آپ نے رافع سے کہا کہ اسے رات بھر
تھام رکھو اور فرمایا کہ مجھے نہین نظر آتا کہ تمھارے پاس یہ بکری تھم رہے رافع نے اوسے
باندھ رکھا اور سو رہے پھر رات مین جو اونکی آنکھ کھلی تو اوس بکری کو نہ پایا اونھون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپنے فرمایا کہ جو اوسے لایا تھا وہی اوسے لیگیا یعنی خدائے تعالی

معجزہ ۲۴۴ بیہقی نے روایت کی ہی کہ عبد اللہ بن مسعود لڑکپن مین بکریان عقبہ بن
ابی معیط کی چگاتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اونکے پاس ہوکے
گذرے اور اون سے پوچھا کہ تمھارے پاس دودھ ہی اونھون نے عرض کیا کہ ہی لیکن مین
امانت دار ہون آپ نے فرمایا کہ ایسی بکری لاؤ جس پر نر نہ پھاندا ہو یعنی کوئی پٹھ لے آؤ جو نہ جنی ہو
اور دودھ اوسکے تھنون مین کبھی نہ ہوا ہو ابن مسعود نے ایک پٹھ سامنے کی آپ نے اوسکے
تھنون پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالی کی جناب مین دعا کی اور حضرت ابو بکر ایک بڑا پیالہ لے آئے
اوس مین آپ نے دودھ دوہا اور حضرت ابو بکر سے کہا کہ پیو پھر آپ نے تھنون سے کہا
کہ سمٹ جاؤ وہ تھن جیسے تھے ویسے ہی ہوگئے اور یہی معجزہ عبد اللہ بن مسعود کے اسلام کا سبب ہوا

معجزہ ۲۴۵ ابو یعلی اور طبرانی نے بسند حسن روایت کی ہی کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلیمہ سعدیہ
واسطے دودھ پلانے کے اپنے گھر لے گئین وہان قحط تھا اور گھاس کم تھی سو حلیمہ کی بکریان جو چگنے کو

[له] سعد مولی ابی بکر صحابی ہین بعضون نے کہا ہی کہ فقط حضرت حسن بصری نے ہی اون سے روایت کی ہی کذا فی تقریب التہذیب ۱۲ منہ رحمہ اللہ

جاتی تھین خوب پیٹ بھر کے آتی تھین اور اونکے تھنون مین دودھ بھرا ہوا ہوتا اور اونکی قوم کی بکریان جنگل سے بھوکھی پھرتین اور تھن اونکے خشک ہوتے اور یہ بات بسبب برکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی

معجزہ ۲۴۶ بیہقی نے جُعَیل اشجعی رضؓ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین ایک سفر جہاد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھوڑی دُبلی ضعیف پر سوار تھا اور لشکر کے پیچھلے لوگون کے ساتھ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پوچھا کہ کیا حال ہی مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گھوڑی ضعیف دُبلی ہی آپ نے آہستہ سے کوڑا جو آپ کے ہاتھ مین تھا اوس گھوڑی کے مارا اور آپ نے فرمایا کہ خداے تعالی تجھے اس گھوڑی مین برکت دے سو وہ گھوڑی ایسی تیز رفتار ہو گئی کہ تھامنا اوسکا مشکل تھا اور اوس کی نسل کی گھوڑی مین سے بارہ ہزار کو بیچی

فصل دوم معجزات متعلقہ درندہ وغیرہ غیر ماکول جانورون سے

معجزہ ۲۴۷ شرح السنہ مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ ایک بھیڑیا ایک چرواہے کی بکریون مین سے ایک بکری لے گیا چرواہے نے جھپٹ کر بکری اوس سے چھوڑالی وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھکر جا بیٹھا اور اوسنے چرواہے سے کہا کہ خداے تعالی نے مجھے جو رزق دیا تھا وہ تو نے مجھسے چھوڑا لیا چرواہے نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہی ایسی بات مینے کبھی نہین دیکھی کہ بھیڑیا باتین کرتا ہی بھیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ تعجب کی بات ہی کہ ان چھوہارے کے درختون مین درمیان دو پتھریلی زمین کے ایک شخص تمہین پچھلی اگلی باتون کی خبر دیتا ہی یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین کہ نخلستان ہی اور درمیان دو سنگستان کے واقع ہی احوالِ گذشتہ اور اخبارِ آیندہ بیان فرماتے ہین ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہین کہ وہ چرواہا یہودی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکے اوسنے سارا قصہ بیان کیا اور مسلمان ہو گیا

معجزہ ۲۴۸ طبرانی اور بیہقی نے عمر بن الخطاب رضؓ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجبار اپنے اصحاب کے مجمع مین تشریف رکھتے تھے سو ایک اعرابی آیا اور اوسنے ایک سوسمار کو شکار کیا تھا سو اوسنے اصحابِ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہین اصحاب نے کہا کہ یہ پیغمبر خدا ہین اوسنے کہا کہ قسم ہی لات و عُزّی کی تم پر ایمان نہ لاؤنگا جب تک سوسمار ایمان نہ لاوے اور اوس سوسمار کو آپکے روبرو ڈالدیا آپنے اوس سوسمار کو پکارا کہ اے

سوسمار اوسنے زبانِ فصیح صاف سے کہ سب لوگون نے سُنا جواب یا کہ مین حاضر ہون اور تابعدار ہون اے زینت اون لوگون کی جو قیامت مین موجود ہون گے آپنے پوچھا کہ تو کسکی عبادت کرتا ہی اوسنے کہا کہ اوس خدا کی جسکا آسمان مین عرش ہی اور زمین مین اوسکا حکم ہی اور دریا مین اوسکی بنائی ہوئی راہ ہی اور بہشت مین اوسکی رحمت ہی اور دوزخ مین اوسکا عذاب ہی آپنے پوچھا کہ مین کون ہون اوسنے کہا کہ تم رسول ہو پروردگارِ عالم کے اور خاتم النبیین ہو جو کوئی تمھاری تصدیق کرے اوسنے فلاح پائی اور جو کوئی تمھاری تکذیب کرے وہ نا امید رہا پس وہ اعرابی مسلمان ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نماز اور قرارت سکھائی اور سورۂ اخلاص یاد کرا دی اوسنے جا کر یہ حال اپنی قوم سے بیان کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور سب مسلمان ہو گئے

معجزہ ۲۴۹ بیہقی رضی نے سفینہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین دریاے شور مین تھا جہاز ٹوٹ گیا مین ایک تختے پر بیٹھ لیا بہتے بہتے ایک نیستان مین پونہچا وہان مجھے ایک شیر ملا اور وہ میری طرف آیا مینے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام آزاد ہون وہ شیر میری طرف بڑھ آیا اور اپنا کندھا میرے بدن مین مارا پھر میرے ساتھ چلا یہان تک مجھے راہ پر کھڑا کر دیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر باریک باریک کچھ آواز کرتا رہا اور میرے ہاتھ سے اپنی دُم چھوا دی مین سمجھا کہ مجھے رخصت کرتا ہی **ف** سفینہ غلام تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اونکا رومان یا مہران یا طہمان تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھین آزاد کر دیا تھا ایک سفر مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھین بہت سا اسباب اوٹھائے ہوئے دیکھا آپنے فرمایا کہ تو تو سفینہ ہی یعنی کشتی تب سے لقب اون کا سفینہ ہو گیا

فصل سوم

معجزات متعلقہ اون اشیاے خوردنی سے کہ شیر وغیرہ اجزاے حیوانات سے حاصل ہوتی ہین

معجزہ ۲۵۰ صحیح مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ ام مالک ایک ظرف مین گھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتی تھین سو جب کبھی اون کے بیٹے روٹی کے ساتھ کچھ چیز کھانے کو مانگتے اور گھر مین کچھ ایسی چیز نہوتی تو وہ اوس برتن مین سے تلاش کرتین تو اوسمین گھی ملتا ہمیشہ اون کے گھر کے لیے اوس برتن مین سے نان خورش ہوتی تھی یہان تک کہ اونھون نے ایکدن برتن کو نچوڑ لیا اور آکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حال اوس برتن کا

بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اگر تم نہ نچوڑتین تو ہمیشہ تمھین اوسمین سے گھی ملا کرتا

معجزہ ۲۵۱ صحیحین مین حضرت انس رضہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب نکاح حضرت زینب رضہ سے ہوا تب میری مان ام سلیم نے چھوہارے اور گھی اور پنیر کو اکٹھا کرکے اوسکا حیس بناکر اوسکو ایک پیالے مین رکھ کے مجھ سے کہا کہ ای انس اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے جا اور جاکے عرض کر کہ میری مان نے یہ آپکے پاس بھیجا ہی اور آپکو سلام کہا ہی اور عرض کیا ہی کہ یہ تھوڑی سی چیز ہی آپکے واسطے سو مین وہ کھانا لے گیا اور جسطرح میری مان نے کہدیا تھا مینے عرض کیا آپنے فرمایا کہ رکھدو اور جاکے فلانے اور فلانے اور فلانے کو کہ چند آدمیون کا آپنے نام لیا بلالاؤ اور فرمایا کہ اور جو تمھین ملے اوسے بلالاؤ سو مین اون آدمیون کو جنکا نام آپنے لیا تھا اور جو ملے بلا لایا اور سارا مکان بھر گیا قریب تین سو آدمی کے تھے اور مینے دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اوس کھانے مین رکھا اور کچھ زبان سے فرمایا بعد اوسکے دس دس آدمیون کو آپ بلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کا نام لو اور اپنے متصل سے کھاؤ ایک گروہ نکلتا تھا اور دوسرا گروہ داخل ہوتا تھا یہان تک کہ سب کھاچکے پھر مجھ سے آپنے فرمایا کہ ای انس اس پیالے کو اوٹھا لے مینے اوٹھایا مین نہین کہہ سکتا کہ جب مینے رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب اوٹھایا تب زیادہ تھا **ف** حیس ایک قسم کھانا ہوتا ہی بطور حلوے کے کہ چھوہارے اور گھی اور پنیر سے بناتے ہین اور کبھی بجاے پنیر کے آٹا اور ستو بھی ڈال دیتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایک پیالہ حیس مین تین سو آدمیون نے کھایا

معجزہ ۲۵۲ بخاری مین حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا ایکدن مین بھوکھا تھا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور آپنے دولتخانے مین ایک قدح دودھ کا پایا کہ کہین سے ہدیہ آیا تھا آپ نے مجھے حکم دیا کہ اصحاب صفہ کو بلا لو مینے کہا یعنی اپنے دل مین کہ اتنا دودھ اون سب آدمیون مین کیا ہوگا کاش آپ یہ سب دودھ مجھی کو دے دیتے تو مین سیر ہوکے پیتا اور مجھے قوت حاصل ہوتی بعد اوسکے مینے اون سب کو بلایا آپنے مجھے ارشاد کیا کہ انھین دودھ پلاؤ سو مینے پلانا شروع کیا ایک آدمی کو وہ پیالہ دے دیتا تھا جب وہ سیر ہوکے پی لیتا تھا تب دوسرے کو دے دیتا تھا یہان تک کہ سبھون نے سیر ہوکے پیا پھر آپنے

پیالہ اپنے ہاتھ مین لیا اور مجھ سے کہا کہ ہم اور تم باقی رہے سو تم بیٹھ جاؤ اور پیو مین بیٹھ گیا اور مینے پیا اور آپنے فرمایا کہ اور پیو اور مین پیتا جاتا تھا یہان تک کہ مینے کہا کہ قسم خدا کی اب پیٹ مین ٹھکانا نہین پھر آپ نے پیالہ اپنے ہاتھ مین لیا اور حمد خدا کی کی اور بسم اللہ کہی اور باقی دودھ کو پیا

اختتام

ہزاران ہزار شکر بجناب رب رحمٰن و رحیم کہ یہ رسالہ متبرکہ انجام کو پہونچا اور قریب تین سو کے معجزات جناب رحمۃ للعالمین باسناد معتبرہ اس رسالے مین مندرج ہوئے فقیر نے بڑی محنت اس بات مین کی کہ بقید نام محدثین مخرجین معجزات لکھے اور اون ہی روایات کو درج کیا جو نزدیک محققین محدثین کے معتبر ہین اور کوئی حدیث کہ حسب تحقیق نقادان فن حدیث کے موضوع ہو اس رسالے مین مندرج نہین کی گئی الحمد للہ ثم الحمد للہ اب چند فوائد مناسب لکھے جاتے ہین

ف ۱ اس رسالے مین جسقدر معجزات کہ مشکوۃ شریف سے لکھے ہین اونمین لفظ معجزے سے کے متصل نام باب مشکوۃ شریف کا اور بعد اوسکے علامت فصل کے لیے مد **ف** کھینچکے اوسپر ہندسہ فصل کا لکھدیا ہی اور کہین باب معجزات کی علامت **مع** لکھی ہی اور **ن** علامت ہی نسیم الریاض شرح شفا کے قاضی عیاض کی اور **صع** علامت ہی صواعق محرقہ کی اور **قر** علامت ہی قرۃ العینین کی اور **مظ** علامت تفسیر مظہری کی اور **عز** علامت تفسیر عزیزی کی اور **مب** علامت مواہب لدنیہ کی اور اوپر لفظ معجزہ کے ہندسہ باعتبار کل کتاب کے لکھا ہی اور نیچے اوسکے داہنی طرف باعتبار فصل کے اور بائین طرف باعتبار قسم کے باب اصل ہین اور ساری کتاب مین نیچے اگر ایک ہندسہ ہی باعتبار باب کے ہی اور اگر دو ہین داہنی طرف باعتبار باب کے ہی اور بائین طرف باعتبار فصل کے

ف ۲ ہرچند کہ ہندسہ معجزۂ اخیرہ کا ۲۵۴ ہی لیکن بنظر واقع کے معجزات اس رسالے مین تقریبًا تین سو ہین اسواسطے کہ اکثر ایک معجزے کی حدیث مین دو یا تین معجزے مذکور ہین

ف ۳ یہ بات بھی جان لینی چاہیے کہ متکلمین کی جو اصطلاح ہی کہ خوارق عادات جو قبل نبوت کے صادر ہوئے ہون اونھین ارہاصات کہتے ہین معجزات نہین کہتے ہین معجزات اونھین ہی خوارق کو کہتے ہین جو بعد نبوت کے ظاہر ہون سو اس رسالے مین اس اصطلاح کی پابندی نہین ہی بلکہ ہر خارق عادت پر خواہ قبل نبوت ہو خواہ بعد نبوت اطلاق لفظ معجزہ کیا ہی اسواسطے کہ صدق نبی پر دونون برابر دال ہین اور ہم

کرامت ولی معجزۂ نبی ہوتی ہی باین جہت جو کرامت اس رسالے مین مذکور ہوئی ہی اوسکو بعنوان معجزہ لکھنا
مناسب تھا لیکن باین وجہ کہ اس رسالے مین التزام تحریر اون ہی معجزات کا ہی جو بسند کتب حدیث مین مذکور ہین
لہذا صرف بعضی کرامات اصحاب کو جو کتب حدیث مین بسند مذکور ہین بعنوان معجزہ لکھا ہی

ف اثناے تصنیف اس کتاب مین یہ بات معلوم ہوئی کہ جملہ اقسام عوالم کے معجزات قرآن مجید مین
بھی مذکور ہین سو مختصرا شرح اوسکی کی جاتی ہی مقدمے مین یہ بات معلوم ہو چکی ہی کہ اقسام تفصیلی عالم
کے ۹ ہین عالم معانی اور عالم ملائکہ اور عالم جن اور عالم انس اور عالم علوی اور عالم بسائط اور عالم
جمادات اور عالم نباتات اور عالم حیوانات سو عالم معانی مین خود قرآن مجید معجزہ ہی اور معجزۂ تحدی
بقرآن مجید قرآن مجید مین مذکور ہی اور بھی قرآن مجید بہت پیشین گوئیون پر مشتمل ہی چنانچہ اس رسالے
کے باب اول فصل اول مین مذکور ہو چکا ہی اور عالم ملائکہ کے معجزات کی طرف اون آیات مین اشارہ ہی
جنمین ملائکہ کے نازل کرنے کا ذکر ہی مثلا قرآن مجید مین ذکر ہی کہ خداے تعالی نے بروز بدر فرشتون کو
نازل کیا پس باب معجزات ملائکہ مین جسقدر معجزات مشاہدۂ ملائکہ کے غزوۂ بدر مین مذکور ہوئے ہین
یعنی معجزۂ دوم سے ہفتم تک سب قرآن مجید مین مذکور ہین اور عالم انسان کے معجزات مین سے
مثلا معجزۂ محفوظی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل سے آیۂ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ مین مذکور ہی
اور دلالت کرتا ہی اس تصرف عام پر نسبت سب انسانون کے کہ کوئی آپ کے قتل پر قادر نہوگا اور
عالم جنات کے معجزات کی طرف آیۂ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ
الآیہ مین اشارہ ہی پس جو معجزات باب عالم جنات مین اس رسالے مین حاضری جنات کے حضور اقدس مین
مذکور ہوئے ہین سب قرآن مجید مین مذکور ہین اور عالم علوی مین معجزۂ شق القمر آیۂ اِقْتَرَبَتِ
السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ مین بتصریح مذکور ہی اور عالم بسائط مین معجزۂ عنصر خاک آیۂ وَمَا رَمَیْتَ
اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی مین اور معجزۂ عنصر آب آیۂ وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً
لِّیُطَہِّرَکُمْ بِہٖ مین اور معجزۂ عنصر ہوا آیۂ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْہِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْہَا مین پس
اقسام تفصیلی عالم مین سے فقط عوالم موالید ثلثہ یعنی جمادات نباتات حیوانات باقی رہگئے کہ بحسب علم
ہمارے اونکے معجزات قرآن مجید مین مذکور نہین ہوئے اور اونکے مذکور نہونے کی یہ وجہ ہوسکتی ہی
کہ جب عالم انسان کے معجزات مذکور ہوئے اور وہ بھی منجملہ موالید ثلثہ از قبیل حیوانات ہی اور اوپر

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

صفات تینون موالید کے مشتمل پس حاجت ذکر معجزات موالید ثلثہ کی نرہی پس ثابت ہوا کہ جملہ اقسام عوالم کے معجزات قرآن مجید مین مذکور ہین اور چونکہ قرآن مجید کتاب تواریخ کی نہین ہی کہ اوسمین قصہ معجزہ مفصل مذکور ہو بلکہ مقصود نزول قرآن مجید سے ہدایت خلق اور بیان عظمت آلہی اور تعداد نعما الہی ہی لهذا قرآن مجید مین ذکر معجزات کا بطور بیان عظمت آلہی و تعداد نعمائے آلہی ہوا اور وضع کلام الہی سے یہی بات مناسب ہی نہ قصہ خوانی و روزنامچہ نویسی پس موافق وضع کلام الہی کے بیشک جملہ اقسام عالم کے معجزات قرآن مجید مین مذکور ہین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْهَادِيْنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَعُلَمَاۤءِ اُمَّتِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ٥

تمت

خاتمة الطبع ان دنون موجب مزید اعتقاد مومنین اور مزیل اوہام و شکوک منکرین رسالہ الکلام المبین فی آیات رحمة للعلمین یعنی بیان معجزات حضرت سرور کائنات علیہ التسلیمات تاریخ دسوین شوال سنہ ۱۳۰۴ ہجری حسب فرمایش مخدومی مکرمی جناب قاضی محمد ابراہیم صاحب بن قاضی نور محمد صاحب باہتمام امیدوار غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان افاض علیہ سجال العفو والغفران سے مطبع نظامی واقع کانپور مین چھپی

وجہ ختم خاتمے پر

بعلامت کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی واقع کانپور ہو دستخط اور مہر مہتمم ثبت کیے گئے فقط

اشتہار

یہ کتاب بموجب قانون ستم ۱۸۶۷ عیسوی کے داخل ہی رجسٹری گورنمنٹ مین ہو چکی کوئی شخص بدون اجازت کے قصد چھاپنے کا نکرے

العبد
عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود

محمد روشن خان حنفی
محمد عبد الرحمن بن حاجی

HYDERABAD STATE LIBRARY

	۴۳۲۴
فن نمبر	الف ۵۸
کتاب نمبر	۱۱ د

NOT TO BE ISSUED